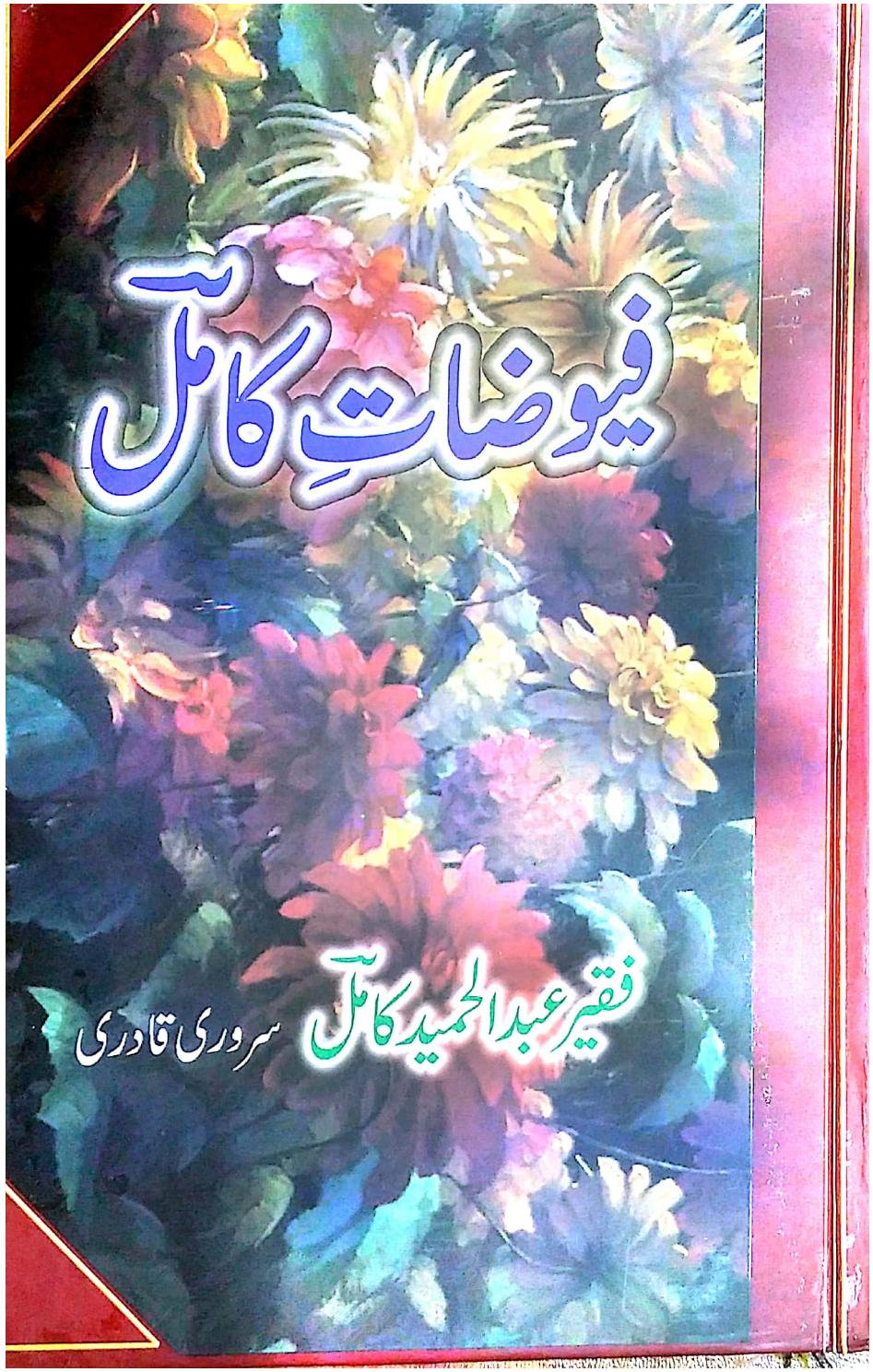

Scanned by CamScanner

صاحبزادہ فقیر عبدالحمید کامل سروری

Scanned by CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

فیوضاتِ کاملؔ

مطبوعہ کتابچوں سرِّ مکتوم اور شجرۃ النّور، معمولہ تعویزات،

مجرب طبی نسخہ جات اور مکتوبات کا مجموعہ

صاحبزادہ فقیر عبدالحمید کاملؔ سروری قادری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سلطان الفقراء قبلہ فقیر نور محمد سروری قادریؒ

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مرتبہ	:	صاحبزادہ فقیر عبدالحمید کامل سروری قادری
سنِ اشاعت	:	2013ء
اہتمامِ اشاعت	:	دربارِ فیض
ناشر	:	عظمت بی بی ٹرسٹ
طابع	:	شناخت پریس، لاہور
تعداد	:	1000
ہدیہ	:	400/- روپے

ملنے کا پتہ:

فقیر عبدالحمید کامل سروری قادری

نوری دربار، کلاچی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، صوبہ خیبر پختون خواہ

دربارِ فیض، ریورویو ہاؤسنگ سوسائٹی، رائے ونڈ روڈ، لاہور

042-35966851, 0300-4640966, 0321-4477550

azmatbibitrust@yahoo.com

انتساب

ہمارے مخلص ترین اور ارادتمند

ملک فیض محمد طاہر صاحب

کے نام ۔

فقیر عبدالحمید سروری

1-8-13

Scanned by CamScanner

فہرست

عرضِ ناشر 14

ایک عظیم بشارت 18

سرِّ مکتوم

حرفِ اوّل 23

مشقِ تصوّر کا تاریخی پس منظر 25

ذکر اور تصوّر کی مختصر فلاسفی 29

تصوّر کے متعلق حضرت سلطان باہوؒ کا فرمانِ عالی 31

مقدس راز 32

تصریحات 34

مشقِ تصوّر کا طریقہ 41

شجرۃُ النّور

پیش لفظ 54

شجرۂ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ (فارسی) 56

شجرۂ طیبہ قادریہ سروریہ (اردو) 57

شجرۂ نسب حضرت فقیر نور محمد صاحب سروری قادری رحمۃ اللہ علیہ 59

وظائف و مشاغل

۱۔ تصور اسم اللہ ذات 61

۲۔ وِردِ سُورۂ مزمل شریف 62

۳۔ وِرد اسمائے خمسہ (یَااَللّٰہُ، یَارَحْمٰنُ، یَارَحِیْمُ، یَاحَیُّ، یَا قَیُّوْم) 62

۴۔ وِرد اسم یَا وَھَّابُ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 63

۵۔ وِرد اسم یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِی 63

۶۔ وِرد اسم یَا سَطِیْعُ 63

۷۔ وِرد اسم یا بُدُّوح 63

۸۔ وِردسورۃُ وَالضُّحیٰ 64

۹۔ وِرد سورۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ 64

۱۰۔ وِرد قصیدہ غوثیہ شریف 65

۱۱۔ وِرد رسالہ رُوحی شریف 66

۱۲۔ وِرد دعائے سیفی شریف 66

۱۳۔ وِرد صلوٰۃ الکبریٰ 67

۱۴۔ عمل دعوتُ المقبور 67

۱۵۔ شغل پاس انفاس 68

۱۶۔ شغل نفی اثبات 69

Scanned by CamScanner

ذکر قادریہ سروریہ

پہلا دور 71
دوسرا دور 71
تیسرا دور 72
چوتھا دور 72
پانچواں دور 72

طریقہ ختم غوثیہ قادریہ

درود شریف 74
شجرہ طیبہ قادریہ سروریہ 76
دعا 78

دعائے سیفی کے اشارات

پہلا اشارہ 80
دوسرا اشارہ 80
تیسرا اشارہ 80
چوتھا اشارہ 80
پانچواں اشارہ 80

میرے معمولہ تعویزات

ہر کام، ہر حاجت اور ہر مشکل کے لیے ایک جامع تعویذ 82
نرینہ اولاد کے لیے 82
جائز محبت کے لیے 83
ہر مرض اور بیماری کے لیے 83
کاروبار اور روزگار کے لیے 84
خیر و برکت کے لیے 84
فتح نامہ 85
نظرِ بد کے لیے 85
آسیب، جادو اور کالے علم کے توڑ کے لیے 86
چوری مال یا گمشدہ آدمی کی بازیابی کے لیے 86
دختر کی شادی کے لیے 86
گھر سے بھاگے ہوئے اور گمشدہ کے لیے 87
تعویذ نظرِ بد کے لیے 88
سرکش اور نافرمان بچوں کے لیے 89

میرا دم

میں جو دم کرتا ہوں وہ یہ ہے 91

Scanned by CamScanner

مکتوباتِ کامل

مکتوب نمبر1: بنام کاشف مجید، شیخوپورہ 93
مکتوب نمبر2: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ 95
مکتوب نمبر3: ایضاً 97
مکتوب نمبر4: ایضاً 98
مکتوب نمبر5: ایضاً 99
مکتوب نمبر6: ایضاً 100
مکتوب نمبر7: ایضاً 101
مکتوب نمبر8: ایضاً 102
مکتوب نمبر9: بنام مقبول حسین، ٹاٹے پور 103
مکتوب نمبر10: ایضاً 105
مکتوب نمبر11: ایضاً 106
مکتوب نمبر12: ایضاً 107
مکتوب نمبر13: ایضاً 108
مکتوب نمبر14: ایضاً 109
مکتوب نمبر15: بنام ماسٹر محمود علی، گوجرانوالہ 110
مکتوب نمبر16: ایضاً 111
مکتوب نمبر17: بنام اشفاق احمد، ڈسکہ 112
مکتوب نمبر18: ایضاً 113

مکتوب نمبر19: بنام اشفاق احمد، ڈسکہ 114
مکتوب نمبر20: ایضاً 116
مکتوب نمبر21: ایضاً 117
مکتوب نمبر22: بنام صوفی عبدالرشید سلطانی، اوکاڑہ 118
مکتوب نمبر23: بنام راؤ طارق صمد، اوکاڑہ 120
مکتوب نمبر24: ایضاً 121
مکتوب نمبر25: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ 122
مکتوب نمبر26: ایضاً 124
مکتوب نمبر27: ایضاً 126
مکتوب نمبر28: ایضاً 128
مکتوب نمبر29: ایضاً 130
مکتوب نمبر30: ایضاً 132
مکتوب نمبر31: ایضاً 133
مکتوب نمبر32: بنام صغراں بی بی، اوکاڑہ 134
مکتوب نمبر33: بنام حکیم محمد علی، حویلی لکھا 135
مکتوب نمبر34: ایضاً 136
مکتوب نمبر35: ایضاً 137
مکتوب نمبر36: ایضاً 138
مکتوب نمبر37: بنام حکیم محمد اسلم شاہ، میاں چنوں 139
مکتوب نمبر38: ایضاً 140

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر39: بنام ماسٹر محمد اسحاق، میاں چنوں	143
مکتوب نمبر40: ایضاً	145
مکتوب نمبر41: ایضاً	147
مکتوب نمبر42: بنام صوفی محمد طفیل، میاں چنوں	148
مکتوب نمبر43: بنام محمد اسحاق وصوفی محمد طفیل میاں چنوں	149
مکتوب نمبر44: بنام ماسٹر محمد اسحاق، میاں چنوں	151
مکتوب نمبر45: ایضاً	153
مکتوب نمبر46: بنام محمد لولاک، میاں چنوں	154
مکتوب نمبر47: ایضاً	156
مکتوب نمبر48: ایضاً	157
مکتوب نمبر49: ایضاً	158
مکتوب نمبر50: بنام محمد احمد ہاشمی، سمبڑیال	159
مکتوب نمبر51: بنام محمد طاہر ہاشمی، سمبڑیال	161
مکتوب نمبر52: بنام محمد احمد ہاشمی، سمبڑیال	162
مکتوب نمبر53: بنام محمد طاہر ہاشمی، سمبڑیال	163
مکتوب نمبر54: بنام محمد اکرم ہاشمی، میاں چنوں	165
مکتوب نمبر55: ایضاً	166
مکتوب نمبر56: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ	167
مکتوب نمبر57: ایضاً	168
مکتوب نمبر58: ایضاً	169

مکتوب نمبر59: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ	170
مکتوب نمبر60: ایضاً	171
مکتوب نمبر61: ایضاً	172
مکتوب نمبر62: ایضاً	173
مکتوب نمبر63: ایضاً	174
مکتوب نمبر64: ایضاً	175
مکتوب نمبر65: ایضاً	176
مکتوب نمبر66: بنام چوہدری محمد صدیق، میاں چنوں	177
مکتوب نمبر67: بنام شیر افگن ملک، لاہور	178
مکتوب نمبر68: ایضاً	179
مکتوب نمبر69: ایضاً	180
مکتوب نمبر70: ایضاً	182
مکتوب نمبر71: ایضاً	184
مکتوب نمبر72: ایضاً	185
مکتوب نمبر73: ایضاً	186
مکتوب نمبر74: ایضاً	187
مکتوب نمبر75: ایضاً	188
مکتوب نمبر76: ایضاً	189
مکتوب نمبر77: ایضاً	190
مکتوب نمبر78: ایضاً	191

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر79:	بنام شیرافگن ملک، لاہور	192
مکتوب نمبر80:	ایضاً	194
مکتوب نمبر81:	ایضاً	195
مکتوب نمبر82:	ایضاً	197
مکتوب نمبر83:	ایضاً	198
مکتوب نمبر84:	ایضاً	199
مکتوب نمبر85:	ایضاً	201
مکتوب نمبر86:	ایضاً	203
مکتوب نمبر87:	ایضاً	204
مکتوب نمبر88:	ایضاً	205
مکتوب نمبر89:	ایضاً	206
مکتوب نمبر90:	ایضاً	207
مکتوب نمبر91:	ایضاً	208
مکتوب نمبر92:	ایضاً	209
مکتوب نمبر93:	بنام منیر احمد، شیخوپورہ	210
مکتوب نمبر94:	ایضاً	211
مکتوب نمبر95:	بنام صغیر احمد ایڈووکیٹ، شیخوپورہ	212
مکتوب نمبر96:	بنام اختر رسول انور، اوکاڑہ	214
مکتوب نمبر97:	بنام حسن پرویز نقوی، لاہور	215
مکتوب نمبر98:	بنام کنیز فاطمہ، گوجرہ	218

میرے چند مجرّب نسخہ جات

نسخہ جات برائے شوگر (ذیابیطس)	223
وجع المفاصل۔ گنٹھیا	223
مرگی/صرع	224
یرقان، کالا یرقان	225
ہائی بلڈ پریشر (فشارالدّم)	226
ضعفِ باہ، مردانہ کمزوری	226
سرعتِ انزال	228
داد، دھدری، چنبل اور سورائسز	229
برص، پھلبہری	230
گردے اور مثانے کی پتھری	230
اسہال شدید اور مزمن (پرانے)	230

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر79:	بنام شیر افگن ملک، لاہور	192
مکتوب نمبر80:	ایضاً	194
مکتوب نمبر81:	ایضاً	195
مکتوب نمبر82:	ایضاً	197
مکتوب نمبر83:	ایضاً	198
مکتوب نمبر84:	ایضاً	199
مکتوب نمبر85:	ایضاً	201
مکتوب نمبر86:	ایضاً	203
مکتوب نمبر87:	ایضاً	204
مکتوب نمبر88:	ایضاً	205
مکتوب نمبر89:	ایضاً	206
مکتوب نمبر90:	ایضاً	207
مکتوب نمبر91:	ایضاً	208
مکتوب نمبر92:	ایضاً	209
مکتوب نمبر93:	بنام منیر احمد، شیخوپورہ	210
مکتوب نمبر94:	ایضاً	211
مکتوب نمبر95:	بنام صغیر احمد ایڈووکیٹ، شیخوپورہ	212
مکتوب نمبر96:	بنام اختر رسول انور، اوکاڑہ	214
مکتوب نمبر97:	بنام حسن پرویز نقوی، لاہور	215
مکتوب نمبر98:	بنام کنیز فاطمہ، گوجرہ	218

میرے چند مجرّب نسخہ جات

نسخہ جات برائے شوگر (ذیابیطس)	223
وجع المفاصل۔ گنٹھیا	223
مرگی/صرع	224
یرقان، کالا یرقان	225
ہائی بلڈ پریشر (فشار الدّم)	226
ضعفِ باہ، مردانہ کمزوری	226
سرعتِ انزال	228
داد، دھدری، چنبل اور سورائسز	229
برص، پھلبہری	230
گردے اور مثانے کی پتھری	230
اسہال شدید اور مزمن (پرانے)	230

Scanned by CamScanner

عرضِ ناشر

''فیوضاتِ کامل'' ہمارے مرشدِ فقیر عبدالحمید کامل سروری قادری کی ایک اور عظیم مربیانہ کاوش ہے۔ یہ کتاب ایک رنگا رنگ مرقع ہے جو آپ کے کتابچوں، تحریروں، مکاتیب، سلسلہ کے اشغال، اوراد و اذکار، تصورات اور طبی نسخہ جات سے مرصّع ہے۔ آپ نے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری اور بارگاہِ ایزدی میں منظوری کا نصاب مرتب کر دیا ہے۔ اس میں استغنا، کشائشِ رزق، باطنی غنا، تسخیرِ قلوب، ہدایت اور گمراہی و ضلالت سے محفوظ و مامون رہنے کا چارہ ہے۔ تصور اسم اللہ ذات و اسمِ محمد سرورِ کائناتؐ کے اسرار، ارواحِ مقدسہ سے روحانی استمداد کی تفصیلات، باطنی رجعتوں اور آفات سے نجات، دل زندہ اور ضمیر روشن کرنے کی بات ہے۔ یہ کتاب گویا کہ ایک گنجِ گرانمایہ ہے جو طالبانِ حق سے صرف اخلاص اور یقین کا عوضانہ چاہتی ہے۔

وارثِ فقرِ محمدیؐ مرشدِ کریم فقیر عبدالحمید کامل سروری قادری کی ساری زندگی سلطان العارفین سلطان باہوؒ کے فلسفہ و فکر کی احیا اور اس ضمن میں اپنے والدِ گرامی فقیر نور محمد سروری قادریؒ کے عظیم کام کی ترویج و اشاعت میں بسر ہوئی۔ یہ آپ کا وابستگانِ سلسلہ عالیہ سروریہ قادریہ پر بڑا بھاری احسان ہے کہ آپ نے انہیں سلسلہ کے جملہ روحانی اشغال اور باطنی اعمال و احوال سے روشناس کروایا۔ چونکہ آپ نے ہوش سنبھالتے ہی سلطان الفقراء فقیر نور محمد سروری قادریؒ سے براہِ راست اکتسابِ فیض کیا لہٰذا جو کچھ قبلہ فقیر صاحبؒ سے مخاجِ وضاحت رہ گیا آپ نے اس کی بھی صراحت کر دی۔ پس اس کتاب میں وہ تشریحات، توضیحات اور تصریحات ہیں جو مرشدِ گرامی

وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں اور جن میں کچھ کتابچوں کی صورت میں چھپ بھی چکی ہیں۔ لیکن اس میں بہت کچھ نیا بھی ہے۔ مثلاً آپ کے مجرب طبی نسخہ جات اور مکتوبات جو آپ 1960ء میں سلسلہ کی ذمہ داریاں سنبھالنے سے تاحال تحریر کرتے چلے آئے ہیں۔ اس میں باطنی تربیت اور روحانی رہنمائی کا سارا سامان موجود ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ذکرِ سروریہ قادریہ، طریقہ ختمِ غوثیہ، دعائے سیفی کے اشارات اور آپ کے معمولہ تعویزات کو بھی قارئین کی سہولت کے لیے یکجا کر دیا گیا ہے۔ پہلے یہ سلسلہ کی مختلف کتابوں میں بکھرے پڑے تھے۔ ان کی افادیت ان کو ایک مجموعہ کی شکل میں مرتب کرنے کی متقاضی تھی۔

سب سے پہلے ''سرِ مکتوم'' کو رکھا گیا ہے جس میں تصور اسم اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ سرورِ کائناتؐ کا طریقہ مفصّل درج ہے۔ مشقِ تصور کے متعلق جو سوالات پیدا ہو سکتے ہیں اس میں ان کی وضاحت بڑے احسن انداز میں کر دی گئی ہے۔ آپ نے کوئی پہلو تشنہ نہیں رہنے دیا اور کوئی عقدہ لاینحل نہیں چھوڑا۔ مشقِ تصور کے تاریخی پس منظر سے لیکر اس کی فلاسفی، جواز، اہمیت اور افادیت تک ہر جہت پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

''سرِ مکتوم'' کے بعد ''شجرۃ النّور'' ہے جس میں فقیر نور محمد صاحب سروری قادریؒ کا شجرۂ نسب اور آپؒ کے خصوصی وظائف، اوراد اور مشاغل درج ہیں۔ مرشدِ گرامی کو قبلہ فقیر صاحبؒ کی صحبتوں کے شرف سے کچھ ایسے اشغال کا علم بھی ہے جن پر قبلہ فقیر صاحب کاربند تو تھے مگر ان کا ذکر ان کی کسی کتاب میں جگہ نہ پا سکا۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ کچھ ایسے وظائف و مشاغل بھی ''شجرۃ النّور'' کی زینت بنے ہیں۔

پھر مرشدی و مولائی فقیر عبدالحمید سروری قادری کے وہ خطوط ہیں جو آپ

Scanned by CamScanner

اپنے مریدین ومتوسلین کی رہنمائی اور دلجوئی کے لیے شروع دن سے تحریر فرماتے رہے ہیں۔ بلا مبالغہ ایسے مکتوبات کی تعداد ہزاروں میں ہوگی۔ آپ اپنی کبرسنی کے باوجود روزانہ صبح ڈاک دیکھنے کے بعد ہر ایک کو خط کا جواب تحریر کرتے ہیں، ان کے مسائل کا حل تجویز کرتے ہیں، اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے ہیں، ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں، ان کی ڈھارس بندھاتے ہیں، ان کی باطنی و روحانی تربیت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور ان کے خوابوں کی تعبیریں کرتے ہیں۔

مکتوبات کے مطالعہ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ آپ کو تعبیرِ رویا میں بڑا ملکہ حاصل ہے۔ رویائے صالحہ کو اضغاثِ احلام سے ایسے ممتاز کر لیتے ہیں جیسے صرّاف کھرے کو کھوٹے سے الگ کر دیتا ہے۔ آپ بتا دیتے ہیں کہ خواب کہاں تک بامعنی اور بامقصد تھا اور کہاں سے پریشان خیالیاں در آئیں اور خواب گڈمڈ ہو گیا۔ عالمِ خواب کے وہ رموز وعلامات جن کی تعبیریں خواب ناموں میں نہیں ملتیں آپ جھٹ سے ان کی صحیح تعبیر کر دیتے ہیں۔

آپ کے خطوط کے ایک ایک لفظ سے مخاطبین کے لیے محبت، خلوص اور درد مندی کے دلی جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ آپ مخاطب کے گھر کا فرد اور سربراہ ہوں۔ آپ ایک ایک فرد کی خیریت کے لیے فکرمند نظر آتے ہیں اور ان کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔ پس آپ کے مکتوبات میں اپنائیت اور محبت کی فضا ہے، گھر کا ماحول ہے۔

مکتوبات میں اختصار ہے۔ کہیں طوالت کا احساس نہیں ہوتا۔ بے تکلفی ہے، سادگی ہے۔ تصنع اور عبارت آرائی کا خیال چھو کر نہیں گذرتا۔ فلسفیانہ موشگافیوں اور نکتہ آرائیوں کے لیے یہاں کوئی جگہ نہیں۔ بات سیدھی سادھی، عام فہم اور دلنشین

ہوتی ہے جو مخاطب کے دل پر خلوص کا نقش چھوڑتی ہے۔

آپ کے مکاتیب مریدانِ سروری کے لیے ایک گنجِ بے بہا ہیں۔ کاش سلسلہ کے احباب پورا تعاون کرتے اور آپ کے سارے گرامی نامے فراہم کر دیتے تو یوں تصوف و روحانیت کے معارف کا ایک خزانہ سارے کا سارا زیورِ طباعت سے آراستہ ہو پاتا۔ تاہم دربارِ فیض کے سجادہ نشین ملک محمد اختر سروری قادری کی سرتوڑ کوشش سے جو گرامی نامے دستیاب ہو سکے ہیں انہیں شاملِ کتاب کیا جا رہا ہے۔ جو مکاتیب مزید دستیاب ہوں گے انہیں کتاب کے اگلے ایڈیشن میں نذرِ قارئین کر دیا جائے گا۔ یارانِ طریقت سے پھر استدعا ہے کہ وہ حضرت صاحب کے مکاتیب جو ان کے پاس موجود ہوں دربار فیض لاہور پر پہنچا دیں۔

اس کتاب کے آخر میں ملک محمد اختر سروری قادری کی ہی درخواست پر حضرت صاحب نے ایک حکیم حاذق کی حیثیت سے کچھ امراض کے لیے اپنے مجرب نسخہ جات تحریر کیے ہیں۔ اس سے کتاب کی اہمیت اور وقعت میں بیش بہا اضافہ ہوا ہے جس سے عوام الناس بھرپور استفادہ کر سکے گی۔ دعا ہے کہ اس کتاب کی طباعت کے ذریعے فقرِ محمدی ﷺ کی ترویج واشاعت کی ہماری یہ سعی بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت پائے اور یہ قبلہ فقیر ملک فیض محمد طاہر سروری قادریؒ جنہوں نے کتبِ سلسلہ کی طباعت واشاعت کا بیڑا اٹھایا تھا کیلیے صدقۂ جاریہ بن جائے۔ (آمین یاارحم الراحمین بحرمت سیدالمرسلین ﷺ)

احقر

محمد زبیر

دربار فیض ریورویو ہاؤسنگ سوسائٹی رائے ونڈ روڈ، لاہور

Scanned by CamScanner

ایک عظیم بشارت

اس عظیم بشارت کا اظہار میں اس کی حقانیت کو ہزاروں دفعہ آزمانے کے بعد کر رہا ہوں اور حضرت سلطان العارفینؒ کی اجازت سے کر رہا ہوں۔ اس سے قبل میں نے اس عظیم بشارت کا اظہار اس ڈر سے نہیں کیا کہ اسے سن کر کہیں ایک دنیا میری طرف نہ ٹوٹ پڑے اور مجھے جان چھڑانی مشکل نہ ہو جائے مگر اب چونکہ اس کے اظہار کا حکم ہوا ہے اس لیے اب میں اس کے اظہار پر مجبور ہوں۔ یہ بشارت میں نے اپنی کتاب ''الہامات'' میں بھی درج کی ہے۔ یہ عبارت کتاب ''الہامات'' سے لی گئی ہے:

چند سال قبل جب میں ایک بار محرم کے موقع پر دربار حضرت سلطان العارفینؒ پہنچا تو جمعۃ المبارک کی رات کو مجھے حضورؒ نے شرفِ باریابی بخشا۔ میں نے قدم بوسی کی اور حضور نے کمال مہربانی اور بڑی شفقت کے ساتھ مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔ پھر میں نے دیکھا لاکھوں لوگوں کا ہجوم آپ کے گرد جمع ہے اور آپ ان لوگوں کو دم کر رہے ہیں، تعویذ دے رہے ہیں اور بیماروں کو ہاتھ سے مس کر رہے ہیں اور آپ کے دم، تعویذ اور مس کرنے سے ہر قسم کے مرگی، آسیب، جنوں، تپ دِق اور قلبی عوارض وغیرہ کے ہزاروں مریض شفایاب ہو رہے ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ ان لاکھوں

افراد سے حضور کس طرح نپٹیں گے لیکن آن کی آن میں تمام کام نپٹ جاتا ہے۔ جب تمام لوگ چلے جاتے ہیں تو حضور میری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں:

> ''عبدالحمید! اب میں اپنی تمام روحانی شفایابی کی یہ عظیم قوت و طاقت تمہارے سپرد کرتا ہوں اور یہ ذمہ داری تمہارے کندھوں پر ڈالتا ہوں۔ تمہارا دم میرا دم، تمہارا تعویذ میرا تعویذ اور تمہارا لمس میرا لمس ہوگا۔ تمہارے دم، تعویذ اور لمس سے لوگ اسی طرح شفایاب اور صحت مند ہوں گے جس طرح تم نے ابھی ابھی خود میرے دم کے اثر سے مشاہدہ کیا اور دیکھا۔ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں اور حکم دیتا ہوں کہ تم میرے فیض کے اس خصوصی سلسلے کو شروع کر دو اور تا حیات جاری رکھو۔''

میری آنکھ کھلی تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ اس کے بعد میں نے حضور کی خصوصی اجازت اور واضح حکم سے یہ کام شروع کیا تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب میں نے دیکھا کہ میرے دم، تعویذ اور لمس سے تھوڑے ہی عرصے میں ہزاروں ایسے مریض شفایاب ہو گئے جو دنیا جہان کے علاج کرا کر مایوس ہو گئے تھے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کی دوسری عظیم نوازش اور لازوال مہربانی مجھ پر یہ ہوئی کہ جب میں پھر محرم کے موقع پر دربار شریف پر حاضر ہوا تو پھر مجھے حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا حضور ایک عالیشان مسند پر اپنے محل

Scanned by CamScanner

کے اندر تشریف فرما ہیں۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ میں قدم بوسی کر کے قریب کھڑا ہو گیا۔ حضورؒ نے اپنے ایک بزرگ نورانی شکل وصورت والے درویش خادم سے فرمایا کہ ہمارے باطنی اور روحانی خزانوں کی کنجیاں لے آؤ۔ درویش کنجیاں لے آیا تو حضور نے خود اپنے مبارک ہاتھ سے مجھے وہ تمام کنجیاں عطا کر دیں اور میں نے انہیں بڑی حفاظت کے ساتھ سنبھال کر اپنے پاس رکھ لیا۔ اس سے مجھے بے پناہ خوشی اور مسرت ہوئی اور بے حد اطمینان وسکون حاصل ہوا۔

پھر جب میں دوسرے سال دربار پر حاضر ہوا تو میں نے روحانی واقعے میں دیکھا کہ میرے لیے حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کے تمام روحانی اور باطنی خزانے کھول دیئے گئے ہیں اور انہیں باقاعدہ طور پر میری تحویل اور چارج میں دیدیا گیا ہے۔

میں نے ایک ایک کر کے تمام خزانوں کو دیکھا اور سب کے سب خزانے مجھے زر و جواہر اور بیش قیمت مال ومتاع سے بھرے ہوئے نظر آئے۔ میں انہیں دیکھ کر فرطِ مسرت سے بے خود سا ہو گیا اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ سلطان العارفینؒ نے مجھے ان عظیم نعمتوں اور لازوال دولت سے نوازا اور سرفراز فرمایا۔ اسی دوران مجھے آواز آئی کہ تم ان خزانوں کو اپنی مرضی سے تقسیم کر سکتے ہو اور مستحق اور باصلاحیت ارادت مندوں کو حسبِ ضرورت اور حسبِ ظرف عطا کر سکتے ہو۔

فقیر عبدالحمید کامل سروری قادری

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سرِّ مکتوم

مشق تصور اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرورِ کائنات ﷺ کا طریقہ

Scanned by CamScanner

ھُوَ

حرفِ اوّل

سرِّ پنہاں راکنم من زان ظہور
از برائے طالبان وحدت حضور

مشق تصورِ اسم ذات اللہ کا مفصل طریقہ اس چھوٹے سے کتابچے کی صورت میں علیحدہ شائع کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی ہے کہ اکثر اہلِ ذوق ارادتمند اس کے متعلق مختلف قسم کے سوالات کرتے رہتے ہیں۔ ان کو اگرچہ فرداً فرداً جوابات دے دیئے جاتے ہیں تاہم بہت سے نئے ارادتمندوں کے دل میں اس قسم کے سوالات پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اسی کے پیشِ نظر اس کتابچے میں تصور اسم اللہ ذات کا مکمل طریقہ درج کیا گیا ہے اور حتی الوسع ان تمام سوالات کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے جو اس سلسلے میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کتابچے کی ترتیب میں زیادہ تر ''عرفان'' سے مدد لی گئی ہے اور کچھ ان یادداشتوں پر اکتفا کیا گیا ہے جو حضرت قبلہ فقیر صاحبؒ کی صحبتوں اور زبانی ارشادات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے ذاتی تجربات اور معلومات سے بھی کام لیا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ تصور اسم اللہ ذات کے طریقے سے متعلق کوئی پہلو تشنہ نہ رہنے پائے اور مزید کسی سوال اور استفسار کی

Scanned by CamScanner

گنجائش باقی نہ رہے اور یہ چھوٹا سا کتابچہ اس بارے میں مکمل گائیڈ کا کام دے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ سہل الحصول ہے اور اس کی قیمت نہ ہونے کے برابر وصول کی جارہی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ راہِ ہدایت پاسکیں اور اس بے بہا اور پاک عمل سے مستفید ہوسکیں۔

مشق تصور اسم اللہ ذات کی فلاسفی اور فوائد سے متعلق عرفان حصہ اوّل میں اس قدر قیمتی مواد موجود ہے کہ اگر اسے یہاں لکھا جائے تو یہ کتابچہ بھی ایک کتاب کی صورت اختیار کرلے لہٰذا میں صرف تصور کا طریقہ درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ حق کے متلاشی اس کی مکمل فلاسفی اور فوائد کے لیے ''عرفان'' کا مطالعہ کریں۔

فقیر عبدالحمید کامل سروری قادری

مشقِ تصور کا تاریخی پس منظر

کسی چمکدار چیز کو سامنے رکھ کر اور اس پر نظر جما کر اور توجہ مرکوز کر کے روحانی قوت حاصل کرنے کا طریقہ بہت پرانا ہے۔ زمانۂ قدیم سے یہ علم مختلف صورتوں اور شکلوں میں رائج رہا ہے۔ چنانچہ قدیم زمانے میں یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے بعض لوگ بلور کی چمکدار قلم سامنے رکھ کر اس پر توجہ مرکوز کرتے تھے۔ بعض چراغ کی لَو پر تصور کرتے تھے اور بعض آئینوں اور شیشے کے گولوں سے یہ کام لیتے تھے جس کو بلور بینی، شمع بینی اور آئینہ بینی وغیرہ کے مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس کی آخری اور ترقی یافتہ صورت مسمریزم اور ہپناٹزم کی شکل میں آج پوری دنیا میں رائج ہے۔ ڈاکٹر مسمر اور مسٹر شیرو وغیرہ نے اس قسم کی مشقیں کر کے اور کچھ مادی سفلی کمالات دکھا کر عالمگیر شہرت پائی ہے۔ مسمریزم اور ہپناٹزم وغیرہ میں صرف فرضی نقاط پر نظر جمانے کی مشق کر کے یہ مقصد حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کی ساری فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان کے تمام حواس اور قوتِ خیال ایک نقطے پر مرکوز ہوجاتے ہیں تو نگاہوں میں ایک برقی اور مقناطیسی قوت پیدا ہوجاتی ہے جس سے مختلف کام لیے جاتے ہیں۔ جس طرح آفتاب کی شعاعیں کسی محدّب آتشی شیشے یا لینز (Lens) میں سے گذرتے وقت جب ایک نقطے پر جمع ہوجاتی ہیں تو ان میں اتنی گرمی اور حرارت پیدا

Scanned by CamScanner

ہو جاتی ہے کہ اس سے آگ کی طرح دوسری اشیا کو جلانے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ مسمریزم اور ہپناٹزم کے ذریعے دنیا کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں مریضوں کو مقناطیسی نیند سُلا کر بغیر کسی نشے کے بڑے بڑے آپریشن کیے جا رہے ہیں۔ آپریشن کے دوران مریض کو قطعاً درد کا احساس نہیں ہوتا اور وہ نشہ آور ادویات کے برے اثرات سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ لیکن ان طریقوں میں چونکہ مشقِ تصور کا مرکز ایک مادی شے اور فرضی نقطہ ہوتا ہے جس سے محض خیالات کا اجتماع منظور ہوتا ہے اس لیے ان کا سارا معاملہ اسی مادی دنیا اور مقامِ ناسوت تک محدود رہ جاتا ہے اور اس کا روحانی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن برعکس اس کے اگر کوئی شخص بجائے مفروضہ مادی نقطے کے اسم اللہ ذات کے نقشِ مکرّم پر اپنے خیالات، حواس، تصوّر، تفکّر اور توجہ مجتمع کرے تو وہ اُس سے ایک ایسی زبردست غیر مخلوق اور لازوال باطنی قوت حاصل کر لیتا ہے جس کا تعلق اس ذاتِ بے مثل اور لم یزل کے بحرِ انوار کے ساتھ ہو جاتا ہے جو تمام کائنات کا مبدا و معاد ہے اس سے صاحبِ تصور کے اندر نور اسم اللہ ذات کی بجلی پیدا ہو جاتی ہے جس کا کنکشن اور تعلق مسمّٰی یعنی معدنِ انوارِ ذات پروردگار کے پاور ہاؤس (Powerhouse) سے ہوتا ہے۔ مشقِ تصور اسم اللہ کو تصوّر، تفکّر اور خیالات کے ایک نقطے اسم اللہ پر مرکوز کرنے کے لحاظ سے اصولی طور پر مسمریزم اور دوسرے طریقہ ہائے تصور سے قدرے مشابہ ہے لیکن مقصد کے لحاظ سے ان طریقوں اور اس طریقے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مسمریزم وغیرہ میں فرضی نقاط پر نظر جمائی جاتی ہے لیکن تصور اسم اللہ ذات میں اسم اللہ مختلف مقامات پر تصور کے ذریعے تحریر اور مرقوم کیا جاتا

ہے اور یہ ذکر اللہ کا ایک افضل ترین طریقہ ہے۔ آج سے تقریباً چار صد سال پیشتر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی فارسی تصانیف میں اس کو لکھا ہے اور اس کے روحانی محیر العقول فوائد بیان کیے ہیں مگر اس راز سے موجودہ دور میں دنیا کو روشناس کرنے کا سہرا صرف حضرت فقیر نور محمد صاحب سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ کے سر ہے۔

ظاہری شریعت میں کوئی نیا تجربہ اور اضافہ نہیں ہوتا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ابتدا سے لے کر آج تک ایک طریقے سے ادا کیے جاتے ہیں۔ مگر روحانی مشاہدات اور تجربات انبیا اور اولیا کے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور ان میں ہر دن نئی شان ہوتی ہے ؎

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن

انبیا کے مشہور معجزات کے علاوہ اور بھی بے شمار روحانی تجربات، مشاہدات اور مکاشفات تھے۔ اسی طرح اولیا کی مشہور کرامات کے علاوہ اور بھی بہت سے روحانی تجربات اور مشاہدات تھے۔ اور پھر انبیا اور اولیا کے ذکر اذکار کے طریقے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ قرآن میں اللہ کے اسم کے ذکر کی تاکید آئی ہے مگر اس کا کوئی طریقہ نہیں بتایا گیا۔ اللہ کے اسم کے ذکر کے طریقے اولیائے کرام نے اپنے اپنے انداز میں مختلف طور پر بیان کیے ہیں اور یہ سب طریقے درست اور صحیح ہیں۔

حضرت سلطان باہوؒ نے ساری زندگی فقر و تصوف اور روحانیت کے

Scanned by CamScanner

ذکر اور تصوّر کی مختصر فلاسفی

بندہ جب کثرت سے اللہ تعالیٰ کا زبانی ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ[1] ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا'' کے وعدۂ برحق کے ایفا کے طور پر اُس بندے کی طرف متوجہ اور متجلّی ہوتے ہیں اور بندہ اللہ تعالیٰ کو جس صفت یا صفاتی اسم کے ساتھ یاد کرتا ہے تو باری تعالیٰ اسی صفت کے ساتھ اس پر متجلّی ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت بندے میں سرایت کر جاتی ہے اور بندہ حسبِ ظرف اور حسبِ استعداد اس صفت کا حامل ہو جاتا ہے اور پھر بندے سے اس صفت کا ظہور اور صدور ہوتا ہے۔ یعنی بندہ اس صفت کو بروئے کار لاتا، استعمال کرتا اور اس سے استفادہ کرتا ہے اور دوسروں کو مستفید کرتا ہے۔ مثلاً اگر بندہ اللہ تعالیٰ کو اس کے صفاتی اسم یَا غَنِیُّ سے یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اسی اسم کی صفت سے متوجہ اور متجلّی ہوتے ہیں اور وہ بندہ دنیا میں غنی، مالدار اور مال و دولت کے لحاظ سے مستغنی، لایحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنی دعا اور توجہ سے یہی فوائد پہنچا سکتا ہے۔ اگر اسم یَا حَیُّ کا ذکر کرتا ہے تو اس میں حَیُّ کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ انہیں صفاتِ حیات کا حامل ہو جاتا ہے۔ وہ بیماروں کو

۱۔ البقرۃ ۲ : ۱۵۲

تجربات اور مشاہدات میں گزاری۔ فقر و تصوف اور روحانیت پر سو سے زیادہ کتابیں تحریر فرمائیں اور ان میں اپنے روحانی تجربات اور مشاہدات بیان فرمائے۔ فقر کی تشریح اور تعریف فرمائی۔

حضرت سلطان باہوؒ نے اللہ کے اسم کے ذکر کا ایک بہت ہی انوکھا اور کامیاب طریقہ بتایا ہے جسے انہوں نے مشق تصور اسم اللہ ذات کا نام دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس طریقہ سے بلند ترین روحانی مقامات اور درجات تک رسائی حاصل ہوتی ہے اور دوسرا طریقہ دعوت القبور کا بتایا ہے۔ اس کے ذریعے روحانیوں اور اولیا سے ملاقات ہو جاتی ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ کی ساری کتابیں فارسی میں تھیں اور ان کو پڑھنا اور سمجھنا بہت مشکل اور دشوار تھا۔ حضرت فقیر نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسلسل تیس سال تک ان کتابوں کو پڑھا، ان کو سمجھا، ان پر عمل کیا اور وہ تمام مقامات اور درجات حاصل کر لیے جو ان کتابوں میں درج تھے اور پھر ان ساری کتابوں کا نچوڑ اور خلاصہ کتابی صورت میں اردو میں تحریر فرمایا جس کا نام ''عرفان'' رکھا۔ ''عرفان'' کوئی پڑھ لے اور سمجھ لے تو گویا اس نے حضرت سلطان باہوؒ کی تمام کتابوں کو پڑھ لیا اور سمجھ لیا۔

Scanned by CamScanner

ہاتھ لگا کر، دم کر کے یا دعا یا توجہ کے ذریعہ صحت مند اور شفایاب کر سکتا ہے۔ خود بھی رنج و غم اور بیماری سے نجات پاتا ہے اور دوسروں کو بھی نجات دلاتا ہے، عمرِ دراز پاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح تمام دوسرے صفاتی اسما کے ذکر کا حال اور اثر ہے۔

تصورات میں بھی یہی صورتِ حال ہوتی ہے۔ جب بندہ اسم اللہ کو تصور کے ذریعے کسی حصّۂ جسم میں مرقوم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلی اُسی حصّۂ جسم پر ہوتی ہے جس سے اس خاص حصّۂ جسم کو روحانی زندگی، روشنی، قوت اور وسعت عطا ہو جاتی ہے اور وہ عضو باطن میں کام کرنے لگ جاتا ہے۔ مثلاً اگر آنکھ میں تصور اور تفکر کے ذریعے اسم اللہ ذات مرقوم کیا جائے تو چشمِ باطن کھل جاتی ہے اور صاحبِ تصور عالمِ غیب کی باطنی اشیا کو دیکھنے لگ جاتا ہے اور مقامِ کشف و مراقبہ و مشاہدہ اس پر کھل جاتا ہے۔ اسی طرح جس عضو پر بھی اسم اللہ ذات تصور کے ذریعے لکھا جاتا ہے اس عضو میں باطنی اور روحانی زندگی، روشنی، قوت اور وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ باطن میں زندہ ہو کر کام کرنے لگ جاتا ہے۔ اس کتابچے کا موضوع چونکہ صرف تصور اسم اللہ ذات ہے اس لیے صرف اسی موضوع کی وضاحت اور تشریح کی جائے گی۔

تصوّر کے متعلق
حضرت سلطان باہوؒ کا فرمانِ عالی

تصور کے متعلق سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ رحمتہ اللہ علیہ اپنی فارسی کتاب ''نور الہدیٰ'' کلاں میں تحریر فرماتے ہیں:

تصور باطنی تلوار ہے۔ صاحبِ تصور جس کی گردن پر تیغِ تصور سے کاری ضرب لگا دیتا ہے اس کی گردن تن سے جدا کر دیتا ہے۔ تصور مثل نیزہ یا سنانِ نیزہ ہے۔ صاحبِ تصور جس کے وجود میں نیزۂ تصور سے زخم لگاتا ہے اُس زخم سے وہ ہرگز جانبر نہیں ہوتا اور آخر کار ہلاک ہو جاتا ہے۔ تصور مطلق ایک توفیقِ الٰہی ہے اور صاحبِ تصور کے قبضہ میں ہر اقلیم کی بادشاہی ہے۔ تصور مثلِ عصائے موسوی اور آتشِ گلشن گل بہارِ ابراہیمیؑ ہے۔ تصور معراج حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ تصور مثل جامِ جہاں نما یا آئینۂ سکندری ہے۔ تصوّر حضرت آدم علیہ السلام کے علم وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا[1] کی طرح ہے۔ تصوّر باطنی گنج ہے اور صاحبِ تصور لا یحتاج بے رنج ہے۔ تصور ایک ایسی کیمیا ہے کہ کل و جز کیمیا اہلِ تصور کے قبضہ میں ہوتی ہے۔ صاحبِ تصور عامل مقربِ ربّ ہوتا ہے۔ صاحبِ تصور کامل جملہ عالم پر غالب ہوتا ہے۔ جس وقت صاحبِ تصور غیب الغیب اللہ تعالیٰ کی جانب اسم اللہ ذات سے متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر مہربان کر کے اس سے بذریعہ الہام ہم سخن و ہم کلام ہو جاتا ہے۔ تصور سے صاحبِ تصور اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچ جاتا ہے۔

۱۔ البقرۃ ۲ : ۳۱

Scanned by CamScanner

مقدّس راز

تصور اسم اللہ ذات ایک ایسا خفیہ، پوشیدہ اور مقدس راز ہے جس کے ساتھ تصوف، فقر، روحانیت، طریقت اور معرفت کے بیش بہا خزانے وابستہ اور متعلق ہیں۔ یہ قیمتی اور نادر و نایاب راز سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کی فارسی کتابوں میں صدیوں تک دنیا کی نگاہوں سے اوجھل اور مخفی رہا اور کسی ایسی دانا و بینا روحانی شخصیت کا منتظر رہا جو اس کی اہمیت اور وقعت کا اندازہ لگا سکتی اور دنیا کے سامنے اس کی پوری تشریح اور توضیح کے ساتھ پیش کرنے کا حق ادا کر سکتی۔ صدیاں بیت گئیں اور آخر کار بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں حضرت سلطان باہوؒ کے وصال کے تقریباً تین سو سال بعد کوہِ سلیمان کے دامانی علاقے میں ایک باکمال درویش اٹھا اور تلاشِ حق میں دشت و بیابان اور صحرا و دریا کو عبور کرتا ہوا رواں دواں وادیٔ چناب پہنچا اور حضرت سلطان باہوؒ کے مزارِ مقدس میں فروکش ہو گیا اور وہیں کا ہو کر رہ گیا۔ وہاں اس باکمال درویش کو ایک ایسے خزانے کا سراغ مل گیا جو انفس اور آفاق کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی تھا۔ وہ باکمال درویش حضرت فقیر نور محمد صاحب سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ تھے اور وہ راز اور لازوال روحانی خزانہ تصور اسم اللہ ذات کا تھا۔ جب آپ کو اس راز کا علم ہوا تو آپ کی کائنات بدل گئی۔ آپ نے پورے تیس سال

پوری شرعی پابندیوں کے ساتھ اس پاک شغل میں گزار دیئے۔ اس راز کو پوری طرح سمجھا اور وہ سب کچھ حاصل کر لیا جس کا تذکرہ حضرت سلطان باہوؒ کی ایک سو سے زائد فارسی کتابوں کی وسعت میں بکھرا پڑا ہے اور سلطان الفقراء کے جلیل القدر مقام پر فائز ہو گئے اور اپنے وقت کے بے بدل، بے مثل اور عظیم المرتبت ولی اللہ ہو گئے۔

آپؒ نے تصور اسم اللہ ذات کی تشریح اور توضیح کے لیے جب قلم اٹھایا تو یہ تشریح اور توضیح سات سو سے زائد صفحات پر پھیل گئی۔ ان تشریحات اور توضیحات کے مجموعے کا نام آپؒ نے "عرفان" رکھا۔ "عرفان" عہدِ حاضر میں روحانیت اور فقر و تصوف کی ایک نایاب کتاب اور نادرِ روزگار دستاویز ہے۔ اس کے پڑھنے سے انسان کو حقیقی عرفان حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے مطالعہ سے دل زندہ، آنکھ بینا اور ضمیر روشن ہو جاتے ہیں۔

حضرت قبلہ فقیر صاحبؒ نے "اسرارِ سروری" کے نام سے جس کتاب کو مرتب کرنے کا ذکر کیا ہے اس میں آپ کا ارادہ تصور اسم اللہ ذات کے خصوصی اور خالص اسرار و رموز بیان کرنے کا تھا۔ زیرِ نظر کتابچہ "اسرارِ سروری" کا بدل تو نہیں ہو سکتا البتہ اس سلسلے کی اوّلین کڑی ضرور ہے۔ اگر زندگی نے وفا کی اور اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو آئندہ اس کو مزید اضافات کے ساتھ شائع کر کے "اسرارِ سروری" کا بدل پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

Scanned by CamScanner

تصریحات

تصور کی مشق لفظ "اَللّٰہُ" پر کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ خالقِ کائنات کا ذاتی اسم ہے۔ باقی اسما سب صفاتی ہیں۔ اسی لیے سلطان العارفین سلطان باہوؒ نے اس کو "اسم اللہ ذات" لکھا ہے اور اسی کے تصور کی ہدایت کی گئی ہے۔ بعد میں دوسرے اسما کے تصور کی مشق بھی کی جاتی ہے مگر ابتدا اسی اسم سے کی جاتی ہے اور انتہا بھی اس اسم پر ہوتی ہے۔ حضرت سلطان العارفینؒ کے تمام فقر کا دارومدار اسی پر ہے۔ یہ گویا اس لازوال فقر کی اساس اور بنیاد ہے۔ اسی کے ذریعے طالب فقر کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ کر اعلیٰ ترین روحانی درجات اور باطنی مراتب حاصل کرتا ہے۔

مشق کے لیے لفظ "اَللّٰہُ" کاغذ پر بھی لکھا جاتا ہے، آئینے پر بھی اور دوسری اشیا پر بھی۔ مگر ہر حال میں اس کے حروف کو سفید رکھنا چاہیے۔ آئینے پر لکھا ہوا اسم اللہ سب سے زیادہ مؤثر اور پسندیدہ ہے اور حضرت قبلہ فقیر صاحبؒ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نسبتاً زیادہ چمکدار اور آفتابی رنگ لیے ہوتا ہے جو نور سے مشابہ ہے۔ اس کو اگر سامنے رکھا جائے اور اس پر ہلکی روشنی پڑے تو مطلوبہ سفید رنگ جھلکتا ہے۔ لہٰذا لفظ "اَللّٰہُ" کا پس منظر ہمیشہ سیاہ رکھا جاتا ہے۔ اس کو دل کے ماڈل

اور نقشے پر بھی لکھا جاتا ہے اور اس کے بغیر بھی۔

اگر دل کے نقشے کے بغیر آئینے پر لکھا جائے تو پس منظر سیاہ ہونا چاہیے۔ اگر دل کے نقشے پر لکھا جائے تو زمین سرخ بھی رکھی جا سکتی ہے اور سیاہ بھی۔ دل کے نقشے پر اسم اللہ ذات لکھا ہوا اگلے صفحات میں درج ہے۔ آئینے پر اسم اللہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک منہ دیکھنے کا آئینہ لیں۔ اس کی پچھلی سرخ مسالے والی سطح پر پہلے پنسل سے لفظ اللہ الٹا یوں لکھیں ﷲ اور چاقو سے باقی سرخ مصالحہ کھرچ لیں۔ لفظ "ﷲ" کو رہنے دیں۔ اب اس کے سامنے سے دیکھیں گے تو لفظ "اَللّٰہُ" سیدھا لکھا ہوا نظر آئے گا۔ اس کے پیچھے سیاہ کاغذ لگا کر فریم کر لیں اور اسی پر مشق کریں۔ یہ سب سے عمدہ رہتا ہے۔ ہمارے لاہور کے چند مخلصوں نے حال ہی میں صاف شیشے پر ریڈیم سے اسم اللہ لکھوانے کی جدّت کی ہے جو رات کی تاریکی میں بھی چمکتا ہے اور روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ بھی بہت عمدہ ہے لیکن چونکہ اس پر خرچ زیادہ آتا ہے اس لیے ریڈیم سے لکھوانا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ لاہور میں صاف شیشے پر دل کے سیاہ نقشے میں سفید پینٹ سے بھی اسم اللہ لکھوایا گیا ہے۔ یہ بھی تصور کے لیے اچھا ہے۔ آئینے یا شیشے یا کاغذ پر جب اسم اللہ لکھا جائے تو اس پر اعراب یعنی زبر، شد اور پیش وغیرہ ڈالنے میں کوئی حرج نہیں اور اعراب نہ ہوں تو بھی ٹھیک ہے۔ مگر اللہ کے ساتھ "یا" کا لفظ نہیں لکھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ لفظ اللہ خط طغریٰ میں بھی نہیں لکھنا چاہیے۔ خط طغریٰ سے مراد ٹیڑھے حروف ہیں جو مختلف صورتوں میں لکھے جاتے ہیں مثلاً اللہ، اللہ، اللہ بلکہ لفظ "اَللّٰہُ" بالکل سیدھا لکھنا چاہیے جیسا کہ اسی

Scanned by CamScanner

کتابچے میں درج ہے۔ تصور میں جو لفظ "اَللّٰہُ" مرقوم کیا جائے اس کے ساتھ اعراب کی ضرورت نہیں۔

ابتدا میں آئینے میں لکھا ہوا یا شیشے پر پینٹ کیا ہوا اسم اللہ سامنے رکھنا چاہیے اور اس پر نگاہیں جمانی چاہئیں۔ اس کے بعد اس کو ماتھے اور دل وغیرہ مقامات پر تصور کے ذریعہ منتقل کرنا چاہیے۔ دل کا نقشہ بناتے وقت آئینے یا شیشے پر دل کی نوک یا رأس القلب کو ہمیشہ اوپر رکھنا چاہیے اور قاعدہ یا موٹا گول حصہ نیچے رہے۔ ویسے انسان کے سینے میں دل بائیں جانب اس وضع کے برعکس واقع ہے۔ یعنی قاعدہ اوپر کو ہے اور نوک نیچے کی طرف ہے اور بعض اصحاب نے اس لیے حضرت قبلہ فقیر صاحبؒ کی بتائی ہوئی وضع پر سوالات بھی کیے ہیں۔ بعض ناشروں نے اسی غلط وضع میں چھاپا بھی ہے یعنی قاعدہ اوپر رکھا ہے اور نوک نیچے رکھی ہے۔ حالانکہ تصور کے لیے یہ وضع درست نہیں ہے۔ صحیح وضع یہ ہے:

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم دوسرے آدمی کے دل کو دیکھیں گے تو اس کی وضع یہی ہوگی۔ یعنی قاعدہ اوپر اور نوک نیچے اور اس پر اسم اللہ اسی وضع میں تحریر کیا جاسکتا ہے یعنی 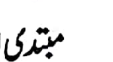 مگر جب ہم اپنے سینے پر سر جھکا کر باہر کی طرف سے اسم اللہ تحریر کریں گے تو گو دل کا قاعدہ اوپر اور نوک نیچے ہے مگر ہمیں اس پر اسم اللہ نوک کی طرف سے لکھنا پڑے گا اور اس کی صورت یوں ہوگی اور یہ تحریر ہمیں باہر کی طرف سے اندر کا تصور کر کے کرنی پڑے گی۔ مگر ماتھے پر اور مشقِ وجود یہ یعنی آنکھ، ناک، کان اور سینہ پر اسم اللہ تحریر کرنے کی صورت اس سے بالکل مختلف ہے۔ مشقِ وجودیہ میں اپنے آپ کو وجود کے کمرے یا جوف کے اندر بیٹھا ہوا خیال کرنا چاہیے اور

اندر کی طرف سے ماتھے، آنکھوں، ناک، کان اور سینے وغیرہ پر اسم اللہ لکھنے کی مشق کرنی چاہیے۔ صرف دل پر باہر کی طرف سے سر جھکا کر اسم اللہ تحریر کرنا چاہیے۔ باقی سب تحریریں اندر کی طرف سے تصور کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ یہ بہت بڑا اشکال ہے۔ اس کو خوب ذہن نشین کر لیں تو پھر کوئی دِقت پیش نہیں آتی۔ دل کے نقشے کو الٹا اور سیدھا رکھنے کی غلط فہمی اسی اندر اور باہر والے معمے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو یوں غلط فہمی دور ہو جاتی ہے۔

دماغ میں نقش اسم اللہ ذات تصوّر اور تفکّر کے ذریعے مرقوم کرتے وقت طالب دماغ کو ایک مربع قندیل یا لال ٹین کی چار گوشہ چمنی کی طرح خیال کرے کہ گویا اس کے چاروں طرف اور اوپر کے شیشے ظلمت کے سیاہ دھوئیں سے آلودہ ہیں اور صاحبِ تصور اندر بیٹھ کر سامنے والے شیشے پر شہادت کی انگلی سے نقش اسم اللہ ذات یوں بنا رہا ہے کہ اس کی انگلی کی تحریر سے سیاہی دور ہوتی جا رہی ہے اور اسم اللہ ذات تاباں اور نمایاں ہو رہا ہے۔ اسی طرح یہی تحریر یعنی اسم اللہ ذات دائیں بائیں پیچھے اور اوپر والے شیشے پر کرے۔ اس طرح دماغ نور اسم اللہ ذات سے منور ہو جاتا ہے۔ مبتدی اصحاب کو آنکھوں میں تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرتے وقت حیرانی ہوتی ہے کہ آنکھوں میں اسم اللہ کو کس طرح لکھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو عینک کے شیشوں کی طرح خیال کر کے اندر کی طرف سے ان پر اسم اللہ ذات نقش اور مرقوم کرے۔ اسی طرح بدن کے ہر عضو اور خانے پر اندر کی طرف سے اسم اللہ ذات فکر اور خیال کے قلم سے تحریر کرے۔ دماغ یا سر میں اسم اللہ ذات مرقوم کرنے کے پانچ

Scanned by CamScanner

کتابچے میں درج ہے۔ تصور میں جو لفظ "اَللّٰہُ" مرقوم کیا جائے اس کے ساتھ اعراب کی ضرورت نہیں۔

ابتدا میں آئینے میں لکھا ہوا یا شیشے پر پینٹ کیا ہوا اسم اللہ سامنے رکھنا چاہیے اور اس پر نگاہیں جمانی چاہئیں۔ اس کے بعد اس کو ماتھے اور دل وغیرہ مقامات پر تصور کے ذریعہ منتقل کرنا چاہیے۔ دل کا نقشہ بناتے وقت آئینے یا شیشے پر دل کی نوک یا راس القلب کو ہمیشہ اوپر رکھنا چاہیے اور قاعدہ یا موٹا گول حصہ نیچے رہے۔ ویسے انسان کے سینے میں دل بائیں جانب اس وضع کے برعکس واقع ہے۔ یعنی قاعدہ اوپر کو ہے اور نوک نیچے کی طرف ہے اور بعض اصحاب نے اس لیے حضرت قبلہ فقیر صاحبؒ کی بتائی ہوئی وضع پر سوالات بھی کیے ہیں۔ بعض ناشروں نے اسی غلط وضع میں چھاپا بھی ہے یعنی قاعدہ اوپر رکھا ہے اور نوک نیچے رکھی ہے۔ حالانکہ تصور کے لیے یہ وضع درست نہیں ہے۔ صحیح وضع یہ ہے:

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم دوسرے آدمی کے دل کو دیکھیں گے تو اس کی وضع یہی ہوگی۔ یعنی قاعدہ اوپر اور نوک نیچے اور اس پر اسم اللہ اسی وضع میں تحریر کیا جاسکتا ہے یعنی 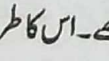 مگر جب ہم اپنے سینے پر سر جھکا کر باہر کی طرف سے اسم اللہ تحریر کریں گے تو گو دل کا قاعدہ اوپر اور نوک نیچے ہے مگر ہمیں اس پر اسم اللہ نوک کی طرف سے لکھنا پڑے گا اور اس کی صورت یوں 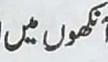 ہوگی اور یہ تحریر ہمیں باہر کی طرف سے اندر کا تصور کر کے کرنی پڑے گی۔ مگر ماتھے پر اور مشقِ وجودیہ یعنی آنکھ، ناک، کان اور سینہ پر اسم اللہ تحریر کرنے کی صورت اس سے بالکل مختلف ہے۔ مشقِ وجودیہ میں اپنے آپ کو وجود کے کمرے یا جوف کے اندر بیٹھا ہوا خیال کرنا چاہیے اور

اندر کی طرف سے ماتھے، آنکھوں، ناک، کان اور سینے وغیرہ پر اسم اللہ لکھنے کی مشق کرنی چاہیے۔ صرف دل پر باہر کی طرف سے سر جھکا کر اسم اللہ تحریر کرنا چاہیے۔ باقی سب تحریریں اندر کی طرف سے تصور کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ یہ بہت بڑا اشکال ہے۔ اس کو خوب ذہن نشین کر لیں تو پھر کوئی دِقت پیش نہیں آتی۔ دل کے نقشے کو الٹا اور سیدھا رکھنے کی غلط فہمی اسی اندر اور باہر والے معمے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو یوں غلط فہمی دور ہو جاتی ہے۔

دماغ میں نقش اسم اللہ ذات تصوّر اور تفکّر کے ذریعے مرقوم کرتے وقت طالب دماغ کو ایک مربع قندیل یا لال ٹین کی چار گوشہ چمنی کی طرح خیال کرے کہ گویا اس کے چاروں طرف اور اوپر کے شیشے ظلمت کے سیاہ دھوئیں سے آلودہ ہیں اور صاحبِ تصور اندر بیٹھ کر سامنے والے شیشے پر شہادت کی انگلی سے نقش اسم اللہ ذات یوں بنا رہا ہے کہ اس کی انگلی کی تحریر سے سیاہی دور ہوتی جا رہی ہے اور اسم اللہ ذات تاباں اور نمایاں ہو رہا ہے۔ اسی طرح یہی تحریر یعنی اسم اللہ ذات دائیں بائیں پیچھے اور اوپر والے شیشے پر کرے۔ اس طرح دماغ نور اسم اللہ ذات سے منور ہو جاتا ہے۔ مبتدی اصحاب کو آنکھوں میں تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرتے وقت حیرانی ہوتی ہے کہ آنکھوں میں اسم اللہ کو کس طرح لکھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو عینک کے شیشوں کی طرح خیال کر کے اندر کی طرف سے ان پر اسم اللہ ذات نقش اور مرقوم کرے۔ اسی طرح بدن کے ہر عضو اور خانے پر اندر کی طرف سے اسم اللہ ذات فکر اور خیال کے قلم سے تحریر کرے۔ دماغ یا سر میں اسم اللہ ذات مرقوم کرنے کے پانچ

Scanned by CamScanner

مقامات ہیں۔ یعنی دائیں، بائیں، آگے، پیچھے اور اوپر۔ اس کے علاوہ ماتھے پر، ہر دو آنکھوں پر، دونوں کانوں پر، ناک پر اور زبان پر بھی اسم اللہ ذات تصور اور خیال سے تحریر کرے۔ مشقِ وجودیہ کے وقت صاحبِ تصور یوں بھی کر سکتا ہے کہ اپنے خاکی اور عنصری جسم کو لباس کی طرح خیال کرے جسے گویا روح اور جان سر سے لے کر قدم تک اوڑھے ہوئے ہے اور اندر سے اس لباس کے ان مقامات پر جہاں تصور کرنا مقصود ہو یہ تصور کرے گویا اسم اللہ ذات کی چھینٹ لگی ہوئی ہے یعنی اسم اللہ ذات لکھا ہوا ہے۔ اور طالب اس لباس کے اندر اپنے آپ کو گھسا ہوا اور بیٹھا ہوا خیال کرے اور ہر مقامِ تصور پر اندر سے لکھے ہوئے اسم اللہ ذات پر شہادت کی انگلی پھیرنے کی کوشش کرے۔ یہی مشقِ وجودیہ ہے۔ نقشِ اسم اللہ ذات اگر جسم کے ہر اندام پر مرقوم کرنے میں مشکل پیش آئے تو جس مقام پر آسانی سے لکھا جا سکے اور جو اسم کامیابی کے ساتھ اور سہل طریقے سے لکھا جا سکے پہلے اس کی مشق کی جائے اور آنکھیں بند کر کے جس جگہ ہو سکے صرف اسم اللہ ذات کی تحریر اور اس کے نقش پر اپنی توجہ اور فکر مبذول رکھے۔ اسم اللہ ذات جس وقت صاحبِ تصور کے اندر نوری حروف سے مرقوم ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود اپنے مخصوص مقام کو پکڑ لیتا ہے۔ دل پر اسم اللہ ذات تحریر کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ باہر کی طرف سے سینے پر سر جھکا کر دل کو لیمپ کی چمنی کی طرح اپنے بائیں پہلو میں لٹکا ہوا خیال کرے اور اس کی سطح پر اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرورِ کائنات ﷺ خیال اور فکر سے تحریر کرے۔

نیز یاد رہے کہ اگر کسی طالب کی طبیعت کند اور غبی ہو اور اسم اللہ ذات کا

تصور اس سے نہ بن سکے تو وہ مقابلہ کے لیے ایک اسم اللہ ذات خوشخط تاباں شیشے یا کاغذ پر لکھا ہوا اپنے سامنے رکھے اور تصور کرتے وقت اسے اپنے اندر قائم کرے اور دوسرے وقتوں میں اسی اسم اللہ ذات کا خیال اور تصور کرے۔ اسی طرح بار بار کرنے سے نقشِ اسم اللہ ذات قائم ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ آسانی مطلوب ہو تو سلیٹ پر موٹی پنسل یا چاک کے ذریعے رات کو یا دن کو فرصت کے وقت بار بار اسم اللہ لکھے۔ کم از کم ۶۶ دفعہ لکھے۔ اس طرح بھی تصور میں اسم اللہ ذات جلدی آ جاتا ہے۔ رات کو یا دن کو سونے سے پہلے ضرور تصور اسم اللہ ذات کی مشق کرے یا نقش اسم اللہ ذات کاغذ یا شیشے پر خوشخط لکھا ہوا اپنے سامنے رکھ کر سوتے وقت اس کی طرف دیکھے اور بار بار اسے اپنے اندر جمانے کی کوشش کرے اور اس حالت میں سو جائے۔ ایسا کرنے سے خواب میں بھی اسم اللہ متجلّی اور مرقوم ہو جاتا ہے۔

اسم اللہ کو تصور کے ذریعے ہمیشہ سفید رنگ میں تحریر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر خود بخود کوئی دوسرا رنگ آتا ہے تو اس کی پروا نہیں کرنی چاہیے اور سفید رنگ کے تصور کی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ اگر تصور کسی طرح بھی نہ بنے اور الفاظ خلط ملط ہو جائیں تو پروا نہیں کرنی چاہیے۔ ہمت کر کے تصور جاری رکھنا چاہیے اور **اللّٰہ**، **للّٰہ**، **لہ ھو** وغیرہ میں سے جو بھی لفظ بن سکے قائم کرنا چاہیے اور اگر ایک مقام پر تحریر قائم نہ ہو تو اور کسی دوسرے مقام پر آسانی سے قائم ہو سکے تو پہلے مقام کو چھوڑ کر دوسرے مقام پر تصور کرنا چاہیے۔ اور اگر مشقِ وجودیہ میں آسانی ہو تو اسی کو شروع کر دینا چاہیے۔ اگر اس طرح بھی تصور قائم نہ ہو تو اسم اللہ لکھا ہوا سامنے رکھ کر

Scanned by CamScanner

پہلے اس پر نگاہیں جمائی جائیں اور پھر خیال کے ذریعے اسم اللہ کو مطلوبہ مقام پر لکھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر لکھا ہوا خیال نہ کیا جا سکے تو انگشتِ شہادت کے ذریعے بار بار لکھنا چاہیے۔ تصور کے ساتھ پاس انفاس بھی کیا جاتا ہے۔ اگر پاس انفاس سے تصور بگڑنے لگے تو پھر پاس انفاس نہیں کرنا چاہیے۔ اسم اللہ ذات کے صحیح طور پر تصور کے ذریعے نقش اور مرقوم ہونے کی علامت یہ ہے کہ اسم اللہ ذات مطلوبہ مقام پر مرقوم ہو کر آفتاب کی طرح تجلی مارتا ہے اور صاحبِ تصور کو فوراً استغراق اور محویت حاصل ہو جاتی ہے اور دل، روح یا سر کا لطیفہ ذکر اللہ یا ذکرِ کلمۂ طیبہ سے گویا ہو جاتا ہے اور طالب کو استغراق کے اندر کوئی نہ کوئی مشاہدہ اور مکاشفہ حاصل ہو جاتا ہے۔

تصور کے لیے سات اسما ہیں جو سات باطنی خزانوں کی کنجیاں اور کلید ہیں اور سات لطیفوں کے لیے ہر اسم علیحدہ علیحدہ ہے۔ اسما یہ ہیں: **اللّٰہ، للّٰہ، لہ، ھو، محمدؐ، فقر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ**۔ گو مشقِ تصور کے لیے وقت کی پابندی نہیں لیکن اس مبارک شغل کے لیے سب سے بہتر وقت صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب یا چاشت تک ہے اور اس کی مشق کے لیے یہی وقت مقرر کرنا چاہیے اور باقاعدگی کے ساتھ کرنا چاہیے۔ صبح کے وقت کم از کم نصف گھنٹے تک مشق کرنی چاہیے اور زیادہ سے زیادہ جس قدر کوئی کر سکے۔ اس کا باقاعدہ اصولی طریقہ آگے درج ہے۔

مشقِ تصوّر کا طریقہ

صاحبِ تصور اسم اللہ ذات کو چاہیے کہ وضو کر کے اور پاک کپڑے پہن کر کسی پاک جگہ میں مربع ہو کر یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور دل کو تمام غیر خیالات یعنی دنیاوی تفکرات اور نفسانی واہمات سے خالی اور فارغ کرے اور ظاہری شیطانی وسوسوں اور نفسانی خطرات کا راستہ بند کرنے کے لیے اپنے اوپر حسب ذیل حصار کر لے۔ یعنی مفصلہ ذیل کلام پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے: الحمد شریف، آیت الکرسی، چہار قل یعنی قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ ہر ایک سورہ تین تین دفعہ پڑھے۔ اس کے بعد درود شریف، استغفار، آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم۔ آیت وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ، کلمہ تمجید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور کلمۂ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہر ایک تین بار پڑھ کر سینے پر دم کرے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام بدن پر ہاتھ پھیرے۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر کے اللہ تعالیٰ کے مشاہدے اور مجلسِ

Scanned by CamScanner

حضرت سرورِ کائنات ﷺ ومجلسِ انبیا واولیا اور یادِ موت اور یادِ آخرت وقبر، حشر ونشر وغیرہ تفکرات کو دل میں جاگزیں کرے اور اسم اللہ کو ماتھے اور دل پر اور اسم محمدؐ تفکر کی انگشتِ شہادت سے خیال کے ذریعے اپنے سینے پر بار بار لکھنے کی کوشش کرے۔ اور اگر کسی کا نفس سرکش ہو اور معصیت سے باز نہ آئے تو اسم اللہ ذات کو تصور سے مقامِ ناف پر مرقوم اور تحریر کرے۔ صاحبِ تصور اپنی انگشتِ شہادت کو قلم خیال کرے اور اپنے سامنے آفتاب کو دوات تصور کرے اور اپنی انگلی کو آفتاب کی دوات میں ڈال کر اپنے ماتھے پر اسم اللہ ذات اس طرح لکھے کہ سر کو ایک بڑی قندیل اور لالٹین خیال کرے اور اپنے آپ کو اس کے اندر بیٹھا ہوا محسوس کر کے اپنے سامنے والے رخ یعنی ماتھے کو شیشہ سمجھ کر اس پر اسم اللہ ذات تحریر کرے۔ اس سے جذبِ جلالی پیدا ہوگا۔ اور اسم محمدؐ کو لمبا کر کے سینے پر اس طرح لکھے کہ اپنے آپ کو سینے کے اندر بیٹھا ہوا خیال کرے اور اندر سے سینے کی دیوار پر تحریر کرے۔ اسمِ محمدؐ کے دونوں میم پستانوں پر یعنی پہلا میم دائیں پستان پر اور دوسرا میم بائیں پستان پر لمبا کر کے لائے اور حرف دال دِل پر لائے۔ اس سے جذبِ جمالی پیدا ہوگا۔ اسمِ محمدؐ کو سفید ماہتابی رنگ سے لکھے یا ان دونوں مذکورہ بالا مقامات یعنی ماتھے اور سینے پر اگر اسم اللہ ذات اور اسم محمدؐ سرورِ کائنات ﷺ از سرِ نو لکھنے میں دشواری محسوس ہو تو ماتھے پر اسم اللہ ذات انگشتِ شہادت کی طرح موٹے خوشخط سرخ آفتابی رنگ کے حروف میں مرقوم اپنے ماتھے یا دِل پر لکھا ہوا خیال کرے اور خود اپنی خیالی انگشتِ شہادت سے اسے ٹریس کرتا جائے۔ یعنی انگلی اس پر قلم کی طرح اپنے

خیال اور تصور میں پھیرتا جائے اور اسی طرح اسمِ محمدؐ کو اپنے سینے پر اندر کی طرف سے سفید ماہتابی رنگ سے مرقوم خیال کرے اور اس کے اوپر خیال کی انگشتِ شہادت پھیرنے کی کوشش کرے۔ بعض کو اس دوسری صورت میں آسانی ہوتی ہے اور ہر حال میں ماتھے اور سینے پر تصور اسم اللہ ذات اور اسم محمدؐ سرورِ کائنات ﷺ تحریر کرتے وقت اپنے آپ کو اندر بیٹھا ہوا خیال کرے اور اندر سے تحریر کرے۔ مگر جب دِل پر تصور کرے تو باہر سے سینے پر سر کو جھکا کر تحریر کرے اور دل کی وہی وضع تصور کرے جو نقش میں دی گئی ہے۔ اس شغل کے ساتھ پاس انفاس جاری رکھے یعنی جب سانس اندر کو جائے تو اس کے ساتھ دل میں لفظ اَللّٰہُ کہے اور جب سانس باہر کو نکلے تو دل میں خیال سے لفظ ھُو کہے اور جب اسمِ محمدؐ کی مشق کرے تو سانس اندر جاتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے اور سانس باہر آتے وقت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خیال سے دِل میں کہے۔ اس طرح بار بار مشق کرنے سے اسم اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ سرورِ کائنات طالب کے اندر متجلّی ہو جائے گا اور اگر طالب شیخِ کامل رکھتا ہے تو یوں خیال کرے کہ میرے سر اور سینے اور دِل کے اندر شیخ بیٹھا ہوا اسم اَللّٰہُ ذات اور اسمِ محمدؐ لکھ رہا ہے۔ اس سے اور بھی زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ پاس انفاس بھی جاری رکھے۔ اس طرح طالب بہت جلد کامیاب ہو جاتا ہے۔ جس وقت طالب کے تصور اور تفکر اور مرشدِ کامل کی توجہ اور تصرف اور طالب کی کوشش اور مرشد کی کشش اسم اللہ ذات اور اسمِ محمدؐ پر مرکوز اور متحد ہو جاتی ہے تو اس سے یا تو نور اور برقِ جلال پیدا ہو کر

Scanned by CamScanner

طالب کو باطن میں غرق اور بے خود کر دیتی ہے۔ اس وقت اسے باطنی واردات یاد نہیں رہتی۔ اور اگر اسے جذبِ جمالی کی بجلی نے کھینچ لیا ہے تو اس کو خواب یا مراقبے کی باطنی واردات یاد رہتی ہے۔ اس وقت مجلسِ انبیا و اولیا اور ذکر اذکار کھل جاتے ہیں اور طالب مجلسِ محمدی ﷺ یا مجلسِ انبیا و اولیا میں حاضر ہو جاتا ہے۔ یا ذکر نفسی، قلبی روحی، سری وغیرہ جاری ہو جاتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی تجلیاتِ ذاتی، صفاتی یا افعالی صاحبِ تصور پر وارد ہو جاتی ہیں۔ یا طالب کو طیر سیر مقاماتِ علوی یا سفلی حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر نقش اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرورِ کائنات بسبب کثرتِ ہجوم، وساوسِ شیطانی و ظلماتِ نفسانی دل پر قائم نہ ہو تو طالب کو چاہیے کہ مشقِ وجودیہ کرے تاکہ تمام وجود اسم اللہ ذات سے منقش ہو کر پاک اور مزکّٰی ہو جائے اور حضور سرورِ کائنات ﷺ کے دیدار اور مشاہدۂ حق ذات کے قابل ہو جائے۔

عام حالات میں رات کو یا دن کو سوتے وقت بستر پر لیٹے لیٹے مشق تصور اسم اللہ ذات کیا جائے تو اس کے لیے حصار باندھنے اور مذکورہ کلمے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ وقت کی پابندی بھی لازمی نہیں۔ وضو نہ ہو اور کپڑے پاک نہ ہوں تو بھی یہ باتیں مشقِ تصور میں حارج اور مانع نہیں۔ کیونکہ اس عمل کا تعلق خیال سے ہے۔ یہ ایک نہایت پوشیدہ، بے ریا، بے رجعت اور زود اثر طریقۂ ذکر ہے۔ اس میں گنتی اور شمار کی بھی کوئی جھنجھٹ نہیں۔ اس کے بغیر باطنی لطائف کا کھلنا ناممکن ہے اور روحانی منازل اور مقامات اس کے بغیر ہرگز طے نہیں کیے جا سکتے۔ مشق تصور اسم اللہ ذات ذکر کے تمام طریقوں سے بہتر، افضل، آسان اور پرامن طریقہ ہے۔ موت کے وقت

انسان کی زبان خشک ہو جاتی ہے اور باقی تمام اعضا اور حواس کام سے رہ جاتے ہیں۔ اس وقت ذکر کے لیے انسان کے پاس صرف تصور اور تفکر کا آلہ باقی رہ جاتا ہے۔ اگر زندگی میں طالب نے تصور اور تفکر سے اسم اللہ ذات کی مشق کی ہے اور اسم اللہ ذات کو اپنے اندر قائم کیا ہے اور اپنے وجود کو اسم اللہ ذات میں طے اور دل کو اسم اللہ ذات سے زندہ کیا ہے تو موت کے آخری نازک وقت میں اسے اس مبارک شغل کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے گی۔ صاحبِ تصور اسم اللہ ذات محبوبِ بے محنت اور معشوقِ بے مشقت ہوتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ اپنے آپ کو اسم اللہ ذات میں محو اور مشغول رکھتا ہے اس کو رازِ بے ریاضت اور مشاہدۂ بے مجاہدہ حاصل ہو جاتا ہے۔

جب اسم اللہ ذات تصور اور تفکر سے وجود کے کسی عضو اور مقام میں مرقوم ہو جاتا ہے اور متواتر مشق سے وہاں قائم ہو جاتا ہے تو وہ مقام اور عضو نورِ اسم اللہ ذات سے زندہ، روشن اور وسیع ہو جاتا ہے اور اس عضو کی باطنی حس زندہ ہو جاتی ہے اور عالمِ غیب کی طرف سے اس عضو میں ذاکر کے لیے نوری روزن اور لطیف راستہ کھل جاتا ہے اور ذاکر صاحبِ تصور کا عالمِ غیب اور عالمِ لطیف میں ایک باطنی نوری عضو پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر آنکھ میں تصور اور تفکر سے اسم اللہ ذات مرقوم ہو تو چشمِ باطن کھل جاتی ہے اور صاحبِ تصور عالمِ غیب کی باطنی اشیا کو دیکھنے لگ جاتا ہے اور مقامِ کشف اور مراقبہ و مشاہدہ کھل جاتا ہے اور اگر مقامِ گوش یعنی کان میں اسم اللہ فکر کے نوری حروف سے مرقوم ہو جائے تو باطن میں دل کے کان کھل جاتے ہیں اور صاحبِ تصور باطنی اور غیبی آوازیں سننے لگ جاتا ہے اور ذاکر صاحبِ تصور پر مقامِ الہام کھل جاتا

Scanned by CamScanner

ہے اور اگر زبان پر اسم اللہ ذات نوری حروف سے تحریر ہو تو ذاکر صاحبِ لفظ ہو جاتا ہے اور اس کی زبان سیف الرحمٰن ہو جاتی ہے اور کُـــنْ کی روشنائی سے روشن ہو جاتی ہے۔ اس زبان سے وہ غیبی روحانی مخلوق سے ہم کلام ہوتا ہے اور جو کچھ زبان سے کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے جلد یا بدیر پورا ہو جاتا ہے اور اگر ہاتھ کی ہتھیلی پر اسم اللہ مرقوم ہو تو ملائکہ اور ارواحِ انبیا و اولیا اور ارواحِ اہل تکوین متصرفین، غوث، قطب، اوتاد اور ابدال سے مصافحہ کرنے لگ جاتا ہے اور اس نوری ہاتھ سے باطنی دنیا کے عالمِ امر میں تصرف اور کام کاج کرتا ہے۔ اسی طرح صاحبِ تصور کا ہر عضو اور اندام جب تصور اسم اللہ ذات کی تحریر سے زندہ اور روشن ہو جاتا ہے تو اسی نوری عضو سے وہ باطن میں کام کرتا ہے۔ آخر میں صاحبِ تصور کا تمام وجود مشق تصور اسم اللہ ذات سے منقش اور مرقوم ہو جاتا ہے تو ذاکر سالک کا ایک مکمل نوری وجود باطن میں زندہ اور قائم ہو جاتا ہے۔ اس نوری روحانی وجود کا دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا، پھرنا اور پکڑنا وغیرہ نور اسم اللہ ذات سے ہوتا ہے۔

طالب کو چاہیے کہ تصور اسم اللہ ذات کے پاک شغل کو تسلسل اور استقلال کے ساتھ جاری رکھے۔ خواہ ابتدا میں اسم اللہ ذات دِل پر قائم نہ بھی ہو لیکن اس سے مایوس نہ ہو اور اسے چھوڑے نہیں۔ کامیابی کا واحد دارومدار اور انحصار ثابت قدمی اور پابندی میں ہے۔ بعض مبتدی اصحاب کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ تصور اسم اللہ ذات کا مطلب یہ ہے کہ اسم اللہ ذات ان کی قید اور تصرف اور قبضے میں آجائے اور اس کا نقش دل پر اس طرح قائم ہو جائے کہ وہ جب اور جس وقت بھی دل کی طرف متوجہ

ہوں ان کو اسم اللہ ذات تحریر اور مرقوم نظر آئے اور ہمیشہ اور ہر حال میں متجلی رہے۔ مگر یہ بڑی بھاری غلطی اور بھول ہے۔ اسی مغالطے میں اکثر طالب ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں اور نقش اسم اللہ ذات اُن کے تصرف میں نہیں آتا تو وہ اس مبارک شغل کو ترک کر دیتے ہیں۔ اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور اس پاک شغل کو ہرگز ترک نہیں کرنا چاہیے۔ اصل واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ اسم اللہ ذات غیر مخلوق ہے۔ انسان اور اس کا خیال اور تصور مخلوق ہے۔ غیر مخلوق چیز مخلوق کے قابو اور قید میں نہیں آسکتی بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی طالب کا دل و دماغ، حواس اور سب اعضا تصور سے اسم اَللّٰہُ ذات کی قید میں آجاتے ہیں۔ انسان جب جسم کو اسم اللہ ذات کے تصور میں غرق کرتا ہے تو جسم اسم کے اندر گم ہو جاتا ہے۔ چونکہ اسم اللہ ذات پاک ہے اور حق ہے اس واسطے صاحبِ تصور کے جسم کی تمام ناپاکیاں، غفلت، غلاظتیں اور تمام کدورتیں، ظلمتیں اور بطالتیں اسم اللہ ذات کے نور سے دفع اور دور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بار بار مشق تصور اسم اللہ ذات سے طالب اسم اللہ ذات کے اصلی حقیقی دروازے پر جا پہنچتا ہے جو آفتاب کی مانند بطور امانت انسان کے وجود میں مخفی اور پنہاں موجود ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے طالب کو اسم اللہ ذات حقیقی کے بحرِ انوار میں جذب کر لیتا ہے۔ اگر مرشدِ کامل رفیق اور راہبر ہمراہ شامل ہے تو اس وقت طالب پختہ وجود صاحبِ استعداد کو ایک ہی توجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ واصل کر دیتا ہے یا حضرت سرورِ کائنات ﷺ کی حضوری میں دائمی طور پر داخل کر دیتا ہے۔ مگر ابتدا میں طالب اسم اللہ ذات کو اپنی قید میں لانے اور اسے جلدی اپنے صفحۂ دِل پر نقش

Scanned by CamScanner

اور مرقوم دیکھنے کی آرزو اور ہوس نہ کرے۔ جب تک اسم اللہ ذات کے تصور سے طالب کا نفس اور نفسانیت فنا نہ ہو اور اس کے اس بیضۂ ناسوتی کے اندر اسم اللہ ذات کی حرارت اور مرشدِ کامل کی توجہ سے لطیفۂ قلب کا مخلوقِ لاہوتی طائر اور مرغ سر نہ نکالے اسم اللہ ذات دل پر نقش اور قائم و متجلی دیکھنے کے خیال اور ہوس کو ہرگز دل میں نہ لائے۔ اپنا کام دن رات خوب زور شور سے جاری رکھے۔ اس کے علاوہ مراقبے، مکاشفے، طیر سیر، علوی کشف و کرامات یا دیگر روحانی نظاروں اور باطنی تماشوں اور کرشموں کے خیال میں بچوں کی طرح نہ پڑا رہے بلکہ ہمت اور استقلال سے ہر وقت اسم اللہ ذات کے نقش کو دل اور دماغ میں اس طرح جمائے کہ آفتاب اسم اللہ ذات کی حرارت اور نور سے طالب کے وجود سے غفلتِ نفسانی، ظلمتِ شیطانی اور کدورتِ خیالاتِ دنیائے پریشانی ہٹ کر دور اور کافور ہو جائے اور حجلۂ قلب منور اور روشن ہو جائے۔

جس وقت تصور اسم اللہ ذات صاحبِ تصور کے وجود میں اثر کرنے لگتا ہے تو اوّل طالب کو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا جسم میں تپ لازمی کی حرارت اور تپش پیدا ہو گئی ہے۔ رات کو اُسے نیند نہیں آتی۔ خصوصاً بائیں پہلو پر لیٹنے سے اسے درد محسوس ہوتا ہے۔ دِل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں طالب کو گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ یہ ابدی سرمدی صحت اور شفائے کلی کے آثار ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے وقت میں طالب کے دل میں ترک اور توکل کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں سے وحشت پیدا ہوتی ہے۔ یہ خیال آتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر جنگل کو نکل جائے اور گودڑی پہن کر

فقیر اور درویش بن جائے اور کام کاج چھوڑ دے مگر اس وقت تک اسے ہرگز ایسا اقدام نہ کرنا چاہیے جب تک اسے باطن میں صحیح طور پر یا مرشدِ کامل کی طرف سے ایسی باتوں کا واضح اذن اور امر نہ ہو۔

دراصل فقرِ محمدی ﷺ کا طریقہ اور مسلک یہ ہے کہ طالب لوگوں میں ملا جلا رہے اور اپنے راز کو پوشیدہ رکھے اور گمنامی کو اپنا شیوہ بنائے رکھے۔ اپنے آپ کو ہرگز ظاہر نہ ہونے دے کیونکہ بعض اوقات طالب کے دِل میں محض عارضی اور تقلیدی طور پر ترک، توکل، اور گھر بار چھوڑنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اور جب وہ یہ اقدام کرتا ہے اور بیوی بچوں اور گھر بار کو چھوڑ کر جنگل کی طرف نکل جاتا ہے اور اس کے باوجود خام خیال، جلد باز، تقلیدی، رسمی، مبتدی طالب کا باطنی راستہ نہیں کھلتا بلکہ ابتدا میں بطور آزمائش سخت ٹھوکریں کھاتا ہے اور جب اسے بھوک پیاس اور طرح طرح کی تکالیف پیش آتی ہیں تو اس کے عارضی تقلیدی ترک توکل کا نشہ اتر جاتا ہے۔ اس وقت اس کے نفس کو پشیمانی لاحق ہوتی ہے لیکن چونکہ لوگوں میں فقیر اور تارک الدنیا مشہور ہو جاتا ہے اس لیے اسے واپس لوگوں میں شامل ہونے اور دنیوی کام کاج کرنے سے شرم آتی ہے لہٰذا وہ ایک سخت کشمکش اور تذبذب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسی رجعت اور رنج کی حالت سے اللہ تعالیٰ پناہ اور امان بخشے۔ اس لیے مبتدی طالب کو اپنے خیالِ خام سے بیوی، بال بچوں اور کام کاج کو چھوڑ کر جنگل کی طرف ہرگز نہیں نکلنا چاہیے اور اپنی حالت اپنے وہم اور خیال سے ہرگز نہیں بدلنی چاہیے بلکہ اسے انتظار کرنا چاہیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اس کے حالات مساعد اور واقعات ساز گار کر کے بدل ڈالے۔

Scanned by CamScanner

پس طالب کو چاہیے کہ اسم اللہ ذات کی حرارت سے جب ایسی حالت پیدا ہو جائے اور وحشت ترک وتوکل کے خیالات رونما ہو جائیں تو اسم محمدؐ کے تصور یا درود شریف کی کثرت سے اس جلالیت اور حرارت کو ٹھنڈا اور فرو کرے۔ کیونکہ اسمِ محمدؐ اسمِ جمالی ہے۔ اس کی ٹھنڈک اور جمالیت سے طالب کے وجود میں تحمل، صبر اور حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسم اللہ ذات کے جلالی بارِ گراں کو ہر طرح برداشت کر لیتا ہے اور بے حوصلہ، بے صبر اور بے قرار نہیں ہوتا۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ طالب جب اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے تو اُسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس کے تمام اعضا کسی شکنجے میں کسے جا رہے ہیں یا وہ کولہو میں بھنچا جا رہا ہے اور اس شغل کے بعد وجود کو سخت کوفت اور ماندگی معلوم ہوتی ہے، بدن گھائل اور مضمحل ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی حالت پیش آئے تو طالب کو ظاہری عبادت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اسی طرح ظاہر باطن دونوں طرح طالب کسی طرح نفس کو اللہ کے ذکر سے فارغ نہ رکھے کیونکہ نفس کی مخالفت ذکر اللہ ہے۔

بعض اوقات تصور اسم اللہ ذات کے غلبۂ حرارت سے ظاہری عبادت میں کوتاہی پیدا ہو جاتی ہے اور ظاہری نفل نوافل اور زبانی ذکر اور بدنی اشغال میں سستی واقع ہو جاتی ہے اور ان کی اہمیت اور وقعت طالب کی نظر میں اس قدر گر جاتی ہے کہ وہ فرض نماز کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو چاہیے کہ ایسی حالت سے بچا رہے اور ہرگز فرض نماز اور شریعت ظاہرہ کی پابندی سے باہر نہ نکلے۔ بہت سے طالبوں کو اس قسم کی گمراہیوں اور ٹھوکروں میں مبتلا دیکھا گیا ہے۔ جو ایک دفعہ طریقت کے ان گردابوں

میں غرق ہو جاتا ہے پھر ساری عمر ساحلِ نجات کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔

صاحبِ تصور اسم اللہ ذات محبوبِ بے محنت اور معشوقِ بے مشقت ہوتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ اپنے آپ کو تصور اسم اللہ ذات میں محو اور مشغول رکھتا ہے اس کو رازِ بے ریاضت اور مشاہدۂ بے مجاہدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جملہ انبیا، تمام اولیا، جمیع آئمۂ دین، اصحاب، علما، صلحا، فقراء، درویش، غوث، قطب، اوتاد، ابدال، اخیار، نجبا اور نقبا جس قدر باطن میں صاحبِ مراتب ہو گذرے ہیں سب اسم اللہ ذات کے ذریعے اور اسی نامِ پاک کی برکت اور وسیلے سے اعلیٰ درجات تک پہنچے ہیں۔ تمام انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام کو معجزات اور کشف کرامات اسم اللہ ذات کی برکت اور طاقت سے حاصل ہوئے ہیں۔ یہی اسم اللہ ذات وہ نورِ مبین تھا جسے جبریل امین نے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ کہہ کر نوری تخم کی شکل میں حضرت سرورِ کائنات ﷺ کے سینے میں غارِ حرا کے اندر ڈالا۔ جس نے بعد میں شجرِ قرآن کی شکل میں آپ ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے سر نکالا۔ یہی وہ روحانی رفرف اور باطنی براق تھا جس نے آنحضرت ﷺ کو معراج کی رات ساتوں آسمانوں اور عرش وکرسی کی سیر کرائی اور مقامِ قاب قوسین اور ادنیٰ کا اعلیٰ مرتبہ دلایا اور اللہ تعالیٰ کے دیدارِ پُرانوار اور لقا کی آیاتِ کبریٰ سے مشرف فرمایا۔ یہی وہ نقشِ خاتم سلیمان علیہ السلام تھا اور یہی وہ مبارک نامہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[1] کی تحریر تھی جس کی زنجیرِ تسخیر نے ملکۂ بلقیس اور تمام جنّات، انسانوں اور بہائم وطیور کو باطن میں جکڑ لیا تھا۔ یہی وہ اسم پاک تھا جس نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا[2] کے باطنی

۱- النمل : ۳۰ ۲- ھود : ۴۱

Scanned by CamScanner

چپو سے بحرِ ضخیم میں چلایا اور طوفان سے بچایا۔

غرض تمام انبیائے مرسلین اور جملہ اولیائے کاملین کو نور کی باطنی تجلی اسم اللہ ذات کے بجلی گھر اور اسی پاور ہاؤس سے پہنچتی رہی ہے اور اب بھی تمام پاک ہستیاں اسی اسم کے بحرِ برزخ میں نوری مچھلیوں کی طرح تیرتی پھرتی ہیں۔ جو شخص ان سے ملنا چاہے اسی اسم کے دریائے نور میں غوطہ لگا کر اِن سے ملے اور ان سے ملاقات کرے۔ اسم اللہ ذات جامِ جہاں نما اور آئینۂ سکندری ہے۔ اسی اسم کی دُوربین میں صاحبِ تصور لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے اور ہژدہ ہزار عالم کا تماشہ انگوٹھے کے ناخن پر دیکھتا ہے اور اٹھارہ ہزار مخلوق کا نظارہ ہاتھ کی ہتھیلی پر کرتا ہے۔

Scanned by CamScanner

شجرۃُ النّور

پیش لفظ

سلسلۂ عالیہ قادریہ سروریہ کا شجرۂ طریقت اور حضرت قبلہ سلطان الفقراء فقیر نور محمد صاحب سروری قادری قدس اللہ سرہ العزیز کا شجرۂ نسب شریف اور آپ کے خصوصی اوراد و وظائف اور اذکار و مشاغل **شجرۃ النور** کے نام سے تیسری بار اشاعت پذیر ہو رہے ہیں۔ ان کی اشاعت کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اکثر ارادت مند شجرہ شریف اور وظائف و مشاغل کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ ان کی سہولت اور آسانی کی خاطر اس **شجرۃ النور** کو ترتیب دیا گیا ہے۔

یہ وظائف اور مشاغل سلسلۂ عالیہ قادریہ سروریہ کا گنجِ گراں مایہ اور حضرت قبلہؒ کا سرمایۂ حیات ہیں۔ ہمارے ارادت مندوں کو حسبِ فرصت اور حسبِ ضرورت ان میں سے کسی ایک یا متعدد وظائف کو اپنا روزمرہ کا معمول بنا لینا چاہیے۔ ناخواندہ اور عدیم الفرصت ارادت مندوں کو صرف کلمۂ طیب اور درود شریف پر ہی اکتفا کرنا چاہیے۔ ان ہر دو کی ایک ایک تسبیح ہر نماز کے بعد یا کم از کم صبح اور عشا کی نماز کے بعد ضرور پڑھنی چاہیے۔ خواندہ اور ورد وظائف کا ذوق رکھنے والے حضرات متعدد وظائف اور مشاغل منتخب کر کے انہیں اپنا معمول بنا سکتے ہیں۔ جو لوگ ان وظائف اور مشاغل کو باقاعدہ اجازت کے ساتھ صحیح طریقے سے اپنا معمول بنائیں گے وہ انشاء

اللہ ظاہری، باطنی، دینی، دنیوی اور مادی روحانی کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے اور جلد ہی اپنا دامنِ مراد گوہرِ مقصود سے بھر لیں گے۔

سلسلہ ہائے طریقت کی روایات، قواعد و ضوابط اور مسلمہ اصولوں کے مطابق ہر سلسلے میں ایک مرکزی مجاز قیادت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اوراد و وظائف اور مشاغل کے لیے اسی مرکزی مجاز شخصیت کی اجازت لازمی ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں شیخِ طریقت جسے اپنا روحانی جانشین مقرر کرے وہی مرکزی مجاز شخصیت ہوتی ہے۔ ورد وظائف کی اجازت کی مجاز بھی وہی شخصیت ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ باقاعدہ اجازت کے بغیر کوئی وظیفہ اور ورد کارگر نہیں ہوتا اور کوئی عمل پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا بلکہ الٹا نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ غلط طریقے اور اجازت کے بغیر ورد وظائف پڑھنے والے لوگ اکثر جسمانی اور دماغی عوارضات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس فقیر کو چونکہ سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ میں مذکورہ حیثیت حاصل ہے اس لیے یہ فقیر اس سلسلے کے تمام اوراد و وظائف اور اذکار و مشاغل کی اجازت دینے کا باقاعدہ مجاز ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو درج ذیل کسی وظیفے کی اجازت کی ضرورت پیش آئے تو وہ براہِ راست اس فقیر کی طرف رجوع کرے۔

فقیر عبدالحمید کامل سروری قادری

کلاچی، ڈیرہ اسماعیل خان

Scanned by CamScanner

شجرۂ طیبہ قادریہ سروریہ
(فارسی)

منم وابستۂ دامانِ مردِ عارف و کامل
فقیرِ سروری عبدالحمید صوفی و صافی
مرا نورِ محمدؒ نورِ احمدؒ مے بود کافی
دِگر صالح محمدؒ صفحۂ دل را کند صافی
غلام باھوؒ محمدہمؒ حسینم مے بود شافی
ولی سلطان باہوؒ پیر رحمانؒ بس بود کافی
جلیلؒ و ہم بقاؒ ستارؒ فتاحؒ نجم الدین یحییٰؒ
دگر جبارؒ رزاقؒ ہمیشہ شافی و وافی
شفیع غوث الاعظمؒ بوسعیدؒ و بوالحسنؒ کافی
ولی بوالفرحؒ واحدؒ نغمیؒ و شبلیؒ مرا شافی
جنیدؒ و سقطیؒ و معروفؒ و داؤدؒ و حبیب عجمیؒ
حسنؒ ہم حیدرؒ و احمدؒ محمدؒ شافی و وافی

رَحْمَتُہُ اللّٰہ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ٥

شجرۂ طیبہ قادریہ سروریہ
(اردو)

رحم کر یا ربّ محمد مصطفےٰ ﷺ کے واسطے
سیدِ کونین ، شاہِ دوسرا کے واسطے
والیٔ ملکِ ولایت حضرتِ مولا علیؓ
حضرتِ حسنینؓ آں آلِ عبا کے واسطے
حسن بصریؒ پیرِ کامل شاہ حبیب عجمی ولیؒ
حضرت داؤد طائیؒ با صفا کے واسطے
حضرتِ معروف کرخیؒ سری سقطیؒ شاہ جنیدؒ
شیخ شبلیؒ عبد واحد بے ریا کے واسطے
حضرت ابو الفرحؒ یوسفؒ بوالحسنؒ شیخِ جہاں
پیر میرانؒ بو سعیدؒ با وفا کے واسطے
شاہِ جیلاں غوثِ اعظم پیر میراں محی الدین
سید عبدالرزاقؒ با حیا کے واسطے

Scanned by CamScanner

سید عبدالجبارؒ و سید یحییٰ ولیؒ
نجم دینؒ و عبد فتاحؒ پر ضیا کے واسطے

سید عبدالستار و سید عبدالبقاء
سید عبدالجلیل رہنما کے واسطے

عبد رحماںؒ سید آلِ نبی خیرالورا
شیخِ کامل پیرِ باہوؒ با خدا کے واسطے

ولی محمدؒ پیر زادہ ولد او محمد حسینؒ
بعد ازاں حافظ محمدؒ با رضا کے واسطے

شاہ غلام باہوؒ ازاں صالح محمدؒ ولدِ او
نور احمدؒ شیخ، نور الہدیٰ کے واسطے

حضرت نورِ محمدؒ راہنمائے راہِ حق
کر ہمیں منظور بالا اولیا کے واسطے

مظہرِ نورِ محمد حضرتِ عبدالحمید
منزلِ عرفاں کے کامل پیشوا کے واسطے

شجرہ نسب حضرت فقیر نور محمد صاحب سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ

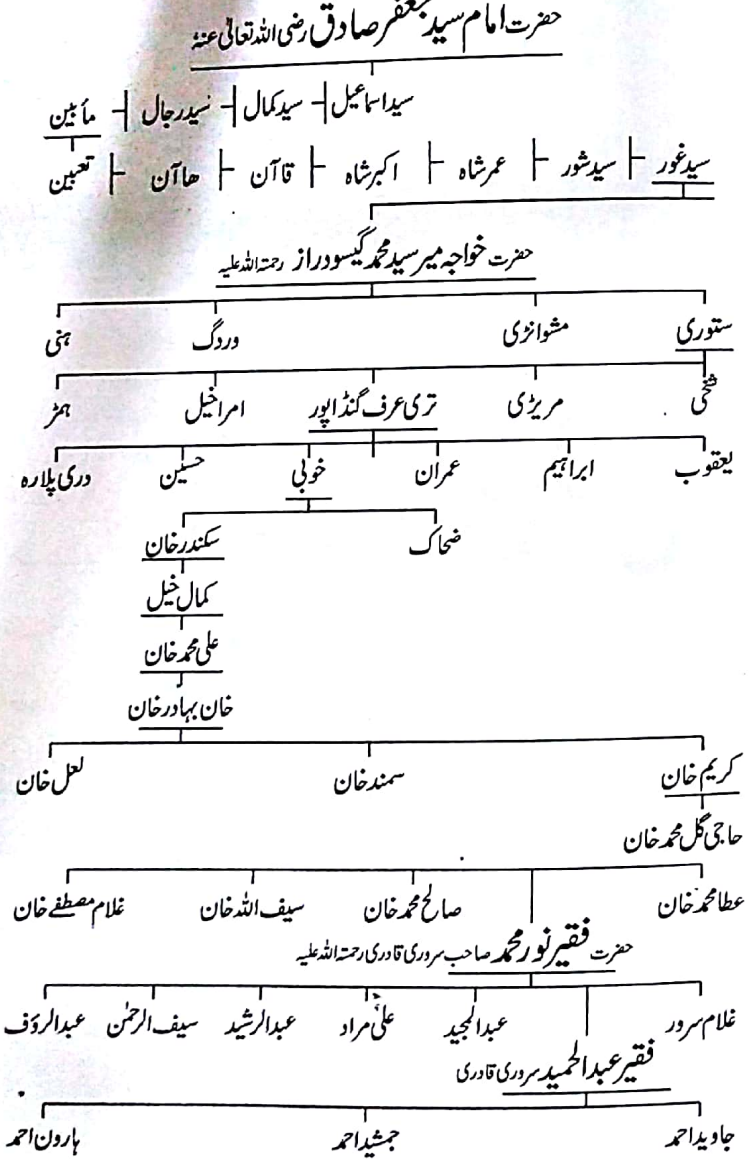

Scanned by CamScanner

وظائف ومشاغل

وظائف ومشاغل

ا۔ تصور اسم اللہ ذات:

سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ میں سب سے اہم ضروری اور متبرک شغل تصور اسم اللہ ذات کا ہے۔ اسی پر تمام لطائف کی زندگی کا دارومدار اور جملہ روحانی مقامات، درجات اور مراتب کے حصول کا انحصار ہے۔ اسی لیے اسی کو سرفہرست رکھا جاتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کی مشق کا سب سے بہتر وقت صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب یا چاشت تک ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحبِ تصور وضو کر کے پاک کپڑے پہنے اور کسی پاک جگہ مربع ہو کر بیٹھے اور ذیل کے کلام پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے: الحمد شریف، آیت الکرسی، چہار قل۔ ہر ایک تین دفعہ پڑھے۔ اس کے بعد درود شریف، استغفار، آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم، آیت واللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْن، کلمۂ تمجید، کلمۂ توحید اور کلمۂ طیب ہر ایک تین بار پڑھ کر سینے پر دم کرے اور اس کے بعد آنکھیں بند کر کے اسم اللہ ذات کو ماتھے پر اور اسم محمدؐ کو اپنے دل پر خیال اور تفکر کے ذریعے تحریر کرنے کی مشق کرے اور اس کے ساتھ پاس انفاس کا عمل بھی جاری رکھے۔

Scanned by CamScanner

۲۔ وِردسُورۂ مزمل شریف:

یہ سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ کا وظیفۂ خصوصی ہے اور اسے بہت اہمیت اور وقعت حاصل ہے۔ حضرت قبلہ فقیر صاحبؒ نے اسے کبھی قضا نہیں کیا۔ دعوت القبور کے لیے سورۂ مزمل سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ ظاہری، باطنی اور دینی و دنیوی مقاصد میں اس سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ استغنا، کشائشِ رزق اور تسخیرِ قلوب کے لیے بہت مؤثر ہے۔ اسے پڑھنے کا سب سے بہتر وقت تہجد کے بعد کا ہے۔ ورنہ صبح کی نماز کے بعد اس کو کم از کم گیارہ مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ اکتالیس مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ ہر بار سورۂ مزمل شروع کرنے سے پہلے اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو پڑھنا چاہیے۔ اس سے آدمی رجعت سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں خمیس کی رات یا دن کو مکمل خلوت کے اندر جلالی اور جمالی پرہیز کے ساتھ دو سو دفعہ روزانہ پڑھنا شروع کرے اور ہر روز پڑھنے سے پہلے غسل کرے، پاک لباس پہنے اور خوشبو لگائے اور پانچ روز خلوت کے اندر ایک ہزار کی تعداد پوری کرے۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ صبح کے وقت پڑھے۔

۳۔ وِرد اسمائے خمسہ (یَااَللّٰہُ، یَارَحْمٰنُ، یَارَحِیْمُ، یَاحَیُّ، یَا قَیُّوْم):

ان اسما کے پڑھنے میں عجیب و غریب برکات اور اثرات دیکھنے میں آئے ہیں۔ یہ ورد انسان کو دنیا اور آخرت میں بے نیاز اور لایحتاج بنا دیتا ہے۔ ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں روزانہ عشا کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ ان کو ملا کر پڑھنا چاہیے۔

۴۔ وِرد اسم یَا وَھَّابُ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ:

ان اسما کا ورد سعادتِ دارین کے لیے نہایت مؤثر اور کارگر ہے۔ اس سے دینی اور دنیوی حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ ان کو پڑھنے والا جملہ آفات اور مصائب سے محفوظ رہتا ہے اور لوگوں میں بہت جلد مکرم و معظم بن جاتا ہے۔ ان کو پڑھنے کی تعداد ایک ہزار اور عشا کی نماز کے بعد ان کو پڑھا جاتا ہے۔

۵۔ وِرد اسم یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِی:

یہ وِرد ظاہری اور باطنی غنا اور کشائشِ رزق کے واسطے بہت مؤثر اور کارگر ہے۔ اس کے پڑھنے سے آدمی بہت جلد مستغنی اور لایحتاج ہو جاتا ہے۔ ایک ہزار دفعہ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔

۶۔ وِرد اسم یَا سَطِیْعُ:

عملِ تسخیر اور دنیاوی حاجات کے لیے یہ اسم کیمیائے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی تعداد ایک ہزار ہے۔ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا چاہیے۔

۷۔ وِرد اسم یَا بُدُّوح:

یہ اسم محبت اور تسخیر کے واسطے بہت کارگر ہے۔ اس کے علاوہ اس کے وِرد سے انسان سے خوارقِ عادات اور کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ مگر اس کا عمل خطرات سے خالی نہیں۔ باقاعدہ اجازت اور براہِ راست نگرانی اور ہدایت کے بغیر اس

Scanned by CamScanner

کے پڑھنے سے بہت نقصان کا احتمال ہے۔ عشا کی نماز کے بعد دو ہزار چار سو اڑسٹھ دفعہ روزانہ اس کو پڑھا جاتا ہے۔

۸۔ وِردسورہ وَالضُّحیٰ:

اس کا وِرد کشائشِ روزگار اور استغنا کے لیے خصوصی طور پر بہت مؤثر اور مفید ہے۔ اس کو قبلہ حضورؒ نے عرفان میں درج نہیں کیا مگر خود پڑھا کرتے تھے اور مجھے بھی پڑھنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ اس سے کشائشِ رزق کے علاوہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور وہ گمراہی اور ضلالت سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور اس کی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔ اس کو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ ہر بار وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى دس مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔ گیارہویں بار سورہ پڑھتے وقت ان الفاظ کو نہیں دہرایا جاتا۔ اس طرح گیارہ دفعہ یہ سورہ مذکور اور ایک سو ایک مرتبہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔

۹۔ وِردسورہ اَلَمْ نَشْرَحْ:

صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا جاتا ہے اور ہر بار فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا دس دس مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔ گیارہویں مرتبہ سورہ پڑھتے وقت ان الفاظ کو صرف ایک ہی مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح گیارہ مرتبہ سورہ شریف اور ایک سو ایک مرتبہ ان کو وہ الفاظ ادا ہو جاتے ہیں۔ اس کے فوائد بھی

سورہ والضُّحیٰ کی طرح ہیں۔ اگر صبح کی نماز کے بعد ان دونوں سورتوں کو ایک ساتھ مذکورہ طریقے سے پڑھا جائے تو زیادہ مؤثر ہے اور مقصد جلد پورا ہو جاتا ہے۔ اس کی ترکیب بھی 'عرفان' میں درج نہیں۔ میں محض ارادت مندوں کے مفاد کی خاطر اسے ظاہر کر رہا ہوں۔

۱۰۔ وِردقصیدہ غوثیہ شریف:

جو شخص صدقِ دل و اخلاص اور ادب و احترام سے یہ قصیدہ پڑھتا ہے حضرت پیر دستگیر محبوبِ سبحانی کی روحانیت اپنے بلند مقام سے پڑھنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اسی اعلیٰ ترین مقام کی شان اور اسی پاک منزل کی کیفیت اس پر وارد اور نازل ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد اپنی دلی مراد پا لیتا ہے اور اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مغرب یا عشا کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ دفعہ اخلاص یعنی قل شریف پڑھیں اور سلام پھیر کر اس دوگانے کا ثواب ارواحِ مقدسہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و اصحاب کبار و آلِ اطہار، چہار یار و پنجتن پاک خصوصاً روحِ پاک حضرت قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کو بخشیں۔ بعدہٗ تین دفعہ درود شریف پڑھیں اور گیارہ دفعہ "یا حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاءً لِلّٰہ اُمْدُدْنِی فِی سَبِیْلِ اللّٰہ" پڑھیں۔ اس کے بعد تین بار قصیدہ غوثیہ شریف پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ صرف ایک مرتبہ مغرب یا عشا کی نماز کے بعد پڑھیں۔

Scanned by CamScanner

۱۱۔ وِردِ رسالہ رُوحی شریف:

یہ وِرد جملہ روحانی رجعتوں اور باطنی آفات سے نجات پانے کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طالب زندہ دِل اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ یہ رسالہ طالبِ مولیٰ کے لیے ایک بہترین اور آسان ترین وسیلہ ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو پڑھنا شروع کریں۔ پڑھنے سے پہلے دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ یعنی الحمد شریف کے سورہ اخلاص یعنی قل شریف سات دفعہ پڑھیں۔ بعدۂ سلام پھیر کر اس کا ثواب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ و آپؐ کے اصحاب کبار خصوصاً سات سلطان الفقراء کی ارواحِ مقدسہ کو بخشیں۔ بعدۂ اوّل آخر سات دفعہ درود شریف پڑھ کر بیچ میں ایک دفعہ رسالہ روحی شریف پڑھیں اور اس طرح اس کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ رسالہ روحی شریف اور قصیدہ غوثیہ شریف کتاب سلطان الاوراد میں درج ہیں۔

۱۲۔ وِرد دعائے سیفی شریف:

فقیر عامل اس وقت تک صاحبِ لفظ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دعائے سیفی کا وِرد کسی بزرگ ولی اللہ کی قبر کے پاس نہ کرے۔ اس کے پڑھنے والے کے پاس مؤکلات حاضر ہو کر اس کے ظاہری و باطنی اور دینی و دنیوی کاموں میں امداد کرتے ہیں۔ اس کے بعد کوئی کام مشکل نہیں رہتا اور اس کی ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے بعد ایک دفعہ سورۂ یٰسٓ شریف پڑھ کر ایک دفعہ دعائے سیفی شریف پڑھیں۔ اس طرح روزانہ پڑھیں۔

۱۳۔ وِرد صلوٰۃ الکبریٰ:

یہ ورد شریف بارگاہِ حضرت رسالت مآب ﷺ تک رسائی اور بازیابی کا بہترین وسیلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا آسان ذریعہ ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب پہلے وضو کر کے دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ سے وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ تک اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ نصر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ہر ایک تین دفعہ پڑھے۔ بعدۂ سورۂ مزمل ایک دفعہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت رسالت مآب ﷺ اور آپؐ کی آل و اصحاب کو بخشے۔ بعدۂ ادب و تعظیم اور خشوع و خضوع اور حضورِ دل کے ساتھ درود صلوٰۃ الکبریٰ شریف پڑھے۔

دعائے سیفی اور درود صلوٰۃ الکبریٰ کتاب 'مخزن الاسرار و سلطان الاوراد' میں درج ہیں۔

۱۴۔ عمل دعوتُ القبور:

اس عمل کا پڑھنا عامل کامل اور منتہی سالکوں کا کام ہے۔ اس سے جو ظاہری اور باطنی اور دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ اس سے مشکل ترین مہمات اور ناقابلِ تسخیر معرکے آسان اور سہل ہو جاتے ہیں ناممکن اور ناقابلِ حل عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ تفصیل کے لیے عرفان (حصہ دوم) ملاحظہ کیجیے۔ یہ عمل خصوصی اجازت کے بغیر ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے ناقابلِ تلافی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو کسی بزرگ، ولی، شہید یا غوث و قطب کی قبر پر جاوے اور روحانی اہلِ قبر پر مسنون طریقے سے

Scanned by CamScanner

سلام کہے۔اس کے بعد اہلِ قبر کے حق میں درود شریف اور فاتحہ پڑھے۔اس کی ترکیب یہ ہے کہ اوّل درود شریف پھر فاتحہ یعنی الحمد شریف اور پھر درود شریف ایک ایک بار پڑھے۔اس کے بعد سورۂ اخلاص یعنی قل شریف تین بار پڑھ کر اس کا ثواب روحانی کو بخشے۔پھر قبر کے اردگرد اذان پڑھے۔قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف پھرتا ہوا اذان پڑھنا شروع کرے اور پھر سرہانے آ کر ختم کر دے۔بعدہٗ روحانی کو مخاطب کر کے یہ الفاظ کہے: "یَا عَبْدَاللّٰہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ اُمْدُدْنِی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ"۔اس کے بعد قبر کے پاس بیٹھ کر جس قدر سورہ مزمل شریف پڑھ سکے پڑھے۔گیارہ دفعہ یا اکیس دفعہ یا زیادہ سے زیادہ اکتالیس دفعہ۔اس کے بعد مراقبہ کرے یا نزدیک کہیں سو جائے۔انشاءاللہ روحانی اوّل تو مراقبے کے اندر ملاقی ہوگا ورنہ خواب میں مل کر تمام مشکلات حل کر دے گا۔

۱۵۔شغل پاس انفاس:

یہ پاک شغل مشق تصور اسم اللہ ذات اور مشق تصور اسم **محمدؐ** کے دوران کیا جاتا ہے۔تصور کے علاوہ بھی عام کام کاج کے دوران اگر اسے جاری رکھا جائے تو موجبِ برکت اور باعثِ ثواب ہے۔پاس انفاس کا طریقہ ہے کہ جب سانس اندر کھینچے تو دل میں لب ہلائے بغیر لفظ **اَللّٰہُ** کہے اور جب سانس باہر نکالے تو دل میں خیال کے ساتھ لفظ ھُو کہے۔مشق تصور اسم اللہ ذات کے وقت اللہ ھُو کا پاس کرنا بہت مؤثر ہے اور مشق تصور اسم **محمدؐ** کے ساتھ سانس اندر لیتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے اور سانس باہر نکالتے وقت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

کہے۔کلمۂ طیب کا پاس انفاس بھی اسی طرح کیا جاتا ہے کہ سانس اندر لیتے وقت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے اور سانس باہر نکالتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے۔پاس انفاس کا شغل ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے وقت جاری رکھا جا سکتا ہے۔

۱۶۔شغل نفی اثبات:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب سانس اندر کی طرف کھینچا جائے تو دِل میں خیال کے ساتھ لَآ اِلٰہ کہے اور جب سانس باہر نکالا جائے تو اِلَّا اللّٰہ کہے اور جب اس شغل کو ختم کرے تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہہ کر ختم کرے۔اس کو بھی مشقِ تصور اسم اللہ ذات کے وقت جاری رکھا جاتا ہے اور بہت مؤثر اور کارگر ہے۔مشقِ تصور کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی اس کو جاری رکھنا سعادتِ دارین اور عظیم ثواب کا باعث ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

Scanned by CamScanner

ذکر قادریہ
سروریہ

اس ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ ذکر کرنے والے ایک حلقے کی صورت میں بیٹھ جائیں اور ایک خوش آواز شخص کھڑا ہو کر ذِکر کا ایک ایک حصہ بلند آواز سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھے اور باقی حاضرین اس کے ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں۔

شروع

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

پہلا دور

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ	۲۱ بار
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ	۳ بار
یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ	۱۱ بار
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ	۱۱ بار

دوسرا دور

صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	۱۱ بار
صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	۱۱ بار
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ	۱۱ بار
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ	

Scanned by CamScanner

وَسَلِّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه ۱۱ بار

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ ۱۱ بار

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ۱۱ بار

تیسرا دور

يَا عَلِيُّ الْمُرْتَضٰى يَا عَلِيُّ مُشْكِلُ كُشَا ۱۱ بار

يَا حضرت شيخ سيّد عبدالقادر جيلانى اَمْرُ اللّٰه ۱۱ بار

يَا حضرت شيخ سيّد عبدالقادر جيلانى نُوْرُ اللّٰه ۱۱ بار

يَا حضرت شيخ سيّد عبدالقادرجيلانى غَوْثُ اللّٰه ۱۱ بار

يَا حضرت شيخ سيّدعبدالقادرجيلانى قُطْبُ اللّٰه ۱۱ بار

يَا حضرت شيخ سيد عبدالقادر جيلانى شَيْءًا لِلّٰه ۱۱ بار

چوتھا دور

حق باهو حق باهو حق باهو حق باهو ۱۱ بار

اللّٰه هو اللّٰه هو اللّٰه هو اللّٰه هو ۱۱ بار

ياهو ياهو ياهو ياهو ۱۱ بار

پانچواں دور

حَسْبِىَ رَبِّى جَلَّ اللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰه ۱۱ بار

مَافِىْ قَلْبِىْ غَيْرَ اللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰه ۱۱ بار

نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَى اللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰه ۱۱ بار

آخر دعا

طریقہ ختم غوثیہ قادریہ

Scanned by CamScanner

طریقہ ختم غوثیہ قادریہ

یہ طریقہ حضرت قبلہ فقیر صاحبؒ نے خود تحریر فرمایا ہے۔ اسی پر آپؒ کا عمل رہا ہے۔ اس سے بے شمار دینی و دنیوی اور روحانی فوائد اور برکات کا حصول ہوتا ہے۔

ایک سو گیارہ (۱۱۱) دانے یا سنگریزے لے کر ان پر حسب ذیل کلام پڑھیں:

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْھِمْ ۔ ۱۱۱بار (ایک سو گیارہ)

الحمد شریف	۱۱۱بار
سورہ الم نشرح	۱۱۱بار
قل ھو اللّٰہ شریف	۳۳۳بار
سورہ الم نشرح	۱۱۱بار
الحمد شریف	۱۱۱بار
درود شریف	۱۱۱بار

اس کے بعد اس ختم شریف کا ثواب شیخِ حلقہ کو تمام پڑھنے والے بخشیں۔ پڑھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو شیخِ حلقہ بنا دیا جاتا ہے اور شیخِ حلقہ اس ختم کا ثواب حسب ذیل طریق پر اپنے بزرگوں کو بخشے:

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ ثَوَابَ ھٰذِہِ الْخَتَمِ الشَّرِیْفِ وَ ذَکَرَاتُ اللَّطِیْفِ ھَدِیَّۃً مِّنَّا اِلٰی قَمَرِ التَّمَامِ مِصْبَاحِ الظُّلَامِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

خُصُوْصاً اِلٰی اَرْوَاحِ اُمَرَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانِ بْنِ عَفَّانَ وَ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی وَالْفَاطِمَۃُ الزَّھْرَا وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ الْمُجْتَبٰی وَالْحَمْزَۃَ وَالْعَبَّاسِ وَخَدِیْجَۃِ وَ عَائِشَۃِ وَالْعَشَرَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ وَسَائِرِ الصَّحَابَۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن۔

خَصُوصاً اِلٰی رُوحِ قُطْبِ رَبَّانِیْ غَوْثِ صَمَدَانِی قِنْدِیْلِ نُوْرَانِیْ شَھْبَازِ لَامَکَانِیْ حَضْرت شَیْخ سَیِّد عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِی قُدِّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْز وَ نُوْرُ اللّٰہِ ضَرِیْحَۃُ وَاِلٰی اَرْوَاحِ اٰبَائِہٖ وَاُمَّھَاتِہٖ وَاَجْدَادِہٖ وَجَدَّاتِہٖ وَاَجْوَانِہٖ وَاِخْوَاتِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَخُلَفَائِہٖ وَطُلَّابِہٖ وَ مُرِیْدَانِہٖ وَاَحِبَّائِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ بَعْدَ اِلٰی رُوحِ سُلْطَانُ الْعَارِفِیْن بُرْھَانُ الْوَاصِلِیْن مُقْتَدَاءِ کَامِلِیْن فَنَافِیْ عَین ذَاتِ یَا ھُوَ حَضْرَت شَیْخ سُلْطَانْ بَاھُو قُدِّسَ سِرَّہُ الْعَزِیْزُ وَنَوَّرَ اللّٰہُ ضَرِیْحَۃِ وَاِلٰی اَرْوَاحِ اٰبَائِہٖ وَاُمَّھَاتِہٖ وَاَجْدَادِہٖ وَجَدَّاتِہٖ وَاِخْوَانِہٖ وَاِخْوَاتِہٖ وَجَمِیْع اَقْرِبَائِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وخُلَفَائِہٖ و مُرِیْدَانِہٖ وَطُلَّابِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

ثُمَّ بَعْدَاِلٰی اَرْوَاحِ

Scanned by CamScanner

(یہاں شجرہ طیبہ قادریہ سروریہ پڑھے)

مرا نُورِ محمد نورِ احمدؒ مے بود کافی
دِگر صالحؒ محمدؒ صفحۂ دِل را کند صافی
غلام باہوؒ محمدؒ حسینم مے بود شافی
ولی سُلطان باہوؒ پیر رحمانؒ بس بود کافی
جلیلؒ وہم بقاؒ ستارؒ فتاحؒ نجم الدینؒ یحییٰؒ
دِگر جبّارؒ رزّاقمؒ ہمیشہ شافی و وافی
شفیع غوث الاعظمؒ بُوسعیدؒ و بُوالحسنؒ کافی
ولی بُوالفرحؒ واحدؒ نغمیؒ و شِبلیؒ مرا شافی
جنیدؒ وسقطیؒ و معروفؒ داؤدؒ و حبیبؒ عجمی
حسنؒ ہم حیدرؒ و احمد محمدؒ شافی و وافی

ثُمَّ بَعْدَ اِلٰی اَرْوَاحِ اٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَجْدَادِنَا وَجَدَّاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاِخْوَاتِنَا وَاَوْلَادِنَا وَالْاَسَاتِذَنَا وَالْمَشَائِخِهٖ وَلِمَنْ لَّهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَالْجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُومِنَاتَ وَالْمُسلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُم وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَقَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَصلَّى اللّٰهُ تَعالٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

گویم ز کمالِ تو چہ غوث الثقلینا
محبوبِ خدا ابنِ حسنؓ آلِ حسینا
سر در قدمت جملہ نہاوند و بگفتند
تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰہُ عَلَيْنَا
نانا ترا محمد ﷺ دادا ترا علیؓ ہے
اے دستگیرِ عالم تجھ سا نہ کوئی ولی ہے
تجھ پاک نام نسبت لاکھوں بلا ٹلی ہے
دہشت سے تیرے سگ کی شیروں کی بے کلی ہے
سگِ درگاہِ میراں شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

مدد یا شاہِ جیلانی، مدد یا غوثِ صمدانی، مدد یا قطبِ ربانی۔

بعدہٗ اپنی حاجات کے لیے دعا مانگے۔

اس کے بعد یا حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیاءً لِلّٰہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) بار پڑھ کر اپنی حاجات کے لیے دعا مانگی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَفْرِغْنِی لِمَا خَلَقْتَنِی لَهٗ وَلَا تَشْغِلْنِیْ بِمَا تَكَفَّلْتَ بِهٖ وَلَا تَحَرَّمْنِیْ وَ اِنَّا اَسْئَلُكَ وَلَا تُعَذِّبْنِی اِنَّا اَسْتَغْفِرُلَكَ ۔

Scanned by CamScanner

دعا

(یہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کو تلقین فرمائی تھی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِی مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

اگر ایصالِ ثواب کی اس قدر لمبی عربی عبارت نہ پڑھی جا سکے یا کوئی نہ پڑھنا چاہے تو آسانی اور سہولت کی خاطر اپنی زبان میں حضرت محمد ﷺ سے لے کر اپنے بزرگوں تک کا نام لے کر دعا مانگے کہ اے اللہ اس ختم شریف کا ثواب ان تک پہنچا۔

ایصالِ ثواب کی دعا یوں مانگے:

بارِالٰہا! اس ختم شریف کا ثواب سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی روحِ مقدسہ کو پہنچا۔ اے اللہ! اس کا ثواب حضور ﷺ کے طفیل تمام انبیائے کرام، اہلِ بیت، حسنین شہیدین، خلفائے راشدین اور اصحابِ کبار کو پہنچا۔ اے اللہ! اس کا ثواب تمام اولیائے کرام خصوصاً حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز، سلطان العارفین حضرت شیخ سلطان باھو قدس اللہ سرہ العزیز اور سلطان الفقراء حضرت فقیر نور محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کو پہنچا۔ اے اللہ! اس کا ثواب تمام صلحا، شہدا، مومنوں اور نیک مسلمانوں کی ارواح تک پہنچا۔

ایصالِ ثواب کے بعد تمام حاضرین کے حق میں دعا مانگے اور پھر ختم شریف کی مٹھائی اور تبرک تقسیم کر دیا جائے۔

دعائے سیفی کے اشارات

Scanned by CamScanner

دعائے سیفی پڑھتے وقت بعض مقامات پر اشارات کرنے پڑتے ہیں اور وہ مقامات پانچ ہیں۔ان مقامات پر ٹھہر کر کچھ اسما پڑھنے پڑتے ہیں جن سے ان دعاؤں کا اثر زیادہ ہو جاتا ہے۔اور وہ مقامات یہ ہیں:

پہلا اشارہ: ابتدا میں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اس جگہ ٹھہر کر تین بار یَا فَتَّاحُ پڑھیں۔

دوسرا اشارہ: اِذَآ اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن۔ یہاں ٹھہر کر تین بار یَابَاسِطُ پڑھیں۔

تیسرا اشارہ: کَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ہے۔یہاں ٹھہر کر تین بار یَا لَطِیْفُ پڑھیں۔

چوتھا اشارہ: بِالْعِزِّ وَالْعُلَآءِ کا ہے۔یہاں ٹھہر کر تین بار یَا عَزِیْزُ پڑھیں۔

پانچواں اشارہ: مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ پر ہے۔یہاں ٹھہر کر تین بار یَا وَھَّابُ پڑھیں۔

اس کے علاوہ جہاں جہاں حسبِ حاجت دعائیہ الفاظ آجائیں مثلاً وَانْصُرْنِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ اور پڑھنے والے کو دشمن پر فتح مطلوب ہو تو وہاں شہادت کی انگلی کھڑی کر دیا کریں جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کا دعا یہی ہے۔

میرے معمولہ تعویزات

Scanned by CamScanner

ہر کام، ہر حاجت اور ہر مشکل کے لیے ایک جامع تعویذ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ [1]

لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہ

.....☆.....

نرینہ اولاد کے لیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

رَبِّ لَاتَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۚ

رَبِّ لَاتَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۚ

رَبِّ لَاتَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۚ [2]

.....☆.....

۱۔ البقرہ : ۲۵۵

۲۔ الانبیاء: ۸۹

جائز محبت کے لیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَاَلۡقَیۡتُ عَلَیۡکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیۡ ۚ

وَاَلۡقَیۡتُ عَلَیۡکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیۡ ۚ

وَاَلۡقَیۡتُ عَلَیۡکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیۡ ۚ [1]

.....☆.....

ایک برتن میں پانی لے کر پئیں اور دل میں سات بار اسم یَـــابَـــدُّوح پڑھیں۔ پھر پانی منہ میں لے کر برتن میں کلی کر دے اور یہ پانی جس کو پلائے وہ محبت میں دیوانہ ہو جائے۔

.....☆.....

ہر مرض اور بیماری کے لیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ ۙ

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ ۙ

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ ۙ [2]

۱۔ طٰہٰ: ۳۹

۲۔ الشعراء: ۸۰

Scanned by CamScanner

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ [1]

—☆—

کاروبار اور روزگار کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ [2]

—☆—

خیر و برکت کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

—☆—

۱۔ الاسراء: ۸۲

۲۔ الجمعۃ: ۱۱

فتح نامہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ [1]

—☆—

نظرِ بد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

—☆—

۱۔ الصف: ۱۳

Scanned by CamScanner

آسیب، جادو اور کالے علم کے توڑ کے لیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اللہ للہ لہ ھو محمدؐ فقر

اللہ للہ لہ ھو محمدؐ فقر

اللہ للہ لہ ھو محمدؐ فقر

.....☆.....

چوری مال یا گمشدہ آدمی کی بازیابی کے لیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۔ [1]

.....☆.....

دختر کی شادی کے لیے:

چاندی کی چھوٹی سی تختی بنالیں اور اس کے دونوں طرف اسم علی کندہ کروا لیں اور لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔

.....☆.....

[1] البقرۃ: ۱۵۶

گھر سے بھاگے ہوئے اور گمشدہ کے لیے:

ا ل ر ح م ا ن (الرحمٰن) کو کاغذ پر سات مرتبہ لکھ لیں۔ اور بھاگے ہوئے یا گمشدہ کا نام لکھ لیں اور اس کا تعویذ باندھ لیں اور اسے اپنے گھر کے کسی کونے میں دفن کر کے اوپر پتھر رکھ دیں۔ اس طرح:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

ا ل ر ح م ا ن ا ل ر ح م ا ن

ا ل ر ح م ا ن ا ل ر ح م ا ن

ا ل ر ح م ا ن ا ل ر ح م ا ن

ا ل ر ح م ا ن (یہاں بھاگے ہوئے کا نام لکھ کر "باز آید" لکھیں)

اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (البقرۃ:۱۵۶) کھلا پڑھیں، جتنا ہو سکے۔ گمشدہ واپس آجائے گا۔

یا خالص لوہے کے تالے پر پوری الحمد اللہ ۲۱ بار پڑھیں اور بھاگے ہوئے یا گم شدہ کا نام لے کر تالے پر پھونک مار کر بند کر دیں اور چابی اپنے پاس رکھ لیں اور تالے کو پانی سے بھری ہوئی ہانڈی میں ڈال کر ہانڈی کو آگ پر سات دن تک رکھیں، ہلکی آنچ ہو۔

.....☆.....

Scanned by CamScanner

اگر کوئی شے گم ہو جائے یا کوئی آدمی گم اور لاپتہ ہو جائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (البقرۃ: ۱۵۶) کثرت سے پڑھیں تو گمشدہ آدمی کے ملنے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

—☆—

تعویذ نظرِ بد کے لیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ع

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ع

وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ع [1]

یہ جملہ ہر بیماری کے لیے مجرب ہے۔ مقامِ مرض پر ہاتھ رکھ کر اسے تین بار پڑھ کر دم کیا جائے۔

—☆—

[1] المائدۃ: ۶۷

سرکش اور نافرمان بچوں کے لیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ [1]

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

اس تعویذ کو چمڑے میں سی کر بچے کے سرہانے میں ڈال دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے درج ذیل آیت کا دم کرتے رہیں:

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۝ (آمین)

—☆—

[1] الفاتحۃ: ۶

[2] الفاتحۃ: ۶، ۷

Scanned by CamScanner

میرا دم

میں جو دم کرتا ہوں وہ یہ ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ [1]

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؕ

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ [2]

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۙ [3]

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ؕ [4]

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ ؕ [5]

۱۔ الاسراء: ۸۲ ۲۔ الانعام: ۱۳

۳۔ الشعراء: ۸۰ ۴۔ الاخلاص: ۱ تا ۴

۵۔ یٰسٓ: ۵۸

Scanned by CamScanner

مکتوباتِ کامل

مکتوب نمبر 1: بنام کاشف مجید، شیخوپورہ

مخلصم کاشف مجید سلمہٗ

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ خواب جتنا بھی بھیانک اور تکلیف دہ کیوں نہ آئے اس کی تعبیر اچھی کرنی چاہیے اور جو بھی اچھی تعبیر کی جائے اُس کا ریزلٹ اسی طرح آتا ہے۔ ایک شخص نے بڑا خوفناک خواب دیکھا کہ وہ قرآن پاک پر پیشاب کر رہا ہے۔ بایزید بسطامیؒ سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے اسے بتایا پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں تمہاری اولاد حافظِ قرآن بنے گی۔ اور اس خواب کا نتیجہ یہی نکلا کہ اس کی ساری اولاد حافظِ قرآن بن گئی۔ خلیفہ ہارون الرشید کی بیگم زبیدہ نے خواب دیکھا کہ پوری قوم کے لوگ اس کے پاس آ کر اُس سے جماع کر رہے ہیں۔ بہت پریشان ہوئی۔ ایک بزرگ سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ بہت مبارک خواب ہے تمہارے ہاتھوں کوئی ایسا کام ہوگا کہ پوری قوم اس سے فیض یاب ہوگی اور زبیدہ نے ایک نہر بنوائی جو نہر زبیدہ کے نام سے مشہور ہوئی اور پوری قوم اُس سے فیض یاب ہوئی اور فیضاب ہو رہی ہے۔

تمہارا خواب بھی پریشان کن نہیں ہے۔ مسلمانوں نے سنتِ رسول ﷺ اور پیروئ رسول ﷺ کو چھوڑ دیا ہے اور سنتِ رسول ﷺ کا شیرازہ بکھر گیا ہے جو تمہیں خواب میں حضور ﷺ کا سرِ مبارک حضور ﷺ کے جسم مبارک سے جدا نظر آیا اور تم اس

Scanned by CamScanner

فکر میں سرِ مبارک کو حضور ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ ملانے اور رکھنے کی فکر میں ہو مگر کامیاب نہیں ہو رہے اور حضور ﷺ کی کھوپڑی مبارک کو چیونٹیاں چمٹنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں نے سنّتِ رسول ﷺ کی پروا نہ کرتے ہوئے اسکے ساتھ کبیرہ گناہوں کو شامل کر دیا ہے۔ کراچی میں کچھ لوگ مردہ لڑکیوں کو قبروں سے نکال کر ان کے بے حرمتی کرتے رہے۔ بھکر کے قریب کچھ لوگ مردے نکال کر ان کا گوشت کھاتے رہے۔ چھوٹی بچیوں کے ساتھ زیادتیاں کر کے انہیں قتل کر دیا جاتا ہے۔ اور بھی جتنے برے اور گناہ کبیرہ ہیں وہ مسلمان کر رہے ہیں۔ تمہیں اسکی فکر ہے اور تمہیں یہ منظر اس خواب کی صورت میں دکھایا گیا ہے۔ اللہ تمہیں اپنے نیک مقصد میں کامیابی بخشے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

30 دسمبر 2001ء

مکتوب نمبر 2: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ

مخلصم حکیم محمد رفیع صاحب

السلام علیکم:

آپ کا خط موصول ہوا۔ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے آپ کو جو روحانی واقعہ پیش آیا اسے نفسیاتی ماہرین اور پیرا سائیکالوجسٹس کی نظروں سے نہ دیکھیں۔ یہ خود ترغیبی اور خود تنویمی کے عمل کا نتیجہ بھی نہیں تھا۔ بلکہ اسلامی تصوف کے مطابق یہ کشف القبور کا واقعہ تھا اور صحیح تھا اور ان بزرگوں نے جو کچھ بتایا وہ درست تھا۔ اگر آپ اسے سائیکالوجی اور پیرا سائیکالوجی کے پیمانوں سے ناپیں گے تو بھٹک جائیں گے۔ سائیکالوجسٹ تو وحی اور جبریل کے وجود کو بھی قوتِ متخیلہ کا کرشمہ اور خود ترغیبی اور خود تنویمی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ انسانی نفسیات کا مسئلہ بہت تہ در تہ، الجھا ہوا اور نہایت پیچیدہ ہے۔ اسے صحیح طور پر سمجھنا اور اس کا درست ادراک کرنا بہت مشکل ہے۔

اصل اور بنیادی چیز عقیدہ اور یقین ہے۔ یہی عقیدہ اور یقین مختلف صورتوں اور شخصیات کی شکل میں نظر آتا ہے۔ یہی عقیدہ اور یقین بتوں اور اصنام کو عرش و کرسی پر جلوہ کرتے دکھاتا ہے۔ یہی عقیدہ اور یقین کرشن مراد جی اور شاما کو آسمانی رفعتوں پر بنسی بجاتا ہوا اور رادھا کے ساتھ گوپیوں کے جھرمٹ میں رنگ و نور میں نہاتا ہوا دکھا دیتا ہے۔ جن کے ساتھ عقیدت ہو جائے وہ چاہے بے اصل ہی کیوں نہ ہوں خیالات، خوابوں اور مراقبوں میں عقیدہ اسی کو حسن و جمال اور نور میں متشکل کر کے دکھا

Scanned by CamScanner

دیتا ہے۔ ہندوؤں کو دیوی دیوتا اور بت، مسیحیوں کو اپنے بزرگ اور جدید مغربی معاشرے میں جنات، ارواح اور خلائی مخلوق کے جلوے اسی عقیدے اور یقین کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ اور عقیدہ اور یقین اٹھ جائے تو انبیا بھی عمومی کمزور انسانی شکل میں نظر آتے ہیں اور خود خدا بھی زمینی پستیوں کا مکین نظر آنے لگتا ہے۔

آپ نے مجھے جس حالت میں دیکھا وہ محض پریشان خوابی ہی تھی۔ ایسے خواب درخورِ اعتنا نہیں سمجھے جاتے اور ان کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے خواب دیکھ کر لاحول پڑھنا چاہیے۔ ایسے شیطانی خواب اور خیالات اولیا اور انبیا اور خود خدا کے متعلق بھی دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحیح رہنمائی فرمائے اور نیک و بد میں امتیاز کرنے کی توفیق ارزانی کرے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

29 مئی 2008ء

مکتوب نمبر 3: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ

مخلصم حکیم محمد رفیع صاحب

السلام علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔ گنگا دھرس دوائی ابھی تک میں نے استعمال نہیں کی۔ ویسے میں نے افیون شامل مرکبات استعمال کی ہیں۔ ان سے عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ آج کل میں ہومیو پیتھک دوائی آرسینک Alb استعمال کر رہا ہوں۔ اس سے کافی فائدہ ہے۔ پندرہ دن بعد صرف ایک خوراک استعمال کرنی پڑتی ہے اور Alb کا مطلب ہے دس لاکھ کی پوٹینسی۔ علم طب میں آپکی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی معلومات کافی وسیع ہیں۔ آپ کی روحانیت صحیح سمت میں چل رہی ہے اور آپکے مشاہدات صحیح ہیں۔ ٹی وی بند کرنے کا معاملہ عجیب بھی ہے اور نہیں بھی۔ ہو سکتا ہے کہ آپ مشقِ تصور میں محو تھے اور اسی کیفیت میں باہر جا کر ٹی وی بند کر دیا ہو اور آپ کو یاد نہ رہا ہو کیونکہ آپ مشق میں استغراقی کیفیت میں تھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا کوئی باطنی وجود باہر جا کر ٹی وی بند کر آیا ہو اور گھر والوں نے اسے دیکھ لیا ہو۔ گریہ والی کیفیت بہت اچھی ہے۔ اس سے دل میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اور روحانی کیفیات وصول کرنے کی صلاحیت اجاگر ہوتی ہے۔ اسے جاری رکھیں۔ یہ ایک منزل ہے۔ جب آپ اس منزل سے گزر جائیں گے تو یہ کیفیت خود بخود ختم ہو جائے گی اور اس میں کوئی نقصان نہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

19 اگست 2005ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر4: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ

مخلصم حکیم محمد رفیع صاحب

السلام علیکم!

آپ کا اشکوں، آہوں اور سسکیوں سے لبریز خط موصول ہوا۔ آپ نے اپنے دل وجان سے عزیز اکلوتے بیٹے کی جدائی کے سارے غم واندوہ، اپنے لختِ جگر کے فراق کے تمام دکھ درد اور اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کے ہجر کی پوری حسرتیں اور ارمان لرزتے ہوئے الفاظ کی صورت میں صفحۂ قرطاس پر بکھیر کر مجھے بھیج دیئے۔ میری حساس طبیعت پر اس کا بہت ہی گہرا اثر ہوا۔ میری آنکھیں بھی پُرنم ہوگئیں اور پلکیں بھیگ گئیں۔ عزیزوں کی جدائی اور ہجر وفراغ کا غم ناقابلِ برداشت ہوتا ہے۔ اُجڑے گھروں کو بسانے اور خالی گودوں کو بھرنے والا مہربان اور غفور الرحیم رب آپکے پورے خاندان کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور صبر کی توفیق بخشے۔ آپ نے اپنے بیٹے کا جو نوحہ تحریر کیا ہے وہ درد والم کا ایک مرقع ہے۔ اللہ کرے آپ کو جدائی کا غم اور احساس زندہ رہنے کی سکت عطا کرے۔ نوحہ بالکل درست ہے۔ تصحیح کی ضرورت نہیں۔ اسے خوشخط لکھوا کر فریم کے ذریعے محفوظ کرلیں۔

دعا گو، شریکِ غم

فقیر عبدالحمید سروری

12 دسمبر 2007ء

مکتوب نمبر5: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ

مخلصم حکیم محمد رفیع صاحب

السلام علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔ سلطان باھوؒ نے تو یہ لکھا ہے کہ جو طالب قادری مرید کسی دوسرے طریقے کی طرف رجوع کرے وہ سلب ہوجاتا ہے۔ مگر آپ نے تو چشتی طریقے سے قادری طریقے کی طرف رجوع کیا ہے۔ آپ اس زد میں ہرگز نہیں آتے۔ قادری طریقہ سب سے افضل ہے۔ دوسرے طریقے والا اگر قادری طریقے کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ سلب ہرگز نہیں ہوتا۔ اپنے رسوم جاری رکھیں اور ان میں شرکت کریں۔ کوئی فرق اور نقصان نہیں ہوتا۔ میں انشاء اللہ اپنی دعاؤں میں ہمیشہ آپ کو یاد رکھوں گا۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

22 نومبر 2006ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر6: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ

مخلص حکیم محمد رفیع صاحب

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نیک ارادوں اور مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آپ سورۂ کوثر ایک سو دفعہ بعد از نمازِ عشا پڑھ لیا کریں۔ سورۂ کوثر میں کہا گیا ہے کہ ہم نے آپؐ کو کثرت کے ساتھ اور کثیر تعداد میں نعمتیں عطا کی ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کو بھی کثیر تعداد میں نعمتیں عطا ہوتی ہیں اور اس کے دشمن زیر اور مغلوب ہوتے ہیں۔ اور مشق تصور اسم اللہ ذات بھی جاری رکھیں۔ اپنے شاگردِ رشید قیس بن یوسف سے دعا اور سلام کہیں اور عابد حسین شاکر صاحب سے بھی دعا اور سلام۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

16 نومبر 1998ء

مکتوب نمبر7: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ

مخلص حکیم محمد رفیع صاحب

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ اگر آپ مشق تصور اسم اللہ ذات کر رہے ہیں یا کوئی بھی وظیفہ پڑھ رہے ہیں تو یہ جانور جو خواب میں نظر آتے ہیں یہ جنّات اور مؤکلات ہوتے ہیں۔ اور جو قلب روشن نظر آیا وہ لطیفۂ قلب کے زندہ اور بیدار ہونے کی علامت ہے۔ تصور کی مشق جاری رکھیں اور سورۂ مزمل صبح گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ مزید مشاہدات اور روحانی ترقی ہوگی۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

06 مارچ 2000ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر8: بنام حکیم محمد رفیع، شیخوپورہ

مخلصم حکیم محمد رفیع صاحب

السلام علیکم:

آپ کا خط ملا۔ اسم وہاب سوا لاکھ مرتبہ ساتھ دن سے کم میں بھی اگر آپ پڑھ سکتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے۔ مگر مکمل خلوت میں رہنا ہے۔ کوئی دنیاوی کام نہیں کرنا۔ اسم وہاب پڑھنے سے آدمی دنیوی مال و متاع پا کر بے نیاز ہو جاتا ہے اور فارغ البالی اور اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔

اسم یا سطیع درست اور صحیح ہے۔ مستطیع بھی لکھا جاتا ہے۔ یہ استطاعت سے ہے۔ میں انشاء اللہ دعا اور توجہ کر رہا ہوں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

10 اگست 2000ء

مکتوب نمبر9: بنام مقبول حسین، ٹاٹے پور

مخلصم مقبول حسین سلمہٗ

السلام علیکم:

تمہارا خط ملا۔

1۔ کسی طالب مرید کو اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور شیخ کو اہمیت نہیں دینی چاہیے۔ سوائے اپنے سلسلے کے بزرگوں کے اور اپنے شیخ کے بزرگوں کے۔

2۔ مرید کو اپنے شیخ کے ذریعے اور وسیلے سے رسول ﷺ بھی ملتے ہیں اور ربّ بھی ملتا ہے۔ اسی کا مفہوم بمنزلہ رسول ﷺ اور ربّ کے ہوتا ہے۔

3۔ اللہ کا کوئی جسم اور شکل و صورت نہیں۔ وہ تو نور ہے۔ اس کا مشاہدہ اور جلوہ کامل شیخ کی صورت میں ہی ممکن ہے۔

4۔ صرف مرید ہی نہیں بلکہ ہر آدمی کو جب تک اپنی پہچان نہیں ہوتی اسے ربّ کی پہچان نہیں ہو سکتی۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ جس نے اپنے نفس یعنی اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اور قرآن میں ہے کہ وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ[1] اور وہ یعنی اللہ تمہارے نفسوں اور جانوں میں موجود ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ اللہ ذرّے ذرّے میں، ہر شے میں اور ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہے۔ اسے حاصل کرنے اور پانے کی ضرورت نہیں۔ اسے پہچاننے اور اس کا

---

[1] الذّٰریٰت ۵۱:۲۱

Scanned by CamScanner

عرفان حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کا عرفان حاصل کرنا ہی اللہ کو پانا اور حاصل کرنا ہے۔اور یہ عرفان ہی بہت مشکل سے اور بہت دیر کے بعد حاصل ہوتا ہے۔واقعی کرامات کے شیدائی منزل کو نہیں پا سکتے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

01اپریل 2011ء

مکتوب نمبر10: بنام مقبول حسین، ٹاٹے پور

مخلصم مقبول حسین سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔تصور اسم اللہ ذات کے ساتھ زبانی یا قلبی طور پر اسمائے خمسہ کا ورد نہ کریں۔صرف پاس انفاس کریں۔یعنی سانس اندر جائے تو 'اللہ' دل سے ادا ہو اور باہر نکلے تو دل سے 'ہو' کا لفظ ادا ہو۔باقی میں تمہارے مسائل کے لیے دعا کر رہا ہوں۔مشق تصور اسم اللہ ذات کرتے وقت کوئی وظیفہ پڑھنا مشق میں خلل انداز ہوتا ہے اور ذہن مشق تصور اسم اللہ ذات سے ہٹ جاتا ہے اور تصور کامیاب نہیں ہوتا۔لہٰذا آپ مشق کے ساتھ صرف پاس انفاس ہی کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔یا نفی اثبات کریں۔دونوں مفید ہیں۔سروری قادری سلسلے میں یہی بتایا گیا ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

26فروری 2004ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر11: بنام مقبول حسین، ٹاٹے پور

مخلصم مقبول حسین سلمہٗ

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ تصور کرتے وقت صرف اللہ ھو کا ذکر کریں۔ فنافی الشیخ کے لیے شیخ کا تصور کریں۔ شیخ کا تصور کرنے سے شیخ کے ساتھ روحانی رابطہ اور تعلق قائم رہتا ہے اور شیخ متوجہ ہوتا ہے۔ ویسے بھی اس سے نفسیاتی طور پر دل کو تسلی اور اطمینان رہتا ہے کہ شیخ میرے ساتھ ہے اور میری رہنمائی کر رہا ہے۔ اور شیخ کی رضا حاصل کریں۔ ذکر کرنے سے بچوں کے ڈرنے کا کوئی تعلق نہیں۔ بچے ویسے ہی ڈرتے رہتے ہیں۔ یہ وہم دل سے نکال دیں۔ دم وغیرہ سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں۔ دعا کر رہا ہوں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

07 جولائی 2003ء

مکتوب نمبر12: بنام مقبول حسین، ٹاٹے پور

مخلصم مقبول حسین سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ صبح اور عشا کی نماز کے بعد وہی درود شریف پڑھیں جو میں نے بتایا تھا۔ باقی اوقات میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ والا درود پڑھیں۔ دیوبندی اور وھابی تو صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی والا درود پڑھتے ہیں۔ عَلَیْکَ والا بالکل پڑھتے ہی نہیں۔ اور عَلَیْکَ والے درود سے چڑتے اور الرجک ہوتے ہیں اور اسے کفر اور شرک تک کہتے ہیں۔ مگر نماز میں اللہ نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ شامل کر دیے ہیں اور اس کا مفہوم یہی ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ جس کو یہ لوگ شرک کہتے ہیں۔ نماز میں پانچوں وقت ان کو یہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ والا درود پڑھنا پڑتا ہے۔ اس طرح یہ لوگ اپنے عقیدے کے مطابق مسجد میں بیٹھ کر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جب نماز کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ پڑھنا جائز ہے تو نماز کے باہر شرک کیسے ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ والا درود سنتِ الٰہیہ ہے اور جائز ہے۔ شرک ہرگز نہیں۔

گیارھویں شریف کا ختم کرا لیا کریں اور ذکر کی محفل بھی کر لیا کریں اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں کامیابی بخشے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

04 ستمبر 2001ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر13: بنام مقبول حسین، ٹاٹے پور

مخلصم مقبول حسین سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت بخشے۔ بچی کو ملتان لے جائیں۔ نشتر ہسپتال میں بچوں کے ماہر ڈاکٹر کو دکھا کر اس کا باقاعدہ علاج کروائیں۔ اس کو بیماری ہے۔ آسیب وغیرہ نہیں۔ اس لیے تعویذ اور دم سے ٹھیک نہیں ہو رہی۔ عوام میں آسیب اور جادوٹونے کا وہم موجود ہے اور وہ ہر تکلیف اور بیماری کو آسیب اور جادوٹونے کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اور جاہل عامل کے پاس جائیں تو وہ ہر تکلیف اور بیماری کے لیے یہی کہہ دیتے ہیں کہ جادو ہو گیا ہے، آسیب ہے وغیرہ۔ اور اس طرح عوام کو وہم اور خوف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ بہت سی بیماریاں صرف بیماریاں اور امراض ہی ہوتے ہیں۔ ان کا جادوٹونے اور آسیب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ آپ بھی اس وہم میں مبتلا نہ ہوں۔ ویسے بھی آج کل جادو وغیرہ کا کوئی وجود نہیں اور کوئی جادوگر موجود نہیں۔ سب فریب اور فراڈ ہے۔ میں دعا اور توجہ کروں گا۔ آپ کی تسلی کے لیے تعویذ بھی بھیج رہا ہوں۔ گلے میں ڈال لیں۔ باقی تعویذ اتار دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

21 مارچ 2000ء

مکتوب نمبر14: بنام مقبول حسین، ٹاٹے پور

مخلصم مقبول حسین سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط کل پڑھا۔ میں دو ماہ بعد کل ہی جنوبی افریقہ سے واپس آیا ہوں۔ نماز کے دوران صرف اللہ کا تصور کریں۔ نماز کو مرشد کے تصور کے ساتھ ملوث کرنے سے نماز کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ نماز صرف اللہ کے لیے ہے۔ کسی شخصیت کے لیے نہیں۔ مرشد کا تصور دوسرے اوقات میں اگر ضرورت پڑے تو کر لیا کریں۔ ویسے جب کوئی بیعت کر لیتا ہے تو مرشد کا تصور کیے بغیر بھی اسکے ذہن اور شعور میں مرشد کا تصور قائم رہتا ہے۔ رسالہ روحی پڑھتے وقت صرف حضرت سلطان باھوؒ کا خیال دل میں رکھیں۔ اور بھی کسی کا کلام پڑھا جائے تو اس کا خیال خود بخود بلا ارادہ دل میں رہتا ہے۔

رسالہ روحی شریف پڑھتے وقت کوئی تصور نہ کریں۔ میں 17، 18 اور 19 جنوری کو میاں چنوں میں ہوں گا۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

31 دسمبر 1999ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر15: بنام محمود علی، گوجرانوالہ

مخلصم محمود علی سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ آپ کی خواہش پر ہم نے آپ کو اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کرلیا ہے۔ اب آپ اپنے آپ کو سلسلہ سروری قادری میں شامل تصور کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نیک مقاصد میں کامیابی بخشے اور تمام دینی دنیوی مشکلات آسان فرمائے۔ یادرہے کہ سروری قادری سلسلہ تمام سلسلوں سے افضل ہے کیونکہ یہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا سلسلہ اور طریقہ ہے اور غوث پاک کا قدم مبارک تمام اولیا کی گردن پر ہے۔ انشاء اللہ آپ کو اس سلسلے کی فیوض و برکات حاصل ہونگی۔ سروری قادری سلسلے میں شمولیت سے حضرت سلطان باھوؒ اور غوثِ پاک سے روحانی تعلق اور رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور یہ دونوں ہستیاں قدم قدم پر رہنمائی اور امداد کرتی رہتی ہیں۔ انشاء اللہ ہماری توجہ بھی آپ کے شاملِ حال رہے گی۔ میں انشاء اللہ خصوصی دعا اور توجہ کروں گا۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

29 مئی 1992ء

مکتوب نمبر16: بنام ماسٹر محمود علی، گوجرانوالہ

مخلصم ماسٹر محمود سلمہٗ

السلامُ علیکم!

تمہارا خط موصول ہوا۔ ملک فیض محمد صاحب کی اچانک وفات سے ہمارا پورا سلسلہ سوگوار اور اشک بار ہے۔ بے مثال اور عظیم انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مشق تصور اسم اللہ ذات جاری رکھیں۔ جب اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی تو دعوت القبور کا راستہ کھلے گا۔ جب تک مشق تصور اسم اللہ ذات میں کامیابی نہیں ہوتی دعوت القبور کا عمل کامیاب اور جاری نہیں ہوتا۔ اگر ایسی حالت میں کوئی دعوت القبور کا عمل کرتا ہے تو رجعت کھاتا ہے۔ دعوت کا عمل ایک انتہائی عمل ہے اور صرف وہی شخص اس عمل میں کامیاب ہوسکتا ہے جو مشق تصور اسم اللہ ذات میں کامل اور عامل ہو اور دعوت القبور کے لیے بھی اجازت لازمی ہے۔ اس عمل میں جو کامل ہوتے ہیں ان کو کسی قبر پر جانے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اپنے گھر بیٹھ کر کسی روحانی اہلِ قبر سے رابطہ کر کے فیوض و برکات حاصل کر سکتے ہیں اور ان سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ میں انشاء اللہ دعا اور توجہ جاری رکھوں گا۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

25 ستمبر 2009ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر17: بنام اشفاق احمد، ڈسکہ

مخلصم اشفاق احمد سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ سورۂ مزمل باموکل پڑھنے کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ حسبِ منشا کامیابی بخشے۔

1۔ زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ بِالْقُدْرَۃِ الْخَفِیِّ وَ اَدْرِکْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا اَحْمَدُ

2۔ یَا اللّٰہُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَاسُمُوْطِیْنَا بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ یَا جِبْرَائِیلُ۔

اوپر والی سطر پوری پڑھی جائے تو ایک دفعہ شمار ہو گی۔ اگر سورۂ مزمل پیرومرشد کی اجازت سے پڑھی جائے تو اسے باموکل پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے باموکل پڑھے بغیر بھی موکل حاضر ہو کر باطنی اور غیبی طور پر امداد اور تعاون کرتے ہیں۔ اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اس کا عمل جلد جاری ہو جاتا ہے۔ پانچ دن میں ایک ہزار بار سورۂ مزمل پوری خلوت میں پڑھی جائے۔ دوسو دفعہ ہر روز تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ سورۂ مزمل جمالی اثرات رکھتی ہے۔ اس کے پڑھنے سے لوگوں کے دلوں میں اسکے پڑھنے والے کے لیے محبت، عقیدت اور کشش پیدا ہوتی ہے اور ایک طرح سے تسخیرِ خلائق کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگ اس کی طرف خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں اور اس کے حلقہ بگوش اور خادم بن جاتے ہیں۔

گھر میں سب سے دعا اور سلام کہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

27 دسمبر 1995ء

مکتوب نمبر18: بنام اشفاق احمد، ڈسکہ

مخلصم اشفاق احمد سلمہٗ

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ سورۂ مزمل باموکل پڑھنے کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقصد میں کامیابی بخشے۔ میں انشاء اللہ مکمل نگرانی کروں گا۔ مکمل نگرانی تب ہوتی ہے جب پیرومرشد کی مکمل اجازت سے سورۂ مزمل پڑھی جائے۔ اجازت ایک سرٹیفکیٹ ہوتا ہے جو ہر وقت پڑھنے والے کے پاس ہوتا ہے۔ اس سے پڑھنے والے کو کوئی باطنی اور روحانی مخلوق روک نہیں سکتی اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ پڑھنے والا پرسکون اور مطمئن ہوتا ہے۔ اور یہ سکون اور اطمینان ہی اسے کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے۔ اسے مکمل یقین ہوتا ہے کہ وہ اس اجازت سے منزلِ مقصود تک پہنچ جائے گا اور اس یقین کی وجہ سے وہ اپنی منزل کو پالیتا ہے۔

مشق تصور اسم اللہ ذات بھی صبح کی نماز کے بعد کر لیا کریں۔ کوئی خصوصی طریقہ نہیں۔ وہی طریقہ ہے جو 'عرفان' میں لکھا ہوا ہے۔ انشاء اللہ فیض ضرور ملے گا۔ مگر اپنا کام بھی کریں اور روزی بھی کمائیں۔ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ گھر میں سب سے دعا اور سلام کہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

24 اکتوبر 1998ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 19: بنام اشفاق احمد، ڈسکہ

مخلصم اشفاق احمد سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط ملا۔ اسم یَا بَدُّوح کی خصوصی اجازت ہے۔ زکوٰۃ ادا کرلیں۔ میں رہنمائی کروں گا۔ کوئی سختی نہیں ہوگی۔ نقش کی بھی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ باقی والدہ کو ناراض نہ کرو بلکہ اسکی خدمت کرو اور اس کی بات پر عمل کرو۔ تمہاری سب سے بڑی نیکی یہی ہے۔ برے خیالات اور آوارہ گردی چھوڑ دو۔ میں دعا اور توجہ کروں گا۔ والدہ کو ناراض کرو گے تو کسی کام میں بھی کامیابی نہیں ہوگی۔ حدیث میں آیا ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدہ کی خدمت کی جائے۔ حضور نبی کریمؐ مقام ابوا میں اپنی والدہ کی قبر پر گئے تو اونٹنی سے اتر پڑے۔ پیادہ ہو گئے۔ والدہ کی قبر پر ماتھا رکھا اور زار و قطار اس انداز سے رونے لگے جیسے کوئی چھوٹا بچہ رو رہا ہو جس کی ماں ابھی ابھی فوت ہوئی ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ کی والدہ کو فوت ہوئے پچاس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا تھا۔

رابندر ناتھ ٹیگور نے ماں کے متعلق ایک چھوٹی سی نظم لکھی جس پر اسے ادب کا نوبل پرائز ملا۔ نظم کا مفہوم یہ تھا کہ ایک نوجوان کسی لڑکی پر عاشق تھا اور وہ لڑکی کسی طرح راضی نہیں ہوتی تھی۔ بہت زیادہ زور دینے پر لڑکی نے کہا کہ اپنی ماں کا دل

اسکے سینے سے نکال کر میرے پاس لے آؤ تو میں مان جاؤں گی۔ لڑکا گھر گیا، ماں کا سینہ چاک کیا، دل نکالا اور لے کر لڑکی کی طرف دوڑا۔ دوڑتے ہوئے وہ گر پڑا تو ماں کے دل سے آواز آئی "بسم اللہ پیارے بیٹے چوٹ تو نہیں آئی۔"

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

01 جون 1999ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر20: بنام اشفاق احمد، ڈسکہ

مخلصم اشفاق احمد سلمہٗ

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ خوابوں کی پروا نہ کریں۔ میں خصوصی توجہ کر رہا ہوں۔ خوابوں کا انشاء اللہ کوئی بُرا اثر نہیں ہوگا۔ اکثر خواب اپنے خیالات، تصورات اور خواہشوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بلی کو چھچھڑوں کے خواب آتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں خوابوں میں سے کوئی ایک آدھ خواب سچا ہوتا ہے اور اس کی کوئی تعبیر ہوتی ہے۔ ورنہ اکثر خوابوں کی کوئی اصل اور تعبیر نہیں ہوتی ہے۔ موسمی تبدیلیوں، جسمانی تکلیف، پریشانیوں کی وجہ سے مختلف قسم کے خواب آتے ہیں اور ان کا کوئی نتیجہ نہیں ہوتا۔ وہی خواب سچے ہوتے ہیں جن میں حضور نبی کریم ﷺ کا دیدار ہو یا مکہ مدینہ میں قیام اور عبادت نظر آئے۔ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہو۔ باقی سب خواب بے نتیجہ ہی ہوتے ہیں۔ ان کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اور والدہ کو صحت بخشے، کوریا جانے کا سبب بنا دے اور پریشانیاں دور کردے۔ گھر میں سب سے دعا اور سلام کہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

30 دسمبر 2003ء

مکتوب نمبر21: بنام اشفاق احمد، ڈسکہ

مخلصم اشفاق احمد سلمہٗ

السلام علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔ اسم یَا بُدُّوح 8 دن میں پڑھیں اور پندرہ ہزار بار روزانہ پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ پانچ تسبیح پڑھیں۔ اسم بُدُّوح اسماء الحسنیٰ میں شامل نہیں ہے مگر بزرگوں نے اس کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور اس کے فوائد بتائے ہیں اور اس پر عمل کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ یہ تسخیرِ خلائق اور محبت کے لیے بہت کارگر اور مفید ہے۔ اللہ کے اسما صرف 99 تک محدود نہیں ہیں اور ان کی تعداد ہزاروں میں ہو سکتی ہے۔ سب کو لکھنا اور ان کا پڑھنا چونکہ ممکن نہیں اس لیے علما نے آسانی کے لیے اللہ کے صرف 99 اسما ہی منتخب کیے اور لکھے ورنہ اسمائے الٰہی کی کوئی حد نہیں۔ یہ لاتعداد اور لامحدود ہیں۔ اسم بُدُّوح کے علاوہ بھی بزرگوں نے چند اور اسما کا ذکر کیا ہے جو اسماء الحسنیٰ میں موجود نہیں ہیں مثلاً یا سطیع وغیرہ۔ اور یا سطیع کا ورد بھی بزرگوں نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے۔

میں آپ کے تمام مسائل کے حل کے لیے دعا اور توجہ کر رہا ہوں۔ گھر میں سب سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

22 جولائی 2004ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر22: بنام صوفی عبدالرشید سلطانی، اوکاڑہ

مخلصم صوفی عبدالرشید سلطانی صاحب

السلام علیکم!

چوہدری محمد اشرف کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت اور بخشش فرمائے اور ان کے گھر والوں کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

میرے پاس اپنی گاڑی نہیں ہے اور میں بس میں سفر نہیں کر سکتا۔ لاہور میں ممدوٹ نوابوں کے لڑکے کی شادی ہے۔ میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ وہ گاڑی بھیج کر مجھے لاہور لے جائیں اور واپس بھی چھوڑ جائیں۔ کل ان کی شادی کا کارڈ پہنچ گیا تھا مگر گاڑی کے متعلق کچھ نہیں لکھا کہ وہ بھیجیں گے یا نہیں اور نہ ہی فون پر بتایا ہے۔ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کی لڑکی سے شادی ہے۔ پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں دعوتِ ولیمہ ہوگی۔ بہت بڑے لوگ، ممدوٹ نواب اور لغاری نواب شامل ہوں گے۔ فاروق لغاری بھی شامل ہوگا۔ اتنے بڑے لوگوں میں مجھ فقیر کو کون پوچھے گا۔ ان کے سر غرور اور تکبر سے بلند ہوں گے۔ دولت کا نشہ ہوگا۔ اس لیے میرا وہاں جانے کا ارادہ نہیں ہے۔ خواہ مخواہ ہلکا اور بے وقعت ہونے والی بات ہے۔ اس غرور اور تکبر والے ماحول میں میرا بیٹھنا اچھا نہیں لگے گا۔

میں نے ممدوٹ خاندان کو بیعت تو کر لیا ہے اور وہ ادب اور احترام بھی کرتے ہیں مگر نوابوں والی بات ان میں ابھی موجود ہے۔ نوابوں، بڑے چودھریوں،

بڑے خوانین اور حکومتی بڑے عہدہ داروں سے ملنے کا نہ شوق ہے اور نہ ضرورت۔ اپنی جھونپڑی پرائے محل سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ رحمان بابا کہتا ہے کہ شراب میں بھی اتنا نشہ نہیں ہوتا جتنا نشہ دولت اور امارت سے دولت مندوں اور امیروں کو ہوتا ہے۔ اللہ دولت اور امارت کے نشے اور غرور و تکبر سے بچائے۔ غریبی اور فقیری سب سے اچھی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ مجھے غریب اور فقیر رکھ اور قیامت کے دن مجھے غریبوں اور فقیروں میں کھڑا کر[1]۔ چوہدری محمد اشرف مرحوم کی فاتحہ کے لیے میں کوئی اور وقت نکال لوں گا۔ ستمبر میں جنوبی افریقہ سے خلیفہ علی احمد صاحب 22 آدمیوں کے ساتھ کلاچی آ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی رہنا ضروری ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

31 اگست 2001ء

۱۔ الترمذی، الزھد؛ ابنِ ماجہ، الزھد

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر23: بنام راؤ طارق صمد، اوکاڑہ

مخلصم راؤ طارق صمد سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔ مشق تصور اسم اللہ ذات کم از ایک سال تک جاری رکھیں۔ اس کے بعد آپکو دعوت القبور کی اجازت دی جائے گی۔ جب مشق تصور اسم اللہ ذات میں کمال حاصل ہو جاتا ہے اور اس سے قلب اور لطائف منور اور زندہ ہو جاتے ہیں تب دعوت میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر قطعاً کامیابی نہیں ہوتی اور ہم کسی کو اسکے بغیر اجازت نہیں دیتے۔ اس سے بجائے فائدے کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ تمام درودوں سے افضل ہے۔ درودِ ابراھیمی میں اللہ سے کہا جاتا ہے کہ اے اللہ تو محمدؐ پر درود بھیج اور عَلَیْکَ والے درود میں براہِ راست رسولِ اکرمؐ کو خطاب کر کے درود بھیجا جاتا ہے۔

صوفی عبدالرشید اور صوفی محمد اشرف سے دعا اور سلام کہیں۔ وظیفے کے طور پر درودِ ابراھیمی ہی پڑھیں۔ باقی اوقات میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نیک مقاصد میں کامیابی بخشے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

26 اکتوبر 2001ء

مکتوب نمبر24: بنام راؤ طارق صمد، اوکاڑہ

مخلصم راؤ طارق سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔ دعوت القبور کے لیے جس قبر پر جائیں وہاں رات بسر کرنی پڑتی ہے اور رات کے وقت ایک سو ایک بار یا اکتالیس بار سورہ مزمل قبر کے سرہانے بیٹھ کر ضرور پڑھنی پڑتی ہے۔ دعوت القبور دن کے وقت نہیں پڑھی جاتی اور دن کے وقت کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ رات کے وقت اس کا اثر اور فائدہ ہوتا ہے اور رات کو ہی ارواح کا نزول ہوتا ہے اور وہ حاضر ہوتی ہیں۔ پھر دعوت پڑھنے والا جتنا کامل اور روحانی طور پر قوی ہوگا اسی قدر اسے فیوض و برکات حاصل ہوں گی۔ اور رات قبر کے قریب اس لیے گزاری جاتی ہے کہ رات کے کسی حصے میں بھی ارواح کی حاضری ہو سکتی ہے۔ سروری قادری سلسلے کے تمام بزرگوں نے دعوت کے لیے رات کا وقت ہی موزوں بتایا ہے اور رات کے وقت ہی دعوت پڑھنے کی تاکید کی ہے خصوصاً آدھی رات کے وقت۔

اللہ تعالیٰ آپ کو دوسرا بیٹا عطا فرمائے اور جوڑی ملا دے۔ میں دعا اور توجہ کر رہا ہوں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

5 فروری 2002ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر25: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ

مخلصم ظفر اقبال صاحب

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ آج کل کے حالات میں ترکِ دنیا بہت مشکل ہے اور پھر آپ کے لیے تو اور بھی مشکل ہے جب کہ آپ کو والدین کی خدمت بھی کرنی ہے اور بہنوں کے فرائض سے بھی سبکدوش ہونا ہے۔

بڑے حضرت صاحبؒ نے کچھ عرصہ ترکِ دنیا اختیار کی تھی مگر پھر دنیا میں رہ کر اور دنیاوی امور اور فرائض نبھا کر سب کچھ حاصل کیا۔ چار شادیاں کیں۔ اسی طرح حضرت سلطان باھوؒ اور حضرت غوثِ پاکؒ نے بھی چار چار شادیاں کیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے زیادہ شادیاں کیں اور تمام دنیاوی امور نبھاتے رہے۔ حکومت کرتے رہے، لڑائیاں لڑتے رہے، تجارت کی، گھر بنایا اور ادھر اللہ سے بھی لو لگائی اور اس طرح رضائے الٰہی حاصل کرنا بہت بہتر اور افضل ہے۔ بالکل ترکِ دنیا کرنا رہبانیت ہے جو اسلام میں نہیں ہے: لَا رَهْبَانِيَّتَ فِي الْإِسْلَامِ۔ اگرچہ رہبانیت میں بھی روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ اسکی شرائط پوری کی جائیں اور اسے مکمل طور پر نبھایا جائے۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جہاد مسلمانوں کی رہبانیت ہے۔ رہبانیت سے آدمی تمام فرائض اور دوسرے دینی امور سے رہ جاتا ہے۔ لہٰذا ترکِ دنیا کرنا مناسب نہیں ہے۔ اسے پورے طور پر نبھایا نہیں جا سکتا۔ نماز

میں ہم دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیوں کی دعا مانگتے ہیں۔

پشاور میں میرے داماد مسٹر جسٹس عبدالکریم خان کنڈی ہیں جو پشاور ہائی کورٹ کے جج ہیں۔ صاحبزادہ عبدالقیوم روڈ، پشاور کینٹ میں کوٹھی 2/A میں رہتے ہیں۔ ان کے ہاں رات بسر کر لیں۔ پشاور سے صبح جی ٹی ایس سے چلیں تو تین چار بجے تک کلاچی پہنچ سکتے ہیں۔ ان کا فون نمبر 76395 ہے۔ والسلام

دعا گو

قیصر عبدالحمید سروری

07 جون 1983ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر26: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ

مخلصم ظفر اقبال صاحب

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ میں انشاء اللہ 20 جنوری کو 18/GD پہنچوں گا اور وہاں رات قیام کروں گا۔ پانچ سلطان الفقراء کا مختصر تذکرہ کتاب مخزن الاسرار میں موجود ہے۔ یہ کتاب آپ کے پاس موجود ہو گی۔ حضرت سلطان باھوؒ کے مکمل حالات ''مناقبِ سلطانی'' نامی کتاب میں موجود ہیں۔ جو ''اللہ والوں کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور'' والوں نے شائع کی ہے اور ان کے ہاں سے ملتی ہے۔ وہاں سے منگوالیں۔ حیاتِ سروری چھپے گی تو مطلع کر دوں گا۔

رسالہ روحی میں 'خاتونِ قیامت' لکھا ہے اور اس کا ترجمہ 'خاتونِ جنت' درج ہے۔ قیامت کا مطلب قیامت ہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ابتدا ہی سے کسی کاتب نے جنت کی بجائے قیامت لکھ دیا ہو اور بعد میں لوگوں کو اسے درست کرنے کی جرأت نہیں ہوئی اور اسے اسی طرح رہنے دیا گیا۔ حضرت فاطمہ الزہراؓ کو کسی نے خاتونِ قیامت نہیں لکھا۔ وہ خاتونِ جنت ہی ہیں، خاتونِ قیامت نہیں ہیں۔ خاتونِ قیامت کا غلط مطلب بھی نکل سکتا ہے اور وہ یہ کہ نعوذ باللہ وہ سراپا قیامت ہیں اور قیامت ایک خوفناک مفہوم کی حامل ہے۔ لہٰذا اغلب گمان یہی ہے کہ کسی کاتب نے غلطی سے

خاتونِ قیامت لکھ دیا اور بعد کے لوگوں نے اسے صحیح کرنے کی زحمت نہیں کی۔ خاتونِ قیامت کا مفہوم کسی مصنف نے خاتونِ قیامت نہیں لکھا۔ سب نے خاتونِ جنت ہی لکھا۔

والدہ اور تنویر سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

08 دسمبر 1983ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر27: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ

مخلصم ظفر اقبال صاحب

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا اور تنویر کوثر کا خط بھی موصول ہوا۔ میری دعا ہے کہ ربِّ کریم عزیزہ تنویر کوثر کو صحت اور کامیابی دونوں عطا فرمائے۔ سلطان الفقر حسبِ ذیل ہیں:

1۔ سیدۃ النساء، خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3۔ غوثِ پاکؒ حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز

4۔ حضرت پیر سید عبدالرزاق فرزند حضرت غوثِ پاک قدس اللہ سرّہٗ العزیز

5۔ سلطان العارفین حضرت شیخ سلطان باھو قدس اللہ سرّہٗ العزیز

اور شواہد اور علامات سے مترشح ہوتا ہے کہ سلطان الفقراء ششم حضرت فقیر نور محمد صاحب سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اگرچہ آپؒ نے خود اپنی کسی کتاب میں اپنے متعلق واضح طور پر نہیں لکھا مگر اشارات اور کنایات سے بعض مریدوں سے اس کا اظہار فرمایا تھا اور کہا تھا کہ میں نے سلطان الفقراء کی خلعت پہنی ہے۔ بعض لوگ اسے تسلیم نہیں کرتے کہ حضرت قبلہؒ سلطان الفقراء ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ آپ کو سلطان الفقراء کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ سلطان الفقر اور سلطان الفقراء میں فرق ہے۔ سلطان الفقر کا مطلب ہے فقر کا سلطان اور سلطان الفقراء کا مطلب ہے فقراء کا

سلطان۔ سلطان الفقر کی زیادہ اہمیت اور وقعت ہے اور سلطان الفقراء عام لفظ ہے۔ ویسے سلطان الفقر اور سلطان الفقراء لکھنے میں کوئی شرعی پابندی نہیں ہے۔ صرف نبی کے لفظ پر پابندی ہے۔ کوئی آدمی اپنے آپ کو نبی نہیں کہہ سکتا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے نام کے ساتھ سلطان الفقراء لکھا لیکن کسی نے اُنہیں کافر نہیں کہا اور نہ کہہ سکتا ہے کیونکہ اس پر کوئی شرعی پابندی نہیں ہے۔

کتاب ''حیاتِ سروری'' میں بڑے حضرت صاحبؒ کے حالاتِ زندگی تفصیل سے شائع ہوئے ہیں مگر وہ کتاب اب بالکل ختم ہو چکی ہے۔ اب اُسے دوبارہ ترمیم و اصلاح اور مفید اضافات کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ جب چھپ جائے گی تو انشاء اللہ آپ کو اطلاع کر دی جائے گی۔ تنویر کوثر سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

17 نومبر 1983ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 28: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ

مخلصم ظفر اقبال صاحب

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ کل صبح دربار کی مسجد کی چھت اچانک اس طرح گر پڑی کہ درمیان والا، محراب کے اوپر کا لکڑی کا شہتیر ٹوٹ گیا اور بالکل درمیان کی بارہ فٹ چوڑی اور چودہ فٹ لمبی چھت فرش پر آ رہی۔ ایک پنکھا، گلوب، مائیک سٹینڈ، بالے وغیرہ بری طرح ٹوٹ پھوٹ گئے۔ شکر ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بچے باہر صحن میں پڑھ رہے تھے۔ مجھے یہ سب دیکھ کر بہت صدمہ اور پریشانی ہوئی اور طبیعت بہت خراب ہوئی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے یہ چھت میرے سر پر آ گری ہو اور بے اختیار میرے آنسو آ گئے۔ یہ احساس شاید اس لیے ہوا کہ اسے میں نے اس وقت اپنی ذاتی نگرانی میں بڑے شوق سے سارا دن وہاں دھوپ میں کھڑے ہو کر بنوایا تھا جب میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور میں نے بڑے مشکل حالات اور کٹھن اوقات میں اسکی تعمیر کروائی تھی۔ اسکی تعمیر میں میرا خون پسینہ شامل تھا۔ شہتیر اور چھت ٹوٹنے سے میرا دل بھی ایک طرح سے ٹوٹ گیا ہے۔ اب چھت تو بن جائے گی مگر دل نہیں جڑے گا۔ اب چھت جب تک نہیں بن جاتی نمازِ جمعہ ادا نہیں ہو سکے گی۔ حافظ برآمدے میں ہو سکا تو نمازِ جمعہ پڑھا دیا کرے گا۔ میرا وہاں جمعہ پڑھانا بہت مشکل ہوگا۔ میرا اپنا گھر اگر گر جاتا تو مجھے اتنا صدمہ نہ ہوتا جتنا صدمہ مجھے دربارِ عالیہ کی مسجد کی چھت گرنے

سے ہوا ہے۔ مسجد خدا کا گھر ہے جو اپنے گھر سے بہر حال بہتر اور مقدس ہے۔ اب مسجد اور اسکی چھت تو نئی بن جائے گی مگر اوّلین مسجد اور اسکی چھت کی اور بات ہے۔ قدیم اور پرانی چیزوں کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے اور یہ آثارِ قدیمہ میں شمار ہوتی ہیں۔

بلٹی اب تک نہیں ملی۔ فکر نہ کریں مل جائے گی۔ میں اکیلا آپ کے پاس پہنچوں گا اور صرف ایک ہفتہ، میڈیکل چیک اپ تک وہاں قیام کروں گا۔ جولائی ہی میں پہنچوں گا۔ 13 جولائی بروز جمعرات آپ کلاچی پہنچ جائیں۔ 14 جولائی بروز جمعہ یہاں سے روانہ ہوں گے۔ تنویر کو بھی بلا لیں۔

صغراں پروین، محمد فاروق اور ڈاکٹر صاحب سے دعا اور سلام کہہ دیں۔ ناموس اور بچیوں کو دعا اور پیار۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

20 جون 1995ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر29: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ

مخلصم ظفر اقبال صاحب

السلام علیکم!

آپ کا اور فاروق کا خط ملا۔ تنویر کا بھی خط آیا ہے۔ اُسے بخار ہوتا رہا ہے اور اس نے بخار کی حالت میں مختصر سا خط لکھا ہے۔

سورۂ مزمل کی زکوٰۃ کسی اور دن بھی شروع کی جا سکتی ہے۔ میاں چنوں والوں کو میں خط لکھ دوں گا۔ محمد فاروق کے حق میں دعا اور توجہ کروں گا۔ سورۂ مزمل کی زکوٰۃ کے دوران پانچ دن مکمل خلوت درکار ہے۔ دن کو کام نہیں کر سکتے۔ مسجد بہتر ہے۔ ورنہ گھر میں کر سکتے ہیں۔ جلالی جمالی پرہیز سے مراد زیادہ گرم اور زیادہ سرد اشیا سے پرہیز ہے مثلاً انڈا، موٹا گوشت، پیاز تھوم وغیرہ۔ آپ ویسے ہی پڑھتے رہیں۔ زکوٰۃ ادا نہ کریں۔ جو شخص تصور اسم اللہ ذات میں پختہ نہ ہو وہ دعوت پڑھے تو کامیابی نہیں ہوتی۔ مزار کے پاس لیٹنے سے صاحبِ مزار کا قرب حاصل رہتا ہے۔ صاحبِ مزار اگر اللہ کا سچا ولی ہے تو وہ اپنی قبر میں زندہ ہوتا ہے اور اپنے قریب موجود لوگوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے بشرطیکہ وہ تلاوت میں مصروف ہوں۔ سورۂ مزمل اور دعائے سیفی دعوت کے لیے بہت مؤثر اور کارگر ہیں اور حضرت قبلہؒ یہی پڑھتے تھے اور میں بھی یہی پڑھتا ہوں۔ اور سلطان باھوؒ نے بھی دعائے سیفی کو دعوت کے لیے بہت مؤثر بتایا ہے۔ دعوت کا عمل صرف سروری قادری طریقے میں موجود ہے اور کسی سلسلے میں یہ عمل

موجود نہیں۔ اور سلطان باھوؒ کا یہ عمل ان کا اپنا ذاتی وضع کردہ ہے۔ دوسرے سلسلے والوں کو اس کا علم ہی نہیں۔ اس سے بہت بڑے اور مشکل مسائل حل ہو جاتے ہیں جو کسی اور عمل سے ممکن نہیں ہوتے۔

صغریٰ سے دعا اور سلام اور بچوں کو پیار۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

09 ستمبر 1995ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر30: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ

مخلصم ظفر اقبال صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ ربّ العزت آپکے روزے، آپکی تراویح، عبادت اور دعائیں قبول اور منظور فرمائے اور درجات میں بلندی اور رفعت بخشے اور گناہوں کی معافی بخشے۔ تنویر کوثر، عصمت ضیاء، ساجدہ رفعت اور راشدہ نسیم کو اور آپ کو عید مبارک اور دعا اور سلام

اپنے شہر سے دور، عزیز و اقارب سے پرے پردیس میں پردیسیوں اور مسافروں کی عید اداس اداس ہوتی ہے۔ پرائے شہر میں، اجنبیوں اور غیروں کے درمیان عید کی حقیقی خوشیاں کبھی نصیب نہیں ہوتیں۔ اپنا گھر، والدین اور اپنے عزیز جب یاد آتے ہیں تو دلوں پر سانپ سے لوٹ جاتے ہیں۔ میں خود تقریباً 35 سال تک بنوں پردیس میں رہا۔ مجبوری تھی اور مجھے بخوبی علم ہے کہ پردیس میں عید کتنی اداسیوں سے لبریز ہوتی ہے اور کتنی حسرتیں دل میں کروٹیں لیتی ہیں۔ اگر حضرت قبلہؒ مجھے اپنا روحانی جانشین نہ بناتے تو میں زندگی بھر پردیس بنوں میں رہتا اور وہیں خالقِ حقیقی سے جا ملتا۔ میں کلاچی حضرت قبلہؒ کی وفات کے 12 سال بعد آیا اور پھر مجھے اپنے شہر اور اپنے وطن میں اپنے عزیزوں کے ساتھ عید منانے کا موقع ملا اور عید منانے کی حقیقی خوشیاں نصیب ہوئیں۔

دعا گو:

فقیر عبدالحمید سروری

مکتوب نمبر31: بنام صوفی ظفر اقبال، اوکاڑہ

مخلصم ظفر اقبال صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

میں محرم کے عرس پر دربار حضرت سلطان باھوؒ گیا ہوا تھا۔ آپ کے دونوں خطوط ملے۔ نور الہدیٰ اردو ترجمہ عبدالرشید سے منگوالیں۔ رسالہ روحی فارسی اصل پڑھا جاتا ہے اردو ترجمہ نہیں۔ اصل فارسی رسالہ روحی شریف سلطان باھوؒ کا اپنا ذاتی کلام ہے اور اسی کے پڑھنے سے روحانی اور باطنی فیوض و برکات حاصل ہوتی ہیں اور حضرت سلطان باھوؒ سے رابطہ اور باطنی تعلق قائم ہوتا ہے۔ جس طرح قرآن پاک عربی میں پڑھنا باعثِ ثواب اور باعثِ خیر و برکت ہے اور اس کے اردو ترجمے کو پڑھنے سے وہ فوائد حاصل نہیں ہوتے جو عربی قرآن پڑھنے سے ہوتے ہیں کیونکہ عربی قرآن ہی اللہ کا اصل کلام ہے۔ لہٰذا آپ فارسی رسالہ روحی شریف پڑھیں تو اس کے زیادہ اثرات اور فوائد مرتب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی بخشے۔ دربار پر آپ کے والد صاحب ملے تھے۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

24 اکتوبر 1983ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر32: بنام صغراں بی بی، اوکاڑہ

مخلصم عزیزہ صغراں بی بی سلمہا!

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ صوفی ظفر اقبال کو خواب بتا دیا کرو۔ غیر لوگوں کو مت بتاؤ۔ اس سے مشاہدات بند نہیں ہوں گے۔ قیمتی اشیا لوگوں سے چھپا کر رکھی جاتی ہیں ورنہ ان کو نظر بھی لگ سکتی ہے اور ان کے چوری ہونے کا بھی خطرہ ہوتا ہے اور ان کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ بزرگوں نے یہی کہا ہے کہ اپنے مشاہدات ہر کسی سے بیان کرنا درست نہیں اور بزرگوں کی بات تجربے کی بنیاد پر ہوتی ہے اور درست اور صحیح ہوتی ہے۔ لہٰذا تم بھی اپنے مشاہدات اپنے خاوند کے سوا کسی سے بیان نہ کیا کرو۔ اور جب ایک دفعہ اپنے مشاہدات کسی سے بیان کرنے سے بند ہو جائیں تو پھر یہ کبھی جاری نہیں ہوتے یا بہت مشکل اور بڑی دیر سے جاری ہوتے ہیں۔

صبح کی نماز کے بعد سورۂ والضحیٰ اور سورۂ الم نشرح گیارہ گیارہ بار پڑھ لیا کرو اور اسمائے خمسہ بھی ایک ایک تسبیح صبح اور عشا کی نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔ اسمائے خمسہ یہ ہیں:

یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم۔

باقی میں دعا کر رہا ہوں۔ ظفر صاحب سے دعا اور سلام کہہ دو۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

مکتوب نمبر33: بنام حکیم محمد علی، حویلی لکھا

مخلصم حکیم محمد علی صاحب

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ سلیمانی ٹوپی مانگنے والے سے صاف کہہ دیں کہ ہمارے پاس سلیمانی ٹوپی حاصل کرنے کا کوئی عمل نہیں ہے۔ لہٰذا وہ کسی اور پیر یا عامل کے پاس جائے۔

سلیمانی ٹوپی ایک مفروضہ ہے جو بعض ناواقف عاملوں کے لیے کشش کا باعث ہوتا ہے کہ سلیمانی ٹوپی حاصل ہو جائے تو وہ کسی کو نظر نہیں آئیں گے۔ اسی طرح ہمزاد کا عمل ہے۔ اکثر لوگ اس کے حصول میں عمریں گنوا دیتے ہیں مگر نہ سلیمانی ٹوپی حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی ہمزاد تابع ہوتا ہے۔ اور سلیمانی ٹوپی حاصل کرنے کا کوئی عمل ہے ہی نہیں۔ کسی کتاب میں اس کے حصول کا کوئی طریقہ درج نہیں ہے اور اگر کسی نے درج کیا بھی تو وہ سراسر غلط ہے۔

گھر میں سب سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

11 اپریل 1998ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر34: بنام حکیم محمد علی، حویلی لکھا

مخلصم حکیم محمد علی صاحب

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ میں دعا اور توجہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ محمد اشرف کے رشتے میں کامیابی بخشے۔ باقی اللہ کے فضل و کرم سے آپکی روحانی اور باطنی ترقی تو ہو رہی ہے مگر خلافت ابھی نہیں ملنی۔ اس کے متعلق حضرت قبلہؒ کی طرف سے منظوری اور اشارہ ضروری ہوتا ہے۔ آپ کو جب نفس اور شیطان بہت ستاتے ہیں اور نفسانی اور شیطانی خیالات بہت پریشان کرتے ہیں آپ ان سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکے تو خلافت سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ نفس اور شیطان سے چھٹکارہ حاصل کر لیں تو پھر خلافت کے حق دار بنیں گے۔ اس کے لیے آپ کو بہت ریاضت اور محنت کرنی پڑے گی اور اس میں کامیابی کے بعد آپ کو خلافت دے دی جائے گی۔

اگر آپ کو نفس اور شیطان بہت تنگ کرتا ہے اور نفسانی اور شہوانی خیالات ستاتے ہیں اور اپنے آپ پر کنٹرول اور ضبط نہ ہو تو پھر دوسری شادی کر لیں۔ غلام فاطمہ اور عذرا سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

09 مارچ 1986ء

مکتوب نمبر35: بنام حکیم محمد علی، حویلی لکھا

مخلصم حکیم محمد علی سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ جمعیت علمائے پاکستان نے جس کے سربراہ شاہ احمد نورانی ہیں ریفرنڈم کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ ہماری یعنی سنی طبقے اور بریلوی مسلک کی جماعت ہے۔ اس لیے ہمیں بھی بائیکاٹ کرنا چاہیے اور ووٹ ڈالنے نہیں جانا چاہیے۔ آپ بھی ووٹ ڈالنے ہرگز نہ جائیں اور دوسرے لوگوں سے بھی یہی کہیں۔ صدر ضیاء اسلام کے نام پر دھوکہ اور فریب کر رہا ہے اور بندوق کی نوک پر ووٹ زبردستی لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ ضیاء الحق اسلامی لاء نافذ نہیں کر رہا بلکہ مارشل لاء نافذ کر رہا ہے۔ اور اس نے مارشل لاء نافذ کیا ہوا ہے اور اس نے اسلام کے نام پر ایسے غلط اور ناجائز کام کیے ہیں جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً معمولی جرائم پر کوڑے مارے گئے ہیں اور مارے جا رہے ہیں اور بے گناہوں کو مارے جا رہے ہیں۔ اس کا حشر بہت برا ہوگا۔ بے گناہوں کی آہیں اور بددعائیں اسے کہیں کا نہیں رہنے دیں گی۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

12 دسمبر 1984ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر36: بنام حکیم محمد علی، حویلی لکھا

مخلصم حکیم محمد علی صاحب

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ رقم بھی مل گئی تھی۔ ارشد کا خط بھی پڑھا۔ ارشد پورا گمراہ ہو گیا ہے۔ آپ کو تو جلد ہدایت ہو گئی تھی اور آپ اپنے دعوے سے باز آ گئے تھے۔ مگر ارشد ہدایت پانے والا نہیں۔ آپ نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور بتایا تھا کہ آپ ایبٹ آباد میں چلّہ کاٹ رہے تھے کہ آواز آئی کہ تم امام مہدی ہو اور تم نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور جب میں نے تمہیں بتایا کہ یہ شیطانی خواب تھا تو تم باز آ گئے اور توبہ کر لی۔ ارشد نے ساتویں سلطان الفقراء ہونے کا دعویٰ کیا اور لکھا کہ پہلے جو چھ سلطان الفقراء گذرے ہیں وہ صرف اپنے وقت کے سلطان الفقراء تھے اور میں قیامت تک کے لیے سلطان الفقراء ہوں۔ میں نے اُسے منع کیا مگر وہ باز نہیں آیا اور اپنے دعوے پر اڑا رہا۔ اس کا انجام بہت برا ہوگا۔

ارشد کو لکھیں کہ تم بھی تو حکیم ہی ہو اور لاہور میں برسوں تک قارورے سونگھتے رہے ہو۔ اور جس طرح میرا مشاہدہ اور دعویٰ غلط تھا اسی طرح تمہارا دعویٰ بھی غلط ہے اور جسے تم سچا مشاہدہ کہتے ہو وہ بالکل شیطانی مشاہدہ ہے۔ اس سے باز آ جاؤ۔ اس سے تو وہی بیماروں کا قارورہ سونگھنے اور برا زدیکھنے کا دھندا بہتر تھا۔ وہی شروع کر دو۔ وہ دھندا خدمتِ خلق تھا اور یہ دھندا خلق کو گمراہ کرنے کا ہے۔ اس سے تمہارا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

28 جولائی 1982ء

مکتوب نمبر37: بنام حکیم محمد اسلم شاہ، میاں چنوں

مخلصم حکیم محمد اسلم شاہ صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ اس سے قبل میں ایک خط بھیج چکا ہوں اور "خصوصی اعلامیہ" کی کچھ کاپیاں بھی بھیجی ہیں۔ مولوی ارشد کو اعلامیہ پڑھ کر کوئی ہدایت نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ مقابلے اور محاربے پر اتر آیا ہے اور بالکل پاگل اور فاتر العقل ہو گیا ہے اور گالیاں بک رہا ہے۔ اسکے پاگل پن سے اب یہ بات کوئی بعید نہیں کہ وہ کوئی حادثہ کر بیٹھے اور آپے سے بالکل باہر ہو جائے۔ اسکے اطوار اور تیور خطرے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ جب کوئی اس قدر گمراہ ہو جائے تو اُس سے ہر بات کا امکان ہوتا ہے۔

آپ کا معاملہ میں انشاءاللہ حضرت قبلہؒ کے حضور پیش کروں گا اور کوئی اشارہ ملنے پر آگاہ کر دوں گا۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ حضرت قبلہؒ کی آپ پر خصوصی چشمِ عنایت ہے۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

28 فروری 1982ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر38: بنام حکیم محمد اسلم شاہ، میاں چنوں

مخلصم حکیم محمد اسلم شاہ صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

میں 21 فروری کو کلاچی پہنچا۔ اعلامیہ چھپ گیا تھا اور اسکی چند کاپیاں آپ کو بھیجی جارہی ہیں۔ مولوی ارشد کے مریدوں کو اسکے بھتیجے مسعود کے ذریعے بھیج دی گئی ہیں کیونکہ اسکے پاس ارشد کے مریدوں کے پتوں کا رجسٹر موجود تھا۔

ریاض کے بھائی مقصود کے متعلق میں نے اقبال سے کہہ دیا تھا۔ اگر وہ نوکری کرنا چاہے تو وہ اسے مرافکو میں ملازم کرادیگا۔ مرافکو کا سیکرٹری بشیر احمد اپنا مرید ہے اور پروڈکشن مینجر بھی عقیدتمند ہے۔ اُس کے ہاں اس دفعہ ہم دعوت پر گئے تھے۔ اس کی لڑکی پر کوئی آسیب تھا۔

آپ نے کیا بات پوچھی تھی اور مجھے آپ کو کیا جواب دینا تھا وہ میں بالکل بھول گیا۔ دوبارہ وضاحت کے ساتھ لکھیں تو میں جواب دیدوں گا۔ ابجد کے حساب کے پیچھے نہ پڑیں۔ یہ کوئی آسمانی یا الہامی حساب نہیں ہے۔ صرف رمل، جفر اور نجوم کے علما کا اختراعی اور وضع کردہ حساب ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ سروری قادری سلسلے کے جو مشہور و معروف ورد و وظائف ہیں وہ تیر بہدف اور بہت کارگر ہیں اور اس سلسلے سے تعلق رکھنے والوں کے لیے موزوں اور مناسب ہیں۔ انہی میں سے پسند کر کے پڑھیں۔ ان سے باہر نہ جائیں۔ اکثر اوقات اُن سے باہر جانے پر رجعت ہوتی

ہے اور نقصان ہوتا ہے۔

مولوی ارشد کا ایک خاص مرید ہمیں ملنے کے لیے 19 فروری کو رحمانیہ مل آیا تھا۔ اعلامیہ اُس کے پاس تھا۔ اس نے بتایا کہ اعلامیہ پڑھ کر میں تو پاگل ہو گیا ہوں اور کہ ہم تو "عرفان" پڑھ کر اور حضرت فقیر صاحب سے تعلق کی بنا پر اسکے مرید ہوئے تھے اور ہمارا یہ خیال تھا کہ ارشد کو آپ کی حمایت اور تائید حاصل ہے۔ اس نے بتایا کہ گذشتہ ستمبر ارشد بس لیکر جب گھمکول سے کلاچی آیا تھا تو میں بھی اسکے ساتھ تھا اور آپ (عبدالحمید) جب اس سے مل کر چلے گئے تو ہم نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو ارشد نے بتایا کہ یہ ہمارے پیر بھائی ہیں۔

میں نے اسے بتایا کہ یہی تو اس کا سب سے بڑا فریب اور دھوکا تھا کہ اس نے مجھے صرف اپنا پیر بھائی بتایا۔ یہ نہیں بتایا کہ یہ حضرت قبلہؒ کے صاحبزادے، روحانی جانشین اور آپ کی مسند اور مقام پر بیٹھنے والے نائب اور حقیقی خلیفہ ہیں۔ پیر بھائی کی حیثیت الگ ہے اور میرا مقام الگ ہے۔ مجھے اپنا پیر بھائی کہہ کر یہ لوگ میرے مقام کا انکار کرتے ہیں اور حضرت قبلہؒ کی وصیت اور فرمان کو جھٹلاتے اور مسترد کرتے ہیں۔ یہ تاثر عموماً وہی بدبخت لوگ دیتے ہیں جن کے دل میں کھوٹ ہے اور جو مجھ سے بغض و عناد رکھتے ہیں۔ ان کا حضرت قبلہؒ کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کی نسبت مشکوک ہے۔ اس قسم کا تاثر دینے والے اور ایسے خیالات رکھنے والے حضرت قبلہؒ سے بہت دور ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ حضرت قبلہؒ ان سے ناراض اور متنفر ہیں۔ اور میں خود بھی ان سے نفرت کرتا ہوں۔ آئندہ اعلامیہ میں اسکی وضاحت

Scanned by CamScanner

بھی آجائے گی۔ یہ طریقہ اور رواج کسی سلسلے میں نہیں کہ سلسلے کے روحانی جانشین اور صاحبزادے اور نائب اور قائمقام کو عام مرید اپنا پیر بھائی کہیں یا سمجھیں۔ یہ تاثر صرف ہمارے طریقے میں چند خودغرض اور مفاد پرست بدنصیبوں کا پیدا کردہ ہے اور ان کا کوئی روحانی مقام نہیں۔ والسلام

دعاگو

فقیر عبدالحمید سروری

23 فروری 1982ء

مکتوب نمبر 39: بنام ماسٹر محمد اسحاق، میاں چنوں

مخلصم ماسٹر محمد اسحاق صاحب

دعا اور سلام مسنون!

طفیل، خدا بخش اور عبدالغفور آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ لولاک کو صحت بخشے اور اسے طویل عمر عطا کرے۔

لولاک کی والدہ کے متعلق میں نے ایک تشویشناک واقعہ (خواب) دیکھا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور اُسے معافی اور رہائی دلا دی گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہی بلائیں اور مصائب جو آپ کی پہلی بیویوں کی جان لے گئی تھیں انہوں نے لولاک کی والدہ کو بھی گرفت میں لے رکھا ہے وہ بری طرح چیخ رہی ہے اور اسکی جان پر بنی ہوئی ہے اور وہ مجھے پکار رہی ہے۔ میں بڑی تیزی سے پہنچا، ان بلاؤں کے ساتھ لڑائی کی اور ان کو بری طرح زخمی کر کے بھگا دیا۔ والدہ لولاک نڈھال ہے اور اسمیں اٹھنے کی سکت نہیں ہے اور وہ کہتی ہے کہ حضرت صاحب میرا دم نکلا جا رہا ہے۔ مجھے سہارا دیں اور اٹھائیں۔ میں اُسے سہارا دیکر اٹھاتا ہوں اور اُسے چھوٹے بچے کی طرح اٹھا کر ایک پلنگ پر ڈال دیتا ہوں اور پھر اسے دم کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ اس کی جان سخت عذاب میں نظر آتی ہے اور اسکی حالت نازک ہے۔ وہ مجھ سے کہتی ہے آپ میرے ساتھ رہیں۔ میرے قریب رہیں اور مجھے اپنی گرفت میں رکھیں اور مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھیں۔ میں اُسے تسلی دیتا ہوں کہ کوئی فکر نہ کرو میں زندہ ہوں تو دوبارہ وہ

Scanned by CamScanner

بلائیں تمہاری جان کے درپے نہیں ہونگی۔ پھر میں نے دیکھا وہ ٹھیک ٹھاک ہے اور اس نے صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے ہیں اور میں اسے پیار دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اسی لیے تو میں پہنچ گیا تھا کہ تم میری خدمت کرتی ہو اور میں تمہیں اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھوں گا۔ اس سے وہ خوش ہو جاتی ہے کہ مجھے اپنے قدموں اور پیروں ہی میں رکھیں۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے فضل وکرم فرمایا اور اسے دوبارہ زندگی مل گئی۔ اب اسکی نگرانی اور حفاظت کرنی پڑے گئی۔

ایک چھوٹا سا بکرا ضرور صدقہ کر دیں۔ لولاک اور بچوں کو دعا اور پیار اور لولاک کی ماں کو دعا اور سلام۔ میں 21-22 اپریل میاں چنوں میں گزاروں گا۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

21 مارچ 1992ء

مکتوب نمبر 40: بنام ماسٹر محمد اسحاق، میاں چنوں

مخلصم ماسٹر اسحاق صاحب سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ جان محمد کا خط آیا تھا اور میں نے اسے جواب بھی دیدیا تھا۔ زکیہ بی بی سے کہہ دیں کہ وہ پریشان نہ ہو۔ میں پوری پوری نظر اور توجہ اور نگرانی رکھوں گا۔ گھر سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ سوتے وقت تین بار آیت الکرسی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے سارے بدن پر پھیر لیا کرے۔ اور میرا تصور کر کے سو جایا کرے۔ انشاء اللہ ڈر نہیں لگے گا۔ بلاؤں کو میں نے دفع کر دیا تھا اور آئندہ بھی حفاظت کرنا میری ذمہ داری ہے۔ میں انشاء اللہ 9-10 جولائی کو دربار حضرت سلطان باھوؒ جاؤں گا۔ آپ خود آجائیں۔ بچوں کو ساتھ ہرگز نہ لائیں۔ بہت گرمی اور رش ہوگا۔

11 جولائی کو میں گوجرہ جاؤں گا۔ ایک دو دن گوجرہ لگ جائیں گے۔ 13 جولائی کو فیصل آباد پہنچوں گا۔ اگر آپ چاہیں گے تو میں ایک دن رات کے لیے آپ کے ساتھ میاں چنوں چلا جاؤں گا۔ میری تکلیف کی خیر ہے۔ بچوں کو تکلیف نہ دیں۔ شمائلہ کنول اور محمد لولاک کو بہت بہت دعا اور پیار۔ رابعہ شبنم کو خصوصی دعا اور پیار۔ محمد طفیل صاحب، ان کے اہلِ خانہ، جان محمد اور ان کے اہلِ خانہ سے دعا اور سلام کہہ دیں۔ زکیہ بی بی کو دعا اور سلام۔ ان دنوں گرمی بہت زیادہ ہوگی۔ ٹھنڈے وقت میاں چنوں کا سفر کرنا ہوگا۔

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر42: بنام صوفی محمد طفیل، میاں چنوں

مخلصم صوفی محمد طفیل صاحب

دعااورسلام مسنون!

میں 16 مئی کو خیریت سے کلاچی پہنچ گیا تھا۔15 کو لاہور میں ڈاکٹر کو آنکھ دکھائی تھی۔انہوں نے عینک کے نمبر دیئے ہیں۔عینک لگانی پڑے گی۔اب اس عمر میں گزارہ ہی کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو خوش رکھے۔شاہ محمد جبوکہ میں بیمار ہوگیا ہے اور ابھی تک کلاچی نہیں آیا۔

زکیہ بی بی کے متعلق بہت اچھا اور مبارک مشاہدہ ہوا ہے۔میں نے اسے لولاک سمیت خاتونِ جنت کی محفل میں دستہ بستہ کھڑے درود وسلام پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔خاتونِ جنت کی محفل میں حاضری بہت بڑی سعادت ہے جو بہت کم خواتین کو حاصل ہوتی ہے۔انشاءاللہ خاتونِ جنت کی محفل میں حاضری سے اسکی تمام پریشانیاں دور ہوں گی اور اسکی جملہ مشکلات آسان ہونگی اور اس کے گناہ معاف ہونگے اور اس کا شمار نیک اور صالح خواتین میں ہوگا۔

تمام افرادِ خانہ سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

18 اپریل 1993ء

مکتوب نمبر43: بنام محمد اسحاق وصوفی محمد طفیل میاں چنوں

مخلصم محمد اسحاق وصوفی محمد طفیل صاحب!

دعااورسلام مسنون!

میں انشاء اللہ عید کے بعد جون کی 12 تاریخ کو کلاچی سے فیصل آباد پہنچوں گا اور 13 سے 16 جون تک لاہور قیام کروں گا۔ڈاکٹر کو آنکھ دکھانی ہے۔اسکے بعد گوجرانوالہ، جہلم، سرائے عالمگیر اور راولپنڈی وغیرہ کا دورہ کر کے 26 جون کو دوبارہ فیصل آباد پہنچوں گا اور دو دن قیام کروں گا۔28 اور 29 جون کو محرم کے عرس کے لیے دربار سلطان باھوؒ پہنچوں گا اور 10 محرم (30 جون) کو گوجرہ جاؤں گا اور پھر کلاچی جاؤں گا۔آپ لوگ دربار آئیں تو بیوی بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔گرمی بہت ہو گی۔بچوں کے بیمار ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔میں صرف ایک رات دربار پر قیام کروں گا۔بچے اگر ملنا چاہیں تو فیصل آباد 12 جون کو یا 26، 27 جون کو آجائیں۔دعا ہو جائے گی۔

حکیم محمد اسلم مرحوم گذشتہ ہفتے خواب میں ملے تھے۔بہت بیمار، کمزور، سانولائے ہوئے اور انتہائی پریشان تھے اور مجھے کہہ رہے تھے میرے لڑکوں تک میرا پیغام پہنچاؤ کہ ایک تو میرا قرضہ فوری طور پر اتار دیں۔اس کی وجہ سے مجھے بہت اذیت ہو رہی ہے اور دوسرا میری قبر کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ ترک کر دیں۔اس سے مجھے عذاب ہوگا۔کیونکہ یہ شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہے۔میں نے محمد اکرم کو

Scanned by CamScanner

بذریعہ خط پیغام پہنچا دیا ہے۔ دیکھیں وہ اس پر کہاں تک عمل کرتے ہیں۔ جان محمد اور خدا بخش سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

27 مئی 1993ء

مکتوب نمبر 44: بنام ماسٹر محمد اسحاق، میاں چنوں

مخلصم ماسٹر محمد اسحاق صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

میں 24 جنوری کو صبح سات بجے خیریت کے ساتھ کلاچی پہنچ گیا تھا۔ طفیل صاحب بھی ساتھ تھے اور وہ کل واپس چلے گئے۔ زکیہ بی بی کے لیے ایک چھوٹا سا تحفہ (لاکٹ) بھیجا ہے۔ تحفے مانگنے والے بے شمار ہیں۔ اگر کوئی اور تحفہ بچ گیا تو زکیہ کے لیے بچا کر رکھ لوں گا۔ ورنہ خیر۔

جنوبی افریقہ پہنچا تو مجھے سب سے زیادہ فکر اور تشویش لولاک کی صحت کے متعلق تھی۔ کیونکہ میں اسے بہت ہی زیادہ بیمار اور کمزور حالت میں چھوڑ گیا تھا اور اسی لیے اسکی صحت کے بارے میں بار بار دریافت کرتا تھا۔ اسکے متعلق میں نے وہاں پہنچتے ہی فکر مندی کی حالت میں خواب دیکھا تھا اور مجھے یقین تھا کہ لولاک تندرست ہو جائے گا مگر اپنے مزید اطمینان کی خاطر فون پر بار بار سب سے پہلے اسکی صحت کے بارے میں پوچھتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں لولاک کو اپنے ہاتھوں میں لیے روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہوں۔ لولاک کی آنکھیں بند ہیں اور وہ بہت کمزور اور نیم مردہ حالت میں میرے ہاتھوں میں ہے۔ بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کرتا ہوں کہ اے اللہ کے پیارے رسولؐ، اے شہِ لولاکؐ! اس بچے کا نام میں نے آپکے مقدس نام پر رکھا ہے اور میں اسکی صحت اور زندگی طلب کرنے حاضر ہوا ہوں۔ اسکی حالت پر اور

Scanned by CamScanner

اسکے غریب والدین اور خصوصاً کمزور دل زکیہ بی بی کی حالتِ زار پر ترس اور رحم فرمائیں۔ وہ بیچاری تو جان و دل سے میری خدمت کرتی ہے اور مجھ پر جان چھڑکتی ہے۔ اس معصوم بچے لولاک کے لیے اللہ سے صحت اور زندگی مانگ دیں۔ ورنہ بظاہر تو اسکی زندگی کے کوئی آثار نہیں۔ تھوڑی دیر بعد گنبدِ خضریٰ سے ایک تیز روشنی نکلی اور بڑی شفیق اور جاں نواز پیاری آواز سنائی دی کہ لولاک کو اللہ نے صحت اور زندگی بخش دی ہے۔ یہ آواز سن کر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپکی کرم نوازی اور بندہ پروری کے قربان جاؤں۔ اور معاً میری آنکھ کھل گئی اور مجھے یقین ہوگیا کہ انشاءاللہ لولاک صحت یاب ہوجائے گا۔

زکیہ کا کیا حال ہے۔ اسے دعا اور سلام دیں۔ تمام مریدوں سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

26 جنوری 1995ء

مکتوب نمبر 45: بنام ماسٹر محمد اسحاق، میاں چنوں

مخلصم ماسٹر محمد اسحاق صاحب!

السلامُ علیکم!

میں اسی دن 11 بجے کلاچی پہنچ گیا تھا۔ آپ نے جس پیر کا ذکر کیا تھا کہ وہ منٹوں میں زیارتِ رسول ﷺ کرانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ غلط دعویٰ کرتے ہیں۔ دراصل وہ ایک شعبدہ بازی سے کام لیتے ہیں۔ جس کا ذکر میں نے الہامات میں ''ہول سیل شعبدہ بازی'' کے عنوان کے تحت کیا ہے وہ میں نے محمد طفیل صاحب کو پڑھوا دیا تھا۔ وہ آپ بھی پڑھ لیں تو آپ کو ان کے دعوے کی حقیقت معلوم ہوجائے گی۔ یہ لوگ زیارتِ رسولؐ کا لالچ اور فریب دیکر مرید بڑھانے اور بنانے کا دھندا کرتے ہیں۔ آج کے دور میں کوئی بھی منٹوں میں زیارتِ رسول ﷺ نہیں کرا سکتا۔ بہت ریاضت کے بعد مرشد کی توجہ اور رہنمائی میں خواب اور مراقبے میں زیارتِ رسولؐ ہوجاتی ہے۔ جو دعویٰ کرتے ہیں اور مرید بنانے کی فکر میں لگے ہوتے ہیں وہ خود بھی اسے نعمت سے محروم ہیں۔ ہر مسلمان کے ذہن اور تصور میں روضۂ رسولؐ موجود ہے۔ آنکھیں بند کردی جائیں اور روضۂ رسولؐ کی ترغیب دی جائے تو روضۂ رسولؐ کا ذہن اور تصور میں آنا لازمی ہے۔ یہ لوگ اسی کو روضۂ رسولؐ اور زیارتِ رسولؐ کا نام دیتے ہیں۔ یہ محض شعبدہ بازی ہے۔ زکیہ سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

21 ستمبر 1999ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر46: بنام محمد لولاک، میاں چنوں

مخلصم عزیزی محمد لولاک سلمہٗ

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ تمہاری شاندار کامیابیوں اور عزت افزائیوں کی تفصیل پڑھی تو خوشی سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اور دل سے دعا نکلی کہ اللہ کریم شہ لولاکؐ کے اس ننھے، بے مثل اور بے بدل مدح سرا اور یکتائے روزگار ثنا خوان کو اور عزت اور احترام بخشے اور مزید شاندار کامیابیوں سے ہم کنار فرمائے اور اللہ اسے ہر محفل میں محبتِ مصطفیٰؐ کے، عقیدت کے پھول بکھیرنے اور عشقِ رسولؐ کی خوشبوئیں پھیلانے کی لازوال سعادت نصیب فرمائے۔ اور اسے اپنے جان و دل نثار کرنے والے والدین کی الفتوں اور شفقتوں کے سائے تلے پروان چڑھائے اور اسے طویل نیک نامی اور عزت کی زندگی عطا فرمائے۔

بلاشبہ اللہ نے غریب اور بے نوا ماسٹر محمد اسحاق صاحب کو سو بیٹوں کے برابر ایک ایسا بے بہا لعل اور نیک سیرت بیٹا عطا کیا ہے جو ہر محفل میں اپنی کامیابیوں کے علم گاڑتا جا رہا ہے اور اپنے والدین کی عزت، وقار اور خوشیوں اور مسرتوں میں قابلِ قدر اضافے کا باعث ثابت ہو رہا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے محبوبؐ کی مدح سرائی اور ثنا خوانی کے صدقے تجھے اور تیرے والد کو اپنے گھر اور روضۂ رسولؐ کی زیارت کا شرفِ عظیم بخشے۔

اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد۔

والدین اور بہنوں سے اور طفیل صاحب کے گھر دعا اور سلام کہہ دو۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

01 جون 2003ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر47: بنام محمد لولاک، میاں چنوں

مخلصم محمد لولاک طول عمرہ

السلام علیکم!

تمہارا دل خوش کن عقیدت نامہ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مزید مقبولیت اور عوامی شہرت اور عزت سے نوازے اور تم اسی طرح اپنے جاں نثار والدین کے دل کا سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنتے رہو۔ تمہاری عزت، مقبولیت اور شہرت تمہارے والدین کی عزت افزائی اور سکونِ دل اور راحتِ جان کے علاوہ سلسلے کی بھی عزت، مقبولیت اور شہرت کا باعث ہے اور تمہیں یہ کامیابیاں ثنا خوانی اور مدح سرائی رسولؐ کے باعث مل رہی ہیں۔ اور میری توجہ اور دعائیں بھی تمہارے شاملِ حال ہیں۔ میں مزید دعا اور توجہ کروں گا۔ ثنا خوانیٔ رسولؐ بہت بڑے ثواب کا باعث ہے۔ والدین سے، بہنوں سے اور طفیل صاحب کے گھر والوں سے دعا اور سلام کہہ دو۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

17 جون 2003ء

مکتوب نمبر48: بنام محمد لولاک، میاں چنوں

عزیزی لولاک سروری سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط موصول ہوا۔ ثنا خوانیٔ محبوب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل تمہاری کامیابیوں اور شیدایانِ مصطفیٰؐ کی طرف سے تمہاری شاندار پذیرائی اور پُرذوق عزت افزائی سے دل بہت خوش ہوا۔

دنیاوی اور کاروباری کامیابیوں اور ترقیوں سے مدح سرائیٔ رسولِ مقبولؐ میں کامیابی زیادہ فیض رساں اور باعثِ برکت ہے اور یہ دین و دنیا ہر دو کی سعادتِ عظمیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے والد کو روحانی برکتوں، رحمتوں اور کامیابیوں سے زندگی بھر اسی طرح نوازتا رہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے درویش منش اور فقیر صفت والد اور نیک دل اور خادمۂ اولیا والدہ کو تمہاری کامیابیوں سے تاحیات اسی طرح سکونِ قلب اور بالیدگیٔ روح بخشتا اور عطا کرتا رہے اور تم اسی طرح ان کے غریبانہ آنگن اور فقیرانہ مسکن کی روشنی اور رونق بنے رہو۔ میری دعائیں انشاء اللہ تمہارے شاملِ حال رہیں گی۔ والدین، بہنوں، طفیل صاحب، فرزانہ اور امجد سے دعا اور سلام کہہ دو۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

18 جولائی 2003ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 49: بنام محمد لولاک، میاں چنوں

مخلصم برخوردار محمد لولاک سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا عقیدت نامہ ملا۔ خداوندِ قدوس تمہیں صحت مند اور تندرست و توانا رکھے تاکہ تم توصیفِ مصطفےٰ کا مقدس فریضہ احسن طریقے سے ادا کرتے رہو اور سرکارِ دوعالم تم پر اپنا خصوصی کرم فرماتے رہیں۔

نماز میں جو خیالات آتے ہیں ان کی پروا نہ کرو۔ یہ ہر کسی کو آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے۔ خیالات کا اور سانس کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے، کسی وقت بند نہیں ہوتا۔ اچھے خیالات بھی آتے ہیں اور برے بھی۔ ان سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ برے خیالات اگر آئیں اور ان پر عمل نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔

اللہ کریم تمہیں اپنے شفیق اور مہربان والدین کے سایۂ عاطفت میں پروان چڑھائے اور تم اپنی خداداد صلاحیتوں سے ان کے دلوں کے سکون میں دن رات اضافہ کرتے رہو اور ان کا اور اپنا نام روشن کرتے رہو۔

میں اپنی دعاؤں میں تمہیں اور تمہارے والدین کو انشاء اللہ ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ والدین سے اور محمد طفیل اور ان کے گھر والوں سے دعا اور سلام کہہ دو۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

29 اکتوبر 2003ء

مکتوب نمبر 50: بنام محمد احمد ہاشمی، سمبڑیال

مخلصم محمد احمد ھاشمی سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

تمہارا خط ملا۔

؎ نہ ہو نومید اے دہقان اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

جب تک یقین نہ ہو جائے کسی شے کو باطل یا حق کہنا درست نہیں۔ ہوسکتا ہے وہ روشنی انوار اور تجلیات کی ہو۔ گو تم نے باقاعدہ مشق تصور اسم اللہ ذات نہیں کی مگر تمہارے اندر استعداد، صلاحیت اور جبلّت تو موجود ہے۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ (الذّٰریٰت ۵۱:۲۱)

وہ تو ہر شے میں موجود ہے پھر انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کا دل تو خصوصی طور پر اسکی تجلیات کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات نفسانی اور شیطانی خواہشات کے باعث وہ تجلیات پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔ دل صاف اور مطہر اور ذکرِ الٰہی سے لبریز ہو تو اللہ کی تجلیات کا ضرور مرکز بن جاتا ہے۔ صاف اور صیقل آئینے ہی میں شکل نظر آتی ہے۔ مکدر اور سیاہ آئینے میں کچھ نظر نہیں آتا۔ دل گناہوں سے تاریک اور سیاہ ہو جائے تو اس میں تجلیات نظر نہیں آتیں اور دل عبادت اور ذکرِ الٰہی سے صاف اور شفاف ہوتا ہے۔

Scanned by CamScanner

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی، دیکھ لی

دعاگو

فقیر عبدالحمید سروری

29 مئی 1994ء

مکتوب نمبر 51: بنام محمد طاہر ہاشمی، سمبڑیال

مخلصم محمد طاہر ھاشمی سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ خواب بہت مبارک اور سچا ہے کیونکہ اسمیں حضور ﷺ اور حضور ﷺ کے گنبدِ خضریٰ نظر آئے ہیں اور یہی اس خواب کی بنیاد اور اساس ہے۔ باقی چیزیں اپنے ذاتی اعتقادات، تصورات اور خیالات سے تعلق رکھتی ہیں جو اس خواب میں شامل ہوگئی ہیں۔ مثلاً پاکستی کی طرف درود و سلام عرض کرنا وہ طاہر القادری کے فرمان کا تصور تھا۔ ابتدا میں گنبدِ خضریٰ کا نظر نہ آنا آپ کی اس خواہش کا مظہر تھا کہ گنبدِ خضریٰ نظر نہ آئے۔ اسی طرح تمام اضافی چیزیں جو نظر آئیں وہ سب آپ کے ذاتی تصورات سے تعلق رکھتی ہیں۔ پستانوں کا نظر آنا باطنی فیوض و برکات ہیں کیونکہ ماں کے پستانوں ہی سے بچے کو دودھ ملتا ہے اور وہ پلتا اور پروان چڑھتا ہے۔ ماں کے دودھ پر ہی بچے کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے اور باطن میں بھی اگر یہ نظر آئیں تو فیض و برکات کا باعث ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ خواب تعبیر اور تاویل طلب ہوتا ہے۔ پستان روحانی غذا کا مظہر بھی ہیں اور یہ ایک روحانی علامت اور تمثیل ہے۔ تمام اہلِ خانہ سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعاگو

فقیر عبدالحمید سروری

16 دسمبر 1993ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 52: بنام محمد احمد ہاشمی، سمبڑیال

مخلصم محمد احمد ھاشمی سروری!

دعا اور سلام مسنون!

تمہارا خط ملا۔ اللہ کرے زورِ بیاں اور۔ میری طبیعت اب ٹھیک ہے۔ فارغ ہونے کے بعد یونیورسٹی جانے کا پروگرام نہیں ہے کیا؟ مزہ خود رونے میں ہوتا ہے۔ رُلانے میں نہیں۔ رُلا تو ڈاکو، قاتل اور ظالم لوگ بھی دیتے ہیں۔ بلکہ وہ تو زیادہ رُلاتے ہیں۔

شیعہ ذاکر بھی رُلانے میں بہت ماہر ہوتے ہیں۔ بات ہی رلانے والی ہو تو قصہ گو بھی رُلا دیتے ہیں اور لوگ ڈرامے اور فلمیں دیکھ کر بھی رو پڑتے ہیں بشرطیکہ ان میں رُلانے والی بات موجود ہو۔ ماروی کا ڈرامہ دیکھ کر بہت سے لوگ بہت روئے تھے۔ اور اللہ کی یاد اور ذکر میں اور رسولِ پاک ﷺ کے عشق میں اگر رونا آئے تو اس سے زیادہ سعادت والی اور کوئی بات نہیں۔ اللہ کے خاص بندے محبتِ الٰہی اور عشقِ مصطفےٰؐ میں ہر وقت روتے رہتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کا نام اس لیے نوح تھا کہ وہ ہر وقت نوحہ کناں رہتے تھے۔

عرس پر آجاؤ۔ ہم تمہارا اندازِ بیان سن کر ضرور داد دیں گے بشرطیکہ داد دینے والی بات تمہاری تقریر میں پائی گئی۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

04 اکتوبر 1994ء

مکتوب نمبر 53: بنام محمد طاہر ہاشمی، سمبڑیال

مخلصم محمد طاہر ھاشمی سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ فرزند کی ولادت مبارک ہو۔ اللہ اسے عمرِ خضر اور بختِ سکندر سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر شے میں جلوہ گر ہے مگر ہر شے فانی ہے: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ (الرحمٰن ۵۵:۲۶)۔

اسکی مثال یوں ہے جیسے آفتاب کے سامنے ہزاروں آئینے رکھ دیئے جائیں تو سب میں آفتاب جلوہ گر ہوگا اور نظر آئے گا اور پھر سب آئینوں کو توڑ دیا جائے اور پیس دیا جائے تو سورج کی جلوہ گری میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ انبیا اور اولیا اللہ کے ساتھ واصل ہو کر بقا حاصل کر لیتے ہیں۔ اسکی مثال یوں ہے جیسے سورج کی کرنیں۔ وہ سورج کی ذات کا ایک حصہ ہیں اور اسکے ساتھ باقی ہیں۔ اس سے جدا نہیں ہوتیں۔ ان کے خاکی اجسام فنا ہو جاتے ہیں مگر ان کی ارواح روحِ کل سے واصل ہو جاتی ہیں اور اسی کے ساتھ باقی رہتی ہیں۔ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ: وہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ۔[1] (اللہ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا فرمایا)

زمان، زمانہ یا وقت ستاروں (زمین سورج) اور سیاروں کی گردشوں سے ظہور میں آتا ہے۔ ان سے اوپر جہاں یہ موجود نہیں ہیں اب بھی زمان (وقت) اور

[1] مسلم و زرقانی و عبدالرزاق؛ مدارج النبوت، عبدالحق دہلوی؛ کشف الخفاء العجلونی؛ روح المعانی؛ آلوسی

Scanned by CamScanner

اس کا تعین موجود نہیں۔ اور مکان بھی عرش و کرسی تک اور زمین و آسمان تک محدود ہے۔ اس سے اوپر مکان بھی نہیں۔ وہاں اب بھی لا مکان کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ وہاں ذاتِ باری تعالیٰ کے جلوہ گری کیسی ہے۔

ہم نہ ہوتے تو خدا ہوتا ہم تھے تو خدا تھا نہ تھے

وہاں جو وقت روزِ ازل میں تھا اب بھی وہاں وہی وقت ہے، وہی عالم ہے۔ وہاں وقت گذرا نہیں۔ وقت ہو تب گزرے۔ ہو نہ تو اس کے گذرنے کا تصور ہی موجود نہیں۔ جہاں مکان نہیں وہاں زمان بھی نہیں۔ مکان ہوگا تو زمان بھی ہوگا۔

والدہ اور بہن بھائیوں سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

17 مارچ 1992ء

مکتوب نمبر 54: بنام محمد اکرم ہاشمی، میاں چنوں

مخلصم محمد اکرم ھاشمی سلمہٗ

السلام علیکم!

میں 26 مارچ کو طفیل کے ہمراہ میاں چنوں پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ حکیم محمد ضیاء الحق صاحب کا اچانک انتقال ہو گیا ہے۔ سن کر حیران رہ گیا۔ اتنی اچھی صحت تھی۔ کوئی بیماری نہیں تھی۔ پھر یہ کیسے ہو گیا۔ آپ اسی دن اوکاڑہ گئے ہوئے تھے۔ میں 27 کو اوکاڑہ پہنچا۔ ان کا خاندان بہت پریشان تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ ان کے دماغ میں شریان پھٹ گئی تھی جس سے وہ بے ہوش ہو گئے اور اسی بے ہوشی کی حالت میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کی وفات کا بہت زیادہ صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر بخشے۔ حاجی غلام یسٰین سے لے کر حکیم ضیاء الحق تک ھاشمیوں کا پورا پاک باز اور پارسا گروپ رخصت ہو گیا۔ پہلے ڈاکٹر غلام محی الدین قادری صاحب، پھر آپکے والد صاحب، پھر حاجی غلام یسٰین صاحب، پھر مولوی محمد اعظم صاحب، اور پھر ان صوفیوں کی آخری نشانی ضیاء الحق صاحب بھی داغِ مفارقت دے گئے اور بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا جو مدتوں تک پُر نہیں ہو سکے گا۔

گھر میں سب سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

01 اپریل 1997ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر55: بنام محمد اکرم ہاشمی، میاں چنوں

برخوردار محمد اکرم ھاشمی سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

میں تم سے رخصت ہو کر دس ستمبر کو کلاچی پہنچ گیا تھا۔ شاہ صاحب کی وفات سے تمہارے خاندان میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا اب بہت مشکل ہے۔ ایک شمع روشن تھی جو بجھ گئی اور ایک چراغ منور تھا وہ گل ہو گیا۔ ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ مہمان لوگوں کا ہجوم چھٹ جانے کے بعد اب تمہیں محسوس ہو رہا ہو گا کہ کتنا بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اور تم کتنی شفیق اور سراپا محبت ہستی سے محروم ہو گئے ہو۔ ھاشمی خانوادے میں دور دور تک چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی ایسی شخصیت کہیں نظر نہیں آتی۔ انہوں نے خود دکھ درد جھیل کر دوسروں کو سکھ اور آرام پہنچایا اور حاجتمندوں کی نگاہوں کا مرکز بنے رہے۔

کتنی آنکھیں تھیں مرتکز ان پر
کتنے ٹوٹے دلوں کی آس تھے وہ

اللہ تعالیٰ ان کو عاقبت کے بلند درجات پر فائز فرمائے اور تم بھائیوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ خداوند تمہیں دین و دنیا میں کامیابیوں سے ہم کنار کرے اور دولت، عزت اور شہرت کے بامِ عروج پر پہنچائے۔

دادی، والدہ، جمیلہ بی بی، اور تمام بہن بھائیوں سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

شریکِ غم

فقیر عبدالحمید سروری

15 ستمبر 1992ء

مکتوب نمبر56: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط ملا۔ مشق تصور اسم اللہ ذات صرف ماتھے اور دل کے مقام پر کریں۔ اور مقامات پر نہ کریں۔ ابتدا میں مشق تصور اسم اللہ ذات ان دو مقامات پر کرنا زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ جب ان دو مقامات پر اسم اللہ ذات مرقوم ہو جائے اور کامیابی کے ساتھ نقش جم جائے تو بعد میں مشقِ وجودیہ کریں۔ مشقِ وجودیہ سے پورا باطنی اور روحانی وجود تیار ہو جاتا ہے۔ ماتھے اور دل پر نقش کرنے سے لطیفۂ قلب اور لطیفۂ روح زندہ اور بیدار ہوتا ہے۔ لطیفۂ قلب اور لطیفۂ روح کے بیدار اور زندہ ہونے کی کچھ علامات ہوتی ہیں جو "عرفان" اور دوسری کتابوں میں درج ہیں۔

پاس انفاس اور نفی اثبات آہستہ کریں۔ آواز پیدا نہ ہو۔ اسم یَا لَطِیْفُ وح کا وردِ دن کا ہوتا ہے۔ ظہر اور عشا کے وقت بھی کلمۂ طیبہ اور درود شریف پڑھ لیا کریں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

02 اگست 2005ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر57: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان سلمہٗ

السلامُ علیکم!

تمہارا خط موصول ہوا۔ سورۂ مزمل شریف کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ تسخیرِ قلوب سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں عزت اور احترام پیدا ہوتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کا تمہارا طریقہ درست ہے۔ اسے جاری رکھیں۔ تسخیرِ جنات کا کوئی عمل نہ کریں۔ پُرآشوب سے مراد خطرات سے پُر ہے۔ جنات کی دنیا بہت خطرناک ہے اور ان کو تسخیر کرنے اور قابو کرنے پر وہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اگر عامل کمزور ہے تو وہ اسے بیمار کر دیتے ہیں اور اسے مار بھی دیتے ہیں۔ جنگل میں جائیں اور شیر، چیتوں اور بھیڑیوں کو قابو کرنے کی کوشش کریں تو ان سے خطرہ ہوتا ہے کہ وہ مار دیں گے۔ اسی طرح جنات کو مسخر کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ مزاحمت کرتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا جنات کو مسخر کرنے کا کوئی عمل نہ کریں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

14 ستمبر 2006ء

مکتوب نمبر58: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان سلمہٗ

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ سورۂ مزمل کی دوبار زکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہے۔ سورۂ مزمل کی ایک دفعہ کی زکوٰۃ ہی کافی ہوتی ہے اور وہ زکوٰۃ آپ نے ادا کر دی ہے۔ اب روزانہ صبح کے وقت اکیس دفعہ یا کم از کم گیارہ بار پڑھ لیا کریں۔ اور زندگی بھر پڑھیں۔

رسالہ روحی شریف روزانہ ایک بار پڑھ لیا کریں۔ اسی قدر کافی ہے۔ اس کی زکوٰۃ کا طریقہ کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ یہ حضرت سلطان باھوؒ کا کلام ہے۔ اور کسی بزرگ کے کلام میں اسکی روح موجود ہوتی ہے اور جب اسے کوئی پڑھتا تو صاحبِ کلام کی روح متوجہ ہوتی ہے اور فیض پہنچاتی ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

12 اکتوبر 2009ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر59: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان صاحب!

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ سورۂ مزمل با مؤکلات پڑھنے میں کوئی پرہیز نہیں ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کے لیے میں دعا اور توجہ کروں گا۔

مسجد کا لکڑی کا دروازہ خریدنے میں کوئی ہرج نہیں۔ خرید لو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کو صحت بخشے۔ تمہارا بھائی کلمہ شریف اور درود شریف پڑھتا رہے۔ پروانہ کرے۔

اَجِبْ یَا جِبْرَائِیلُ وَلَا خِلَافَ وَلَا کِذَّابَ جَبَّارُ قَهَّارُ غَفَّارُ سَتَّارُ۔

جلالی جمالی پرہیز لمبے چلّوں میں کیے جاتے ہیں۔ اس سے وظائف کا عمل جلد جاری ہو جاتا ہے اور کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

دعائے سیفی اور مراقبہ مسلسل جاری رکھنے سے جاری ہوتے ہیں اور اسکے لیے اجازت بھی ضروری ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

15 دسمبر 2005ء

مکتوب نمبر60: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان!

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت بخشے اور فارسی کا علم عطا فرمائے اور اس پر عبور بخشے۔ فارسی کسی استاد سے پڑھیں۔ وظائف پڑھنے کے دوران بات کر سکتے ہیں۔ تہجد اور زندہ کلام کی اجازت ہے۔ ہر حالت میں پاس انفاس اور نفی اثبات نہ کریں۔ کوئی وقت مقرر کر لیں۔ اور پاس انفاس اور نفی اثبات صرف مشق تصور اسم اللہ ذات کے وقت کیا کریں۔ دوسرے اوقات میں کرنے کی ضرورت نہیں اور اس سے فائدہ بھی صرف مشق تصور اسم اللہ ذات کرتے وقت ہی ہوتا ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

30 جون 2006ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر61: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان!

السلام علیکم!

تمہارا خط ملا۔ مشق تصور اسم اللہ ذات گھر پر بھی کر سکتے ہیں۔ اور گھر ہی بہتر ہے۔ چارپائی پر بیٹھ کر بھی کر سکتے ہیں۔ روزانہ کریں۔ ناغہ ہو جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ مشق تصور اسم اللہ ذات کے لیے صبح کا وقت زیادہ موزوں اور بہتر ہوتا ہے۔ نماز سے پہلے یا نماز کے بعد اس عمل کو کریں اور کم از کم نصف گھنٹے تک کریں۔ یہ سروری قادری سلسلے کا خاص اور بہت اہم عمل ہے اور اسی سے تمام لطائف زندہ ہوتے ہیں اور فقر و تصوف کی تمام منازل طے ہوتی ہیں اور تمام مراتب اور درجات حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ عمل استقلال اور استقامت کے ساتھ کرنا چاہیے اور پورے یقین کے ساتھ کرنا چاہیے۔ یہ ذکر اللہ کا سب سے افضل طریقہ ہے۔ خیال آنے کی پروانہ کریں، خیالات آتے ہی رہتے ہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

24 مئی 2005ء

مکتوب نمبر62: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم اجمل خان سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط موصول ہوا۔ سورۂ مزمل کی زکوٰۃ ادا کرنے سے روحانی طاقت پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں عزت اور احترام پیدا ہوتا ہے۔ سورۂ مزمل سروری قادری سلسلے کے خاص اور اہم وظائف میں سے ہے اور اس سے بہت سے دنیاوی اور دینی اور ظاہری باطنی فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اسے ہمیشہ جاری رکھیں اور یہ میرے بھی خاص وظائف میں سے ہے اور میں اسے 80 سال سے بھی زیادہ عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ اس سے مجھے بہت زیادہ ظاہری باطنی اور دینی و دنیاوی فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوئی ہیں۔

بدھ گزر جائے تو جو رات آتی ہے وہ خمیس کی رات ہوتی ہے۔ جلالی پرہیز میں زیادہ گرم اشیا مثلاً انڈا، بڑا گوشت وغیرہ سے پرہیز کرنا ہے اور جمالی پرہیز سے مراد زیادہ ٹھنڈی اشیا مثلاً دہی، لسی، سرکہ وغیرہ سے پرہیز ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کرتے وقت بات نہ کریں۔ احتلام کے لیے اجمل دواخانے کی حب ممسک مشکی خاص دو گولیاں رات کو کھائیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

01 جولائی 2005ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر63: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط ملا۔ **یا صمد اللہ الصمد** کا عمل کرلو۔ اگر یہ عمل تم نے کسی کتاب میں پڑھا ہے یا کسی عام آدمی نے بتایا ہے تو اس عمل کو نہ کرو۔ اس کا عمل سروری قادری طریقے میں نہیں ہے۔ سروریٔ قادری طریقے کے وظائف کتاب 'عرفان' میں درج ہیں اور ہماری دوسری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ وہ زیادہ مفید رہیں گے۔ شادی کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ نے اسی لیے فرمایا ہے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

تم بھی جتنی جلدی ہو سکے شادی کرلو۔ نفس کی سرکشی ختم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ نفس کی سرکشی صرف شادی کرنے سے ختم ہوتی ہے اور عورتوں کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

23 نومبر 2009ء

مکتوب نمبر64: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط موصول ہوا۔ رجعت سے مراد یہ ہے کہ کسی وظیفے کے پڑھنے کے دوران مؤکلات یا جنات کا اثر ہو جائے اور جانی یا مالی نقصان ہو جائے۔ اور یہ رجعت اور نقصان تب ہوتا ہے جب کوئی وظیفہ یا ورد کسی کامل پیر و مرشد کی اجازت کے بغیر پڑھا جائے یا کسی ایسے شخص کے کہنے پر پڑھا جائے جو خام ہو اور عامل نہ ہو۔ اور یہ رجعت اور نقصان ان لوگوں کو ہوتا ہے جو کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا ورد پڑھ کر اسے شروع کر دیتے ہیں یا کسی عام آدمی کے کہنے اور بتانے پر کوئی وظیفہ شروع کر دیتے ہیں۔ کسی کامل کے کہنے اور بتانے پر اور اجازت سے کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ نقصان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہاری چھوٹی بہن کو نیک بڑا کرے اور اسے فقیری کی دولت عطا کرے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کونسی نعت پڑھی تھی۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

03 جون 2006ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر65: بنام محمد اجمل خان، اوکاڑہ

مخلصم محمد اجمل خان

السلامُ علیکم!

تمہارا خط ملا۔ تزکیۂ نفس سے مراد نفس کی پاکیزگی ہے۔ تصفیۂ قلب سے مراد قلب یا دل کی صفائی ہے۔ تجلیۂ روح سے مراد روح کا متجلی ہونا ہے اور تخلیۂ سر سے مراد سر (لطیفۂ سر) کا پاک وصاف ہونا ہے۔ یہ سب کچھ مشق تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتا ہے۔

نفی اثبات اور پاس انفاس سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نفی اثبات اور پاس انفاس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب سانس اندر جاتا ہے تو لفظ 'اللہ' کے ساتھ اندر جاتا ہے اور جب سانس باہر آتا ہے تو لفظ 'ھُو' کے ساتھ باہر آتا ہے۔ اس طرح سانس پاک اور مطہر ہو کر دل کو اور اندرونی دنیا کو بھی پاک اور مطہر کر دیتا ہے اور دل اور اندرونی دنیا پاک اور مطہر ہو جائے تو اسمیں تجلیاتِ الٰہی کا ظہور اور ورود ہوتا ہے۔ نفی اثبات سے بھی یہی کچھ ہوتا ہے کہ لفظ لَآ اِلٰہَ سانس کے ساتھ اندر جائے اور اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ باہر جائے۔ آدابِ مرشد میں سب سے اہم چیز مرشد کا ادب واحترام ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو ہدایت اور والدہ کو صحت بخشے۔ والدہ ایک گولی BETNILAN کی رات کو کھالیا کرے۔

میں دعا اور توجہ کر رہا ہوں۔ تمہارے تمام اشعار غلط ہیں ان کی درستگی نہیں ہو سکتی۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

22 اکتوبر 2005ء

مکتوب نمبر66: بنام چوہدری محمد صدیق، میاں چنوں

مخلصم محمد صدیق صاحب سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ کسی کے بدقسمت کہنے سے کوئی بدقسمت نہیں بن جاتا۔ میں کہتا ہوں آپ بہت خوش قسمت ہیں۔ حالات میں اتار چڑھاؤ گرمی سردی آتی رہتی ہے۔ آپ کو بدقسمت کہنے والے خود بدقسمت ہیں۔ یہ لوگ خواہ مخواہ آدمی کو وہم میں مبتلا کرنے والے اپنے سلسلے سے بدظن کرنے والے اور گمراہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی باتوں میں نہ آئیں اور تسلی رکھیں۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

16 نومبر 2002ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر67: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط موصول ہوا۔ رسالہ روحی شریف پڑھا کریں۔ حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہو جائے گی۔ رسالہ روحی حضرت سلطان باھوؒ کا کلام ہے۔ ان کا کلام پڑھا جائے تو وہ متوجہ ہوتے ہیں اور ان کی زیارت بھی ہو جاتی ہے۔ کلام کا صاحبِ کلام سے تعلق ہوتا ہے اور صاحبِ کلام کی روح اپنے کلام میں موجود ہے بشرطیکہ صاحبِ کلام اللہ کا ولی ہو اور اللہ کا ولی اپنی قبر میں زندہ ہوتا ہے اور زندوں کی طرح کام کرتا ہے اور ان کا کلام پڑھنے سے ان کے ساتھ رابطہ ہو جاتا ہے اور ان کی زیارت ہو جاتی ہے۔

درود شریف پڑھتے وقت روضہ شریف کا تصور جہاں ہو جائے درست ہے۔ سامنے نگاہوں کے تصور بہتر ہے۔

رسالہ روحی کا مطلوبہ لفظ یوں ہے: "صَیُّوْرَتِ"

اللہ تعالیٰ آپکو اپنے نیک مقاصد میں کامیابی بخشے۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

13 مئی 1974ء

مکتوب نمبر68: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط موصول ہوا۔

1۔ سماع اگر ساز کے ساتھ ہو تو سلسلہ قادریہ میں جائز نہیں۔ طبلہ اور باجہ نہ ہو تو پھر جائز ہے۔

2۔ قادری مرید سلب نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے سلسلے کو چھوڑ نہ دے۔ دوسرے سلسلے کے بزرگوں کے پاس جانے، ان سے استمداد کرنے اور ان کی قبروں کی زیارت کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ غوث پاک اسے سلب نہیں کرتے۔

3۔ میں آپکی ہر ممکن رہنمائی کروں گا۔

4۔ مزار مبارک پر تلاوت اور خصوصاً سورۂ مزمل شریف کی تلاوت کریں

5۔ مبلغ تین روپے مل گئے ہیں۔ شجرۃ النور بھیج دیا جائے گا۔

6۔ لطیفۂ نفس ہمزاد سے الگ چیز ہے۔ ہمزاد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا سایہ ہوتا ہے جو زندہ ہو کر کام کرتا ہے۔ مگر ہمزاد کے متعلق بھی بہت سے علما یہی کہتے ہیں کہ یہ ایک مفروضہ ہے۔ میں نے خود بہت سے لوگوں کو ہمزاد کا عمل کرتے دیکھا ہے اور انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ یہ محض تضیعِ اوقات ہے۔ لطائف کی بات اور ہے اور وہ ایک حقیقت ہے۔ لطائف ہیں اور وہ زندہ ہوتے ہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

18 مئی 1974ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر69: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

میں ایک ماہ کے دورے پر پنجاب گیا ہوا تھا۔ کل ہی واپس آیا ہوں۔ راولپنڈی میرے دورے میں شامل نہیں ہے اگر چہ وہاں چند ایک ارادتمند رہتے ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے حضرت صالح محمدؒ صاحب سے بچپن میں صرف اس طرح بیعت لی تھی کہ انہوں نے سر پر ہاتھ رکھ کر آپ کو اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کر لیا تھا۔ پھر آپ نے جوانی میں حضرت نور احمد صاحبؒ سے باقاعدہ بیعت کر لی تھی۔ اگر چہ آپکے حقیقی مرشد حضرت سلطان باھوؒ ہیں مگر ظاہری بیعت چونکہ ضروری ہے اس لیے آپ نے ظاہری بیعت کر لی۔ حضرت سلطان باھوؒ کا اپنا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے۔ ان کی اصلی بیعت حضرت رسالت مآب ﷺ سے تھی لیکن ظاہری بیعت پیر عبدالرحمٰن صاحبؒ دھلوی سے جا کر کی۔ اگر چہ حضرت سلطان باھوؒ کا درجہ اپنے پیر سے بڑھ گیا اور یہی صورتِ حال حضرت فقیر صاحبؒ کی ہے۔ اسکی صورت یوں ہے جیسے ایک بچہ پرائمری میں کسی استاد کی شاگردی کرتا ہے لیکن ایم اے کر کے اپنے پرائمری اور مڈل کے استاد کے درجے سے بڑھ جاتا ہے۔

خواب میں تھانیدار بننا روحانی درجے کی نشاندہی ہے۔ آئینے کا اسم ذات آئینہ سازوں سے بنوالیں۔ کھرچ کر بنانے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ اسے ایسے

زاویے پر سامنے رکھنا پڑتا ہے کہ اپنا چہرہ اسمیں نظر نہ آئے۔ حیاتِ سروری کا نقش فی الحال آپ کے لیے نہیں ہے۔ صبح کے وقت آپ جس طرح مشق تصور اسم ذات کرتے ہیں وہ درست ہے۔ ہم آپ کو بیعت کر لیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کچھ مانگنے کا خواب آپکی خواہشات کا عکس ہے اور وفات شدہ بزرگ کی خلافت کا خواب بھی محض خیالات پر مبنی ہے۔ خواب میں اور ظاہر میں بہت فرق ہے۔ خواب میں لاکھ نمازیں پڑھیں لیکن جب تک ظاہری جسم سے نماز ادا نہ ہو نماز کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ اسی طرح خواب میں لاکھ حج کر ڈالیں لیکن جب تک ظاہر جسم کے ساتھ حج ادا نہیں ہوگا حج کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ یہی معاملہ ظاہری اور خواب کی خلافت کا ہے۔ بہت سے لوگ جنہیں علم نہیں وہ خواب کی خلافتوں اور بیعت پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ خواب میں چاہیے جتنا کھانا کھا لیں پیٹ نہیں بھرتا۔ پیٹ صرف ظاہر میں بیداری کی حالت میں کھانا کھانے سے بھرتا ہے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

28 اگست 1974ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر70: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط موصول ہوا۔ کتاب انوارِ سلطانی چھپ کر آنے والی ہے۔ آنے پر کتاب حق نماء کے ساتھ بھیج دوں گا۔ رسالہ روحی شریف اور درود صلوٰۃ الکبریٰ پڑھنے کی اجازت ہے۔ کیمرے کی تصویر ضرورت کے وقت جائز ہے اور مولوی صاحبان خود بھی پاسپورٹ کے لیے، حج کے لیے اور اخباروں میں اپنی شہرت کے لیے کھچوا کر دیتے ہیں۔ اخباروں میں مولانا احتشام الحق تھانوی، مفتی محمود، شاہ احمد نورانی، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبداللہ انور، مولانا احمد علی لاہوری مرحوم، مولانا مودودی اور پیر مہر علی شاہ صاحب مرحوم گولڑہ والے تک کی تصویریں آپ نے دیکھی ہوں گی۔ تصویر کھچوانے کا اتنا بڑا ہرج نہیں جتنا یہ مولوی صاحبان بتاتے ہیں۔ اور پھر خود کھچواتے وقت ان کو گناہ یاد نہیں آتا۔ ایک روپیہ کے نوٹ سے لیکر سو روپے کے نوٹ تک پر قائداعظم کی تصویر ہے اسے جیب میں رکھ کر یہ مولوی صاحبان نمازیں پڑھتے ہیں اور اخبارات جو تصویروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں پڑھتے ہیں اور ان کے پاس ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

ہاتھ کی بنی ہوئی تصویر کی البتہ ممانعت ہو سکتی ہے۔ ایسی مٹی یا دھات کی بنی ہوئی تصویر جس کا سایہ پڑتا ہو اور جسے پوجنے اور پرستش کے لیے استعمال کیا جائے،

سخت منع ہے۔ عکسی تصویر یا کیمرے کی تصویر بالکل آئینے میں نظر آنے والی شکل کے مطابق ہوتی ہے۔ کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور آئینے میں اپنی شکل اور تصویر پیغمبروں اور رسول اللہؐ تک نے دیکھی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اب بھی اگر آپ کے والد مرزائیوں کو برا نہیں سمجھتے جبکہ انہیں متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا گیا ہے تو دل میں نفرت ضرور رکھیں۔ ظاہری حسنِ سلوک میں کوئی ہرج نہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

12 ستمبر 1974ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر71: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط موصول ہوا۔ آپ صبر، حوصلے اور بردباری و تحمل سے کام لیں۔ رفتہ رفتہ حق کو جیت ہوگی اور باطل اور جھوٹ کا طلسم خود بخود ٹوٹ جائے گا۔ ایمان والوں پر آزمائشیں آتی ہیں۔ لیکن برداشت سے کام لینا چاہیے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر رہے اور آپکو حق کے راستے میں ثابت قدم رکھے۔ اللہ کے بزرگوں پر بھی آزمائشیں آتی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ پر بے شمار تکالیف آئیں جن کے ذکر ہی سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن آپؐ ثابت قدم رہے۔ ہمت نہیں ہاری، دل برداشتہ نہیں ہوئے، گلہ شکوہ نہیں کیا اور اپنا کام جاری رکھا۔ آخر کار آپؐ کامیاب رہے اور اللہ کی نصرت اور امداد آپؐ کے قدم چومتی رہی۔ ہر مسلمان کو آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنی چاہیے۔ آزمائشوں اور امتحانات کو من جانب اللہ اور اللہ کی رحمت سمجھنا چاہیے۔ اسی میں کامیابی اور فلاح ہے۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

13 ستمبر 1974ء

مکتوب نمبر72: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا و سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ خواب میں آپ نے واقعی حضرت شیرِ خدا کے آئینے میں اپنے نفس کی باطنی صورت دیکھی ہے۔

قلب کا لطیفہ پہلے بھی زندہ ہو سکتا ہے اور آپ کا لطیفۂ قلب ابھی اپنی ابتدائی حالت میں ہے۔

عرشِ الٰہی کی طرف پرواز لطیفۂ قلب ہی سے ممکن ہے اور یہ اچھا خواب ہے۔ سانپ کی صورت میں بابا فرید شکر گنجؒ کو دیکھنا ان کے کسی مؤکل کو دیکھنا ہے۔ وہ خود نہیں۔

نورانی خاکہ محض مشقِ تصور کی برکت سے نظر آتا ہے۔ یہ صورت خود بخود کچھ عرصہ بعد ختم ہو جائے گی۔

ہزار منظر نوری مری نگاہ میں ہیں
جناب آپ ابھی ابتدائے راہ میں ہیں

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

10 فروری 1975ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر73: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط موصول ہوا۔ خواب روحانی ترقی کا مظہر ہیں۔ میرا راولپنڈی جانے کا پروگرام نہیں ہے۔ اگر ہوا تو پھر میں ضرور مطلع کر دوں گا۔ آپ کلاچی نہ آئیں۔ گرمی زیادہ ہے اور جگہ بہت دور اور سفر پیچیدہ ہے۔

میں خود جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو دربار حضرت سلطان باھوؒ حاضری دے رہا ہوں اور وہاں سے ایک دو دن کے لیے لائل پور جاؤں گا۔

آپ کو ترکِ دنیا کا مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ آپ اپنا دنیاوی کام بھی کریں اور اللہ اللہ بھی کریں۔ ترک کا راستہ بہت کٹھن اور مشکل ہے اور آپ کے لیے قطعاً موزوں اور مناسب نہیں۔ لہٰذا اس کا نام بھی نہ لیں۔ ہمیں اللہ سے دین و دنیا اور دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی طلب کرنی چاہیے اور نماز میں ہم اللہ سے یہی دعا مانگتے ہیں: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً (اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیاں عطا فرما)۔ دنیا کی بھلائیوں کا ذکر پہلے آیا ہے اور آخرت کی بھلائیوں کا ذکر بعد میں آیا ہے۔ لہٰذا ترکِ دنیا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

10 مئی 1975ء

مکتوب نمبر74: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط موصول ہوا۔ آپ کے خواب اور روحانی مشاہدات ماشاء اللہ بہت مبارک اور اطمینان بخش ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی اور صفائی بخشے۔ دنیا سے نفرت صرف اس قدر اچھی ہے کہ اسے منزلِ مقصود اور نصب العین حیات نہ سمجھ لیا جائے اور اسے اچھے کاموں پر صرف کرنے کے لیے حاصل کیا جائے اور کمایا جائے۔ دولت اور دنیا وہ بری ہے جسے برے کاموں پر صرف کیا جائے۔ لیکن نیک کاموں میں صرف کی جانے والی دولت باعثِ برکت اور اللہ کی رحمت ہے۔ حلال کمائی جس قدر بھی کمائی جا سکے درست ہے۔ اور دنیا سے کنارہ اور ترک اچھا نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ ایک مشہور قول ہے کہ "اگر کوئی شخص تمام روئے زمین کا مال اکٹھا کرے لیکن اسے حق تعالیٰ اور نیک کاموں کے لیے خرچ کرے تو وہ امیر ترین ہونے کے باوجود زاہد ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص دنیا بھر کو ترک کر ڈالے لیکن یہ ترک حق تعالیٰ کے لیے نہ ہو تو وہ زاہد نہیں کہلائے گا۔"

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

16 جولائی 1975ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر75: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم محمد شیر افگن صاحب!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا 31 اگست 1975ء کا لکھا ہوا خط موصول ہوا۔ حیاتِ سروری بھیج چکا ہوں۔ نورالہدیٰ اردو بھی پہنچ جائے گی۔ سورۂ مزمل کا عمل کر لیں اجازت ہے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کریں تو بہتر ہے ورنہ کسی دن بھی شروع کر دیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خواب اچھا ہے اور روحانی مراتب اور بلندی کی دلیل ہے۔ بیل کا پاؤں کیچڑ میں پھنس جانا دنیاوی خیالات، علائق اور متعلقات ہیں۔ اسکے باوجود آپ کی ترقی جاری ہے اور جاری رہے گی۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

06 ستمبر 1975ء

مکتوب نمبر76: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیابی بخشے۔ ذکر اور یادِ الٰہی سے اس قدر ہو جائے کہ عاقبت سنور جائے، اللہ اور اس کا رسولؐ راضی ہو جائے۔ یہی دنیا و مافیہا سے بہتر اور افضل ہے۔ باقی سب کچھ اضافی چیزیں ہیں۔ اصل مقصود نہیں۔ ویسے یہ چیزیں بھی ضمناً حاصل ہو جائیں تو اسے انعام و اکرام تصور کرنا چاہیے۔ حاصل نہ ہوں تو ان کے لیے پریشانی اور سرگردانی کی کوئی ضرورت نہیں۔

ڈیڑھ دو سو روپیہ کے اضافے کے لیے اتنی دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ گھر کی آدھی باہر کی ساری سے بہتر ہے۔ مردان چلے گئے تو سال میں دو بار پنڈی میں جو ملاقات کا سلسلہ بن گیا ہے وہ بھی بند ہو جائے گا۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

09 نومبر 1977ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 77: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ اس سے قبل مبلغ ایک سو روپیہ کا منی آرڈر موصول ہو گیا تھا جس کی اطلاع میں اس سے پہلے کے خط میں کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نیک مقاصد میں کامیابی بخشے۔

میں انشاء اللہ 10 جولائی کو اسلام آباد پہنچوں گا۔ مزید عطیہ اسلام آباد پہنچ کر دستی دے دیں۔ منی آرڈر نہ بھیجیں۔ میں 11 جولائی تک وہاں رہوں گا۔ آپ 10 ہی کو ظہر تک ملنے آ جائیں۔ 11 کو شاید راولپنڈی والے مجھے اپنے ہاں لے جائیں اور ملاقات نہ ہو سکے۔ خواب دونوں اچھے ہیں اور آپکی روحانی ترقی کے مظہر ہیں۔ ہمارے ساتھ آپکے مرحوم بھائی کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ وہ اگرچہ ہمارے سلسلے میں شامل نہیں تھے تاہم آپکے بھائی تھے۔ بس اسی تعلق سے ہی ان کو بھی فیض ہو گیا اور ان کی بھی بخشش ہو گئی۔ باقی ہر شخص نے جلد یا دیر سے پردہ ضرور کرنا ہے۔ میں نے بھی پردہ کرنا ہے۔ مگر آپکی رہنمائی انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔ ہماری روحانی توجہ آپ کے ساتھ رہے گی۔ اس میں کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ باقی حضرت قبلہؒ کی کتابیں آپ کی ہدایت کا پورا سامان مہیا کرتی رہیں گی۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

20 جون 1978ء

مکتوب نمبر 78: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن!

دعا اور سلام مسنون!

تمہارا خط ملا۔ میں پنجاب کے دورے سے پرسوں واپس آیا ہوں۔ بیماریوں کے لیے تین دفعہ قل شریف پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے گا۔ اور تعویذ کے یہ الفاظ لکھ کر دیدیا کریں:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
اللہ للّٰہ لہ ھو محمد فقر
لا الٰہ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
یا شافی یا شافی یا شافی

انشاء اللہ ہر بیماری کو شفا ہو گی۔ اللہ کے کلام میں برکت اور شفا ہے۔ خود اللہ اپنے کلام کے متعلق فرماتا ہے: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَآءٌ"[1] یعنی قرآن میں ہم نے شفا نازل کی ہے اور اسمائے الٰہی میں بہت زیادہ برکت ہے۔ اسمائے الٰہی سے ہی کائنات کی تشکیل ہوئی ہے اور اسی سے کائنات قائم ہے۔ شروع میں صرف اسما ہی تھے اور انہی سے کائنات وجود میں آئی ہے۔ اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ کلامِ الٰہی پڑھ کر دم کرے یا اسمائے الٰہی لکھ کر اسے دے تو یقینی طور پر شفا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ لیکن ایسا کرنے والا کامل ہو۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

08 اگست 1978ء

---

[1] الاسراء : ۸۲

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 79: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ پولیس کی نوکری کے انٹرویو کی تیاری بھی جاری رکھیں اور سعودی عرب جانے کے چانس سے بھی ناامید نہ ہوں۔ جہاں آپ کے لیے بہتری ہو گی وہاں آپ کا کام ہوگا۔ روزی اور رزق کے پیچھے دوڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ روزی خود انسان کے پیچھے دوڑتی ہے۔ رزق اور روزی مقدر ہے۔ جو مقدر میں ہو وہ روزی مل کر رہتی ہے۔ آپ کے مقدر میں جو روزی لکھی ہوئی ہے وہ انشاءاللہ آپ کو ضرور مل کر رہے گی۔ اس کے لیے آپ پریشان اور فکر مند نہ ہوں۔ اللہ تمام مخلوقات کے رزق اور روزی کا ذمہ دار ہے۔ مقدر کا معاملہ ایسا ہے کہ ایک ناخواندہ آدمی لاکھوں کروڑوں میں عیش کرتا ہے اور ایک پڑھا لکھا آدمی فاقوں سے مرتا ہے۔ مقدر میں نہ ہو تو سینکڑوں ہنر جاننے والا بھی بھوک سے مرتا ہے۔

اگر بہ یک سرِ مویت ہنر دو صد باشد
ہنر بکار نہ آید جو بخت بد باشد

یعنی اگر ہر بال پر دو سو ہنر کوئی جانے لیکن جب اس کا بخت اور مقدر برا ہے تو ہنر کسی کام نہیں آتا۔

حضرت قبلہؒ کے روضۂ مبارک کی تعمیر کا انتظام ہو گیا ہے۔ ایک شخص نے تمام

اخراجات کا ذمہ لے لیا ہے اور مارچ کی ۲ تاریخ کو سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب انشاء اللہ منعقد ہوگی۔ جس میں کچھ ارادتمند شرکت کریں گے۔ روضۂ مبارک انشاءاللہ بہت شاندار تعمیر ہوگا۔

میں انشاءاللہ 10 مارچ کو اسلام آباد پہنچوں گا اور مارچ کو بھی وہیں ہوں گا۔ ملنے آسکیں تو آجائیں۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

04 فروری 1979ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر80: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک!

دعااور سلام مسنون!

میں محرم پر دربار حضرت سلطان باھوؒ گیا ہوا تھا۔کل واپس آیا تو آپ کا خط پایا۔انسان کی ساری خواہشات اسکی مرضی کے مطابق پوری نہیں ہوتیں۔اگر ایسا ہوتو انسانیت کے تمام دکھ ختم ہو جائیں اور دنیا امتحان گاہ نہ رہے۔اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔اسی میں انسان کی مصلحت ہوتی ہے۔آپ بھی جو اللہ کرے اور جو اللہ چاہے اسی پر راضی رہیں۔اور اللہ بہتر ہی کرتا ہے چاہے اس میں بہتری کو انسان سمجھے یا نہ سمجھے اور اللہ بندے سے تب راضی ہوتا ہے جب بندہ اللہ سے راضی ہو جائے۔ بندے کی رضا یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ سے راضی رہے اور بندے کی اسی رضا سے اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے۔بندے کی رضا میں ہی اللہ کی رضا ہے۔

یہ قناعت ہے اطاعت ہے کہ چاہت ہے فرازؔ
ہم تو راضی ہیں وہ جس حال میں جیسا رکھے

میں دسمبر کے آخری ہفتے میں اسلام آباد پہنچوں گا۔شوکت اور والد صاحب سے دعااور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

29 اکتوبر 1980ء

مکتوب نمبر81: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک!

دعااور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔آپکے سابقہ خط کا بھی میں نے جواب دیا تھا۔خدا جانے وہ آپ کو کیوں نہیں ملا۔خواب بہت اچھے اور مبارک ہیں اور یہ روحانی منازل کی تکمیل کے آئینے دار ہیں۔آپ کے دل کی کھیتی میں جو تخم ڈالا گیا ہے وہ ضرور اپنے وقت پر پھوٹے گا اور پھولے پھلے گا۔اس کے لیے اب ہماری زندگی کی کوئی شرط نہیں ہے۔

موت حق اور لازمی ہے۔اس سے کوئی مفر نہیں۔اب میری شمعِ حیات میں جھلملاہٹ کے آثار پیدا ہو رہے ہیں اور یہ کسی وقت بھی خاموش ہو سکتی ہے لیکن آپکی روحانی منازل انشاءاللہ طے ہوتی رہیں گی۔فکر نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے جو زندگی مقدر اور مقرر کر رکھی ہے وہی کافی ہے اور میں اسی پر راضی ہوں۔کسی کی زندگی گھٹا کر میں اپنی زندگی بڑھانا ہرگز پسند نہیں کرتا۔ہر شخص کو اپنی زندگی مبارک ہو۔

شوکت صاحب کی چوری کا بہت افسوس ہوا۔اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ اپنی حفاظت میں رکھے۔اسد اللہ اور شوکت صاحب کا کوئی خط مجھے موصول نہیں ہوا۔ اسد اللہ جب تک سلیکٹ نہیں ہوا تھا اس وقت ایک دو خط اس نے دعا کے لیے لکھے تھے مگر پھر اس نے کبھی یاد نہیں کیا۔آپ کے والد صاحب نے بھی کوئی خط نہیں بھیجا۔

Scanned by CamScanner

اسد اللہ انشاء اللہ کامیاب ہو جائے گا جا ہے وہ ہمیں یاد کرے یا نہ کرے۔ ہم اسکے حق میں ضرور دعا کریں گے۔

کلاچی کا عرس ۱۷۔۱۸ اکتوبر کو ہو رہا ہے اور میں اسکی تیاریوں میں مصروف ہوں۔ اس کے فوراً بعد محرم شروع ہو جائے گا۔ 19 اکتوبر کو یکم محرم ہے اور پھر مجھے دربار حضرت سلطان باھوؒ بھی جانا پڑے گا۔

ہمارے بڑے بھائی غلام سرور صاحب 7 جون 1982ء کو 66 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے ہیں۔ ان کو کلاچی دربار کے سامنے والے حجرے میں رکھا گیا ہے۔ پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ o والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

06 اکتوبر 1982ء

مکتوب نمبر 82: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ بھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اجر اور جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے قبول اور منظور کرے۔ عرس کی تقریبات جمعہ 15 اکتوبر سے شروع ہو رہی ہیں۔ ڈرافٹ عین وقت پر ملا ہے۔ نماز میں التحیات کی حالت میں اپنے جسم کی ہیئت کو اسم اللہ خیال کرنا درست اور صحیح ہے۔ جب جسم کے اعضا پر اسم اللہ تحریر اور مرقوم کرنا افضل ترین ذکر ہے تو پورے جسم کو اسم اللہ کی صورت میں خیال کرنا بھی صحیح ہے۔ یہ خیال غلط نہیں ہے۔ اسے جاری رکھیں۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

13 اکتوبر 1982ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 83: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک!

دعا اور سلام مسنون!

آپ کے دونوں خطوط موصول ہوئے۔ شیطانی وساوس سے زیادہ پریشان نہ ہوں۔ جب تک کوئی وسوسہ یا شیطانی خیال ظاہر میں عملی صورت اختیار نہ کرے اس سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں چوری کا خیال آیا مگر اس نے عملی اور ظاہری صورت میں چوری نہیں کی یا کسی کے دل میں زنا کا خیال آیا مگر اس نے ظاہری طور پر زنا نہیں کیا تو اس کا کوئی گناہ نہیں۔ خیالات اور وسوسے آتے ہی رہتے ہیں۔ ان کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ اگر ان سے کوئی زیادہ پریشان ہو تو اور زیادہ شیطانی وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ان کی پروا نہ کی جائے تو یہ خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔

عرس خیریت سے گزر گیا۔ کافی رونق رہی۔ محرم پر میں دربار حضرت سلطان باھوؒ بھی گیا تھا۔ راجہ عبدالوحید کا گوجر خان سے خط آیا ہے۔ اسے کاروباری پریشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دینی اور دنیاوی مقاصد میں حسبِ خواہش کامیابی بخشے۔ آمین۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

07 نومبر 1982ء

مکتوب نمبر 84: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ایک طویل عرصے کے بعد ملا۔ صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر واپس آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے اور آپ شام سے پہلے گھر آ گئے ہیں۔ لہٰذا آپ کا شمار بھولے ہوئے لوگوں میں نہیں ہوگا۔ ابھی زندگی کی شام نہیں آئی اور آفتابِ حیات غروب نہیں ہوا۔ گو وہ سرمئی افق کے قریب پہنچ گیا ہے اور شفق کی سرخیوں میں سے جھانک رہا ہے۔

اور وہ گنہگار جو اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہو اس عابد و زاہد سے بہتر ہے جسے اپنے زہد و عبادت پر بھروسہ اور ناز ہو۔ اور حضور نبی کریم ﷺ نے گناہ گاروں کو سینے سے لگایا۔ گناہ سے نفرت ہونی چاہیے گناہ گار سے نہیں۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ "اللہ نے فرمایا اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس توبہ کے ساتھ گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن اس میں شرک نہ ہو تو میں اسی مقدار میں بخشش کی بارش کر دوں گا۔"[1] گناہ جس قدر بھی ہوں اللہ کی بخشش اور مغفرت سے ان کی مقدار اور وزن کسی صورت بھی زیادہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بندے کو گناہوں پر پشیمان دیکھ کر حق تعالیٰ اسے

---

[1] جامع ترمذی، جلد دوم، حدیث نمبر ۱۴۹۵

Scanned by CamScanner

بخش دیتا ہے پیشتر اس کے کہ وہ بخشش کا طلب گار ہو (یعنی توبہ تو کیا توبہ کا ارادہ بھی قبول ہے)۔ اور فرمایا کہ پشیمانی بجائے خود توبہ ہے۔

''الہامات'' کا دوسرا مسودہ قریب الاختتام ہے۔ ''عرفان'' حصہ اول و دوم اور ''الہامات'' کی کتنی جلدیں درکار ہیں۔ لکھ دیں۔ بھیج دوں گا۔ آپ کے بھائی کے متعلق کوئی پتہ نہیں کہاں ہیں اور آپ مزید کتنا عرصہ باہر رہیں گے۔ شادی اور گھر بسانے کا خیال نہیں ہے کیا؟ اسد ملک کہاں ہیں۔ بہنوں کا کیا بنا؟ اور وہ کس کے ساتھ ہیں۔ آپ کے والد صاحب تو گجرات آ کر فوت ہو گئے تھے۔ اور آپ پاکستان کب آ رہے ہیں؟ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

16 مئی 1987ء

مکتوب نمبر 85: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ پہلا خط بھی ملا تھا مگر اسکے جواب میں دیر اس لیے ہو گئی کہ میں پنجاب کے دورے پر چلا گیا تھا۔ واپسی پر میں نے اس کا جواب لکھا تھا جو آپ کو مل گیا ہو گا۔

آپ زیادہ پریشان نہ ہوں۔ اللہ کارساز اور مسبب الاسباب ہے اور وہی حقیقی رازق ہے۔ انشاء اللہ اسباب اور ذرائع فراہم ہوتے رہیں گے اور آسانیاں اور کشائش پیدا ہوتی رہے گی۔ آپ اپنے پروگرام کے مطابق کام کریں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے گا۔ آپکے بھائی بھی تعاون کریں گے کیونکہ وہ اچھے اور ہمدرد بھائی ہیں۔ پھر آپ کا اپنا اخلاق اور کردار بھی اچھا اور نیک ہے۔ خداوند کریم آپ کو پریشان اور افسردہ نہیں کرے گا۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ اولیائے کرام کو ماننے والے ہیں۔ وہ مشکل اوقات میں انشاء اللہ آپکی ضرور روحانی طور پر امداد کریں گے۔ اولیاء اللہ مدد کرتے ہیں چاہے وہ فوت ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ بظاہر وہ فوت ہو جاتے ہیں مگر دراصل وہ زندہ اور حیات ہوتے ہیں۔ اصل شے تو روح ہی ہے۔ جسم کو موت آتی ہے۔ روح کو موت نہیں آتی۔ وہ زندہ رہتی ہے اور حقیقی فعال (Active) بھی روح ہی ہے اور اولیاء اللہ کی روح تو اور زیادہ فعال ہوتی ہے۔ فرشتوں کا جسم

Scanned by CamScanner

نہیں ہے اور جنات کا بھی ہماری طرح جسم نہیں ہے مگر وہ ہم جسم والوں سے بھی زیادہ فعال ہیں اور بہت بڑے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی حیثیت روح کی مانند ہے۔ اولیاء اللہ کی روح بھی اسی طرح کام کرتی ہے اور مدد اور تعاون کرتی ہے۔ ان کے لیے کوئی امر مانع نہیں اور یہ طاقت ان کو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اگر لاہور میں مطلوبہ تعلیم کا انتظام ہے تو پھر لاہور بہتر ہے۔ کراچی دور بھی ہے اور وہاں حالات ہر وقت خراب رہتے ہیں اور بدامنی رہتی ہے۔ لاہور میں بیوی بھی ساتھ رہ سکتی ہے۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

25 اپریل 1988ء

مکتوب نمبر 86: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ میں انشاء اللہ خصوصی توجہ اور دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فضل و کرم فرمائے گا اور کوئی سبیل فراخیٔ رزق کی ضرور نکال دیگا اور موجودہ تنگی دور ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ صبر اور قناعت کے بغیر فی الحال کوئی چارہ نہیں۔ ویسے لاکھوں کروڑوں لوگ اسی ملک میں ایسے ہیں جن کی آپ سے بہت کم تنخواہ ہے۔ کسی کی دو ہزار ہے، کسی کی پندرہ سو ہے اور کسی کی اس سے بھی کم۔ اور اُن کے چار پانچ بچے بھی ہیں مگر وہ گزارہ کر رہے ہیں۔ قناعت نہ ہو تو لاکھ روپیہ تنخواہ بھی کم لگتی ہے اور زیادہ کی ہوس ہوتی ہے اور یہ ہوس ختم نہیں ہوتی۔ ایک درویش کے ساتھ کسی شہر کے باہر کچھ آدمی کھڑے تھے۔ شہر کے شور کی آواز آ رہی تھی۔ درویش سے پوچھا گیا کہ یہ کیسا شور ہے۔ اس نے کہا کہ ''از قسمت بیش واز وقت پیش، می خواہند''۔ یعنی یہ لوگ وقت سے پہلے اور قسمت سے زیادہ مانگتے ہیں۔ یہ اسی کا شور ہے۔ قناعت ہو تو تھوڑی سی آمدنی پر گزارہ ہو جاتا ہے اور قناعت نہ ہو تو لاکھوں کروڑوں پر دل سیر نہیں ہوتا۔

گفت چشم تنگ دنیا دار را
یا قناعت پر کند یا خاکِ گور

فرمایا کہ دنیا دار کی تنگ آنکھ کو یا قناعت پُر کرتی ہے یا قبر کی خاک۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

04 اپریل 1990ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر87: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

دعااور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ اللہ کرے آپکی آرزوؤں کی تکمیل اور حاجات کی تعمیل ہو جائے۔ امتحان میں کامیابی نصیب ہو۔ رزقِ حلال وافر مقدار میں میسر ہو۔ ساریہ کو چاندستاروں سے زیادہ خوبصورت بھائی ملے اور اسماء بیٹی کی گود نرینہ اولاد کی خوشبوؤں اور روشنیوں سے لبریز ہو جائے۔ اور گھر کا پنگھوڑا اسکی مسکراہٹوں اور قہقہوں سے بہشت زار بن جائے۔

مجھے اپنے تمام ارادتمندوں سے محبت اور پیار ہے۔ اور آپ سے تو خصوصی الفت اور انس ہے۔ ساریہ کو پیار، اسماء اور شمیم کو دعا اور سلام۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

20 جولائی 1992ء

مکتوب نمبر88: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

دعااور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ ذہین تاجی نے ایک شعر کہا تھا۔ میں اسی پر اپنا خط ختم کرتا ہوں۔ اسکے بعد کچھ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ذہین ترکِ محبت کرے خدا نہ کرے
یہ جبرئیل بھی کہہ دے تو اعتبار نہ کر

خوشدامن، اسماء اور شمیم سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

13 ستمبر 1992ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر89: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ اپنی چھونپڑی پرائے محل سے بہتر ہوتی ہے اور ہم فقیر لوگوں کو تو ویسے بھی جھونپڑیاں ہی زیادہ پسند ہوتی ہیں۔ انشاء اللہ آپ کو اپنا مکان ضرور ملے گا۔ مگر اس میں رہنے کے لیے ہم شاید ہی زندہ رہیں۔

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

ادھر کلاچی میں میں اپنی ابدی آرامگاہ کے طور پر ایک جھونپڑی تیار کروا رہا ہوں۔ یکم دسمبر کو اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا جائے گا اور اس کے تیار اور مکمل ہوتے ہوتے ہم بھی تیاری کریں گے۔ دنیوی زندگی عارضی ہے اگلے جہان جانا ہی پڑتا ہے۔ وہی اصل اور مستقل ٹھکانا ہے۔ اور موت بن بلایا مہمان ہے۔ کسی بھی وقت اچانک موت کا پیغام آسکتا ہے۔ اور زندگی ایک خواب، ایک سراب اور ایک حادثہ ہے

زندگی کا ہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا
اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

اسماء، شمیم سے دعا اور سلام کہہ دیں۔ ساریہ اور عنزہ کو دعا اور پیار۔ سسرال والوں سے بھی دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

25 نومبر 1993ء

مکتوب نمبر90: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن سلمہٗ

دعا اور سلام مسنون!

آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سچی اور دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعائیں اور التجائیں قبول اور منظور فرمائے۔

آپ کو نیک اور حیاتی والا فرزند بھی عطا فرمائے جس سے آپ کا آنگن خوشبوؤں اور روشنیوں سے لبریز ہو جائے اور آپ کو قلبی سکون حاصل ہو۔ اور انشاء اللہ آپ کو نیک فرزند کی نعمت عطا ہوگی۔ یقین رکھیں۔ اللہ مہربانی کرے گا اور آپکی مراد ضرور پوری ہوگی۔ نرینہ اولاد کے بغیر گھر اجڑا ہوا اور ویران لگتا ہے اور زندگی بے لطف اور بے مزہ لگتی ہے۔ دل بجھ جاتا ہے۔

اللہ آپ کو اپنی اور اپنے رسول مقبولؐ کی سچی محبت اور رضا بخشے جس سے آپ کی دنیا اور آخرت سنور جائے۔ اسماء اور شمیم سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

06 اپریل 2000ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر91: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

السلام علیکم!

آپ کا خط موصول ہوا۔ اپنے خط میں آپ نے اپنا سارا زورِ قلم صرف کر دیا ہے اور اپنے خط کو ایک ادب پارہ بنا دیا ہے۔ اسکے جواب میں میں اپنی دلی دعائیں زینتِ قرطاس کرتا ہوں۔

بجز دعا کے کوئی چیز میرے پاس نہیں

اللہ کریم آپ کو اور آپ کے پورے کنبے کو حیاتِ مستعار کی بھرپور خوشیاں دکھائے۔

میری دعائیں انشاءاللہ تاحیات آپکے شاملِ حال رہیں گی اور آپ انشاءاللہ اپنے تمام دینی اور دنیاوی مقاصد میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔ اور تمام پریشانیاں دور ہوں گی اور تمام مشکلات آسان ہونگی اور تمام مسائل حل ہوں گے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

22 اپریل 2006ء

مکتوب نمبر92: بنام شیر افگن ملک، لاہور

مخلصم شیر افگن ملک سلمہٗ

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ ملک فیض صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ انہوں نے دربارِ عالیہ کی اور میری بے مثال خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ مرحمت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ میرے تمام مریدوں میں ان کا روحانی درجہ بلند تھا اور میں نے بتایا تھا کہ وہ اللہ کے سچے ولی ہیں اور ان کو یہ درجہ اور ولایت دربارِ عالیہ کی خدمت اور میری بے لوث عقیدت کے بدلے میں عطا ہوئی۔ وہ مرتے دم تک اپنی عقیدت، محبت اور خدمت کے جذبے اور عشق پر قائم رہے۔ اب بھی بہت سے لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے عقیدت موجود ہے اور لوگ ان کے مزار پر زیارت اور دعا کے لیے جاتے ہیں۔ کوئی بھی صحیح جذبہ اور عشق اور خدمتِ خلق کی لگن آدمی کو لازوال بنا دیتی ہے اور ملک فیض صاحب کو اپنی صفات کی وجہ سے یہ مقام اور درجہ عطا ہوا۔

میں انشاءاللہ تین اکتوبر کو لاہور پہنچوں گا اور آپ کو ضرور وقت دوں گا۔ گھر میں سب سے دعا اور سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

16 ستمبر 2009ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر93: بنام منیر احمد، شیخوپورہ

مخلصم منیر احمد سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط ملا۔ مدینہ منورہ میں ہم کھجوروں کے ایک باغ کے اندر گئے۔ وہاں کچھ پتھروں پر حضور ﷺ کی اونٹنی کے اگلے قدموں کے نشان تھے۔ جب حضور ﷺ پر وحی اترتی تھی اور حضور ﷺ اونٹنی پر سوار ہوتے تھے تو اونٹنی وحی کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی تھی اور بیٹھ جاتی تھی۔ اس باغ کو سعودی حکومت نے مالک سے خریدنا چاہا تا کہ یہ نشان مٹا دیئے جائیں مگر مالک نے نہیں دیا۔ دس سال تک مقدمہ چلتا رہا آخر مالک نے مقدمہ جیت لیا۔ اب باغ بھی محفوظ ہے اور اونٹنی کے قدموں کے نشان بھی موجود ہیں۔ ہم باغ کے اندر مالک کی اجازت سے گئے اور اونٹنی کے قدموں کے نشان کی زیارت کی۔ باغ کے مالک سعودی شیخ نے ہمیں تحفے میں تقریباً کلو کھجوریں دیں۔ ہم نے وہاں نماز پڑھی اور پھر شیخ نے اپنی پریشانیوں کے لیے مجھ سے دعا بھی کروائی۔ یہ پہلا سعودی عرب شیخ تھا جس نے مجھ سے دعا کروائی ورنہ سعودی اِس بات کے قائل نہیں ہیں۔ لعل شہباز قلندر کی بیعت کے متعلق میں نے بہت پہلے پڑھا تھا۔ مگر اب یاد نہیں۔ میں تمہارے حق میں دعا کر رہا ہوں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

14 جولائی 2008ء

مکتوب نمبر94: بنام منیر احمد، شیخوپورہ

مخلصم منیر احمد سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط ملا۔ خواب بہت مبارک اور روحانی ترقی کی علامت ہیں۔

کھیت کی تیاری روحانی اور باطنی اثاثہ ہیں۔ اور وہ انشاء اللہ شیاطین کے شر سے محفوظ ہیں۔ دعوت پڑھنے سے دودھ، مکھن اور کھیر وغیرہ کا ملنا فیوض و برکات کا ملنا ہے۔

دربارِ شاہ محمد غوثؒ پر دعوت کامیاب رہی۔ مالی حالات درست ہو جائیں گے۔ تحائف اور کار ملنے کا یہی مطلب ہے۔ اور میاں میرؒ کے مزار پر بھی دعوت کامیاب رہی۔ مٹھائی کا مطلب رزق کی فراوانی ہے۔ قرآن پاک گود میں ہونا نیک نرینہ اولاد کی علامت ہے۔

کھجور وادیٔ حجاز کا ایک مبارک درخت ہے۔ تمہیں پودا ملا ہے تو اس کا پھل بھی انشاء اللہ ملے گا۔ اچھا مشاہدہ ہے۔ ملک صاحب کو سورۂ مزمل سنانا سورۂ مزمل کے عمل کے جاری ہونے کی علامت ہے اور تعویذ عنایت کرنا پریشانیاں دور ہونے کی علامت ہے۔

تم نے جادوگر سمجھ کر جس آدمی کو پڑھائی سے روکا وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔ اب نہیں پہنچا سکے گا۔ میں توجہ اور دعا کروں گا۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

10 فروری 2011ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر95: بنام صغیر احمد ایڈووکیٹ، شیخوپورہ

مخلصم صغیر احمد سروری سلمہٗ

السلامُ علیکم!

آپ کا خط ملا۔ وکالت کا پیشہ ہر طرح کی ترقی کے لیے موزوں ہے۔ قائداعظم وکیل ہی تھے۔ دعائے سیفی شریف شروع کر دیں۔ اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرے اور منزلِ مقصود تک رسائی بخشے۔ میں دعا کروں گا۔

سارے خواب سچے نہیں ہوتے اور یہ عموماً اپنے ذاتی خیالات کا عکس ہوتے ہیں۔ تمام اوراد سعید بھائی کو دینے کا خواب محض خواب ہی ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ زبان پر کُنْ فَیَکُون اور دل پر یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم تحریر ہونا صحیح ہے۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ کسی وقت آپ جو ارادہ کریں گے وہ پورا ہوگا۔

ملک صاحب کا یہ کہنا کہ تمہاری زندگی میں کوئی بڑا عہدہ نہیں ہے یہ دنیاوی عہدہ ہوسکتا ہے، روحانی عہدہ نہیں۔ روحانی عہدہ تو میں دوں گا۔ لیکن یہ خواب بھی قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ محض خواب وخیال ہی ہے۔

کچھ خواب صرف پریشان خیالی کی وجہ سے ہوتے ہیں اور شیطانی ہوتے ہیں تاکہ طالب بددل اور پریشان ہو۔ مسجد میں پیشاب والا خواب شیطانی خواب ہے اس سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ گھر سے باہر نہ نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے سلسلے تک محدود رہو، دوسرے کسی سلسلے والوں کے پاس نہ جاؤ۔

خواب میں ملائکہ یا چڑیلیں نظر آنا اور ان کے ساتھ پرواز کرنا مشاہدات کے زمرے میں آتا ہے اور ایسے مشاہدات ہوتے رہیں گے اور ان مشاہدات کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔

چادر کا عطا ہونا آپ کی خلافت کی حضرت قبلہؒ کی طرف سے تصدیق ہے۔

اچھے اعمال کی تشہیر کرنا اور اس پر تکبر کرنا واقعی گناہ ہے اور جب اس سے یہ مقصود ہو کہ لوگ اس کو بڑا بزرگ سمجھیں۔

گھر میں سب سے دعا و سلام کہہ دیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

7 دسمبر 2012ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر96: بنام اختر رسول انور، اوکاڑہ

مخلصم اختر رسول انور سلمہٗ

السلام علیکم!

تمہارا خط ملا۔ مزار پر حاضری کے وقت پہلے فاتحہ پڑھیں۔ فاتحہ یہ ہے:
درود شریف تین بار۔ الحمد شریف ایک بار پھر درود تین بار اور قل ھو اللہ تین بار۔ اس کا ثواب صاحبِ مزار کو بخشیں اور پھر ان کے وسیلے سے اپنی حاجات کی دعا مانگیں۔

اسم اللہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام اور اسم ہے۔ باقی تمام اسما صفاتی ہیں۔ جس صفاتی اسم کے ساتھ اللہ کو یاد کیا جائے وہی صفت ذاکر بندے میں سما جاتی ہے اور ذاکر کو اسی صفت سے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً رزق اور روزی کے لیے اسم یا رزاق، اسم یا غنی، اسم یا مغنی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ شفا اور صحت کے لیے اسم یا شافی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ باقی اسما کا بھی یہی حال ہے۔ صفاتی اسما روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے جاتے ہیں۔ مگر ان کے اثرات کے مرتب ہونے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

28 ستمبر 2009ء

مکتوب نمبر97: بنام حسن پرویز نقوی، لاہور

مخلصم حسن پرویز نقوی صاحب!

السلام علیکم!

آپ نے خواب سنایا تھا کہ آپ نے مدینہ منورہ میں خواب کے اندر دو عربیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ملک فیض محمد صاحب[1] کو بطور ولی DECLARE کر دیا ہے اور یہ کہ حضور ﷺ ملک صاحب کے پاس لوگوں کو بھیجتے رہتے ہیں، اس کی تعبیر یوں ہے:

آپ کو شاید علم نہیں کہ میں نے چند سال قبل عرس کے موقع پر ایک تقریر میں اعلان کیا تھا کہ ملک صاحب کے پائے کا صوفی اور ولی آج سے پچاس سال پہلے بھی پورے پنجاب میں پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی آج سے پچاس سال بعد میں پورے پنجاب میں پیدا ہوگا۔ یہ بات ''زندہ کرامات'' میں بھی آچکی ہے اور میں ہی اکثر اوقات لوگوں کو مختلف مسائل اور امور کے لیے ملک صاحب کے پاس بھیجتا رہتا ہوں۔

آپ نے اسی کا عکس اور اسی کی ایک صورت خواب میں دیکھی۔ دراصل میرا اعلان حضور ﷺ کا اعلان تھا۔ میرے اِس فعل اور اعلان کو حضور ﷺ نے اپنا اعلان اور فعل قرار دیا اور میرے بھیجے ہوئے لوگوں کو حضور ﷺ نے اپنے بھیجے ہوئے لوگ کہا۔

روحانی دنیا میں اللہ کے ہاں یہ خوبصورت روایت موجود ہے اور خود اللہ نے

---

[1] یہ خط قبلہ فقیر ملک فیض محمد طاہر سروری قادریؒ کے عین حیات میں آپ کے وصال سے پہلے تحریر کیا گیا تھا۔

Scanned by CamScanner

قرآن میں کئی مرتبہ حضور ﷺ کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا۔ مثلاً جب حضور ﷺ نے کافروں کی طرف کنکر پھینکے تو اللہ نے فرمایا کہ اے محمدؐ! آپ نے جو کنکر پھینکے وہ آپ نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ نے پھینکے۔

اور جب حضور ﷺ لوگوں کو بیعت فرماتے تھے تو اللہ نے کہا کہ اے محمدؐ! جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ سے بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر آپ کے ہاتھ نہیں ہوتے بلکہ اللہ کے ہاتھ ہوتے ہیں۔

حالانکہ کنکر حضور ﷺ نے پھینکے اور لوگوں کو بیعت بھی حضور ﷺ ہی نے فرمایا مگر حضور ﷺ کے فعل کو اللہ نے اپنا فعل قرار دیا۔

ہم چونکہ حضرت سید محمد گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد ہیں اور حضرت گیسودراز امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے تھے۔ اِس نسبت سے ہم آلِ رسولؐ ہوتے ہیں اور اسی لیے حضورؐ اکثر مجھ پر مہربانی فرماتے رہتے ہیں اور حضورؐ میرے فعل کو اپنا فعل قرار دے دیتے ہیں اور بھی ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن کا تذکرہ طوالت کا باعث ہوگا۔

آپ کے خواب کی یہی تعبیر ہے کہ حضورؐ نے ملک صاحب کو ولی DECLARE کر کے میری بات اور میرے فعل کی تائید اور تصدیق اِسی طرح

۱: ''اے محمدؐ! جب آپ نے کنکریاں پھینکیں وہ آپ نہیں نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں'' (الانفال ۸:۱۷)

۲: ''اے محمدؐ! جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کے ہاتھ ہوتے ہیں'' (الفتح ۴۸:۱۰)

فرمائی کہ اسے اپنا فعل قرار دیا۔ اور میرے بھیجے ہوئے آدمیوں کو اپنے بھیجے ہوئے آدمی کہا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مزید باطنی بصیرت اور روحانی بصارت عطا فرمائے اور مزید روحانی مشاہدات سے نوازے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شرف بخشے۔

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

3 اپریل 2006ء

Scanned by CamScanner

مکتوب نمبر 98: بنام کنیز فاطمہ، گوجرہ

عزیزہ کنیز فاطمہ سلمہا

دعا اور سلام مسنون!

گذشتہ رات عشا کی نماز کے بعد میں نے تمہارے والد کی صحت کی دعا مانگی اور سو گیا۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ میں اور صوفی محمد اکرم مسجدِ نبویؐ میں حاضر ہیں اور روضۂ رسولؐ کے سامنے کھڑے ہیں۔ درود پاک بلند آواز سے پڑھ رہے ہیں اور جالیاں مبارک چوم رہے ہیں اور ہم دونوں رو رہے ہیں۔ صوفی محمد اکرم کہتا ہے کہ دربارِ رسالت ﷺ میں میری صحت کی دعا مانگیں۔ ہم دونوں دعا مانگتے ہیں۔ اسی لمحے تمہاری بہن خدیجہ بھی وہاں پہنچ جاتی ہے، جالیاں چومتی ہے، درود پاک پڑھتی ہے اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے خدیجہ سے پوچھا تم کیسے اور کیوں آ گئیں۔ خدیجہ کہنے لگی کہ مجھے آواز آئی کہ حضرت صاحب مدینہ پہنچ گئے ہیں اور تمہیں بلا رہے ہیں۔ جلدی پہنچو مدینہ کی زیارت بھی کر آؤ اور حضرت صاحب کی خدمت بھی کرو۔ وہ بہت تھک گئے ہیں اور تمہاری خدمت سے وہ بہت راضی ہوتے ہیں۔ کیونکہ تم ان کی مرضی کے مطابق ان کی خدمت کرتی ہو۔

پھر میں نے دیکھا مدینہ منورہ میں ایک مکان ہے۔ اسمیں صوفی محمد اکرم، خدیجہ اور میں موجود ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں یہاں آٹھ دن رہنا ہے اور چالیس نمازیں پوری کرنی ہیں۔ اسی وقت ایک عربی آدمی آتا ہے اور ہمیں کھجوریں کھلاتا ہے

اور کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ نے تمہارے لیے بھیجی ہیں۔ پھر ایک عورت آتی ہے اور خدیجہ کو ایک دوپٹہ دیتی ہے اور کہتی ہے کہ خدیجہ تم بہت خوش قسمت ہو۔ مدینہ میں روضۂ رسولؐ کی زیارت بھی کر رہی ہو اور اپنے حضرت صاحب کی خدمت بھی کر رہی ہو اور کہتی ہے کہ خدیجہ تمہارے لیے زیادہ ثواب کا کام یہ ہے کہ اپنے حضرت صاحب کی خدمت کرو اور وہ جو کہیں ان کی ہر بات مانو۔ خدا تم پر مہربان ہوگا۔ پھر میں نے دیکھا کہ صوفی محمد اکرم کہتے ہیں کہ اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور میری منزل بھی کھل گئی ہے۔ والسلام

دعا گو

فقیر عبدالحمید سروری

27 اگست 1991ء

Scanned by CamScanner

میرے چند
مجرب نسخہ جات

میں ایک مستند اور تجربہ کار حکیم ہونے کی حیثیت سے یہاں کچھ امراض کے لیے اپنے چند مجرب نسخہ جات تحریر کر رہا ہوں تا کہ قارئین کرام ان سے مستفید ہو سکیں۔

طبیہ کالجوں میں طب کی جو قدیم کتابیں پڑھائی جاتی ہیں ان میں نئے دور میں معلوم اور تشخیص ہونے والے امراض کا ذکر موجود نہیں ہے مثلاً ذیابیطیس (شوگر)، ہیپاٹائیٹس بی اور سی (کالا یرقان)، کینسر، ایڈز اور ہائی بلڈ پریشر وغیرہ۔

مگر اب طبیہ کالجوں میں ان امراض کو ضمیمہ کے طور پر شامل کر لیا گیا ہے۔

ان امراض کو امراضِ غیر مدوّنہ کہا جاتا ہے یعنی وہ امراض جن کی قدیم طبی کتابوں میں تدوین نہیں کی گئی۔ اور اب جبکہ امراض کی تشخیص کے جدید طریقے ایجاد ہو گئے ہیں اور ان امراض کے لیے ہزاروں ایلو پیتھک ادویات مارکیٹ میں آ گئی ہیں مگر اب بھی یہ غیر مدوّنہ امراض لاعلاج ہیں اور ان کا کوئی علاج نہیں۔ عارضی طور پر کچھ فائدہ ہو جاتا ہے۔ مگر مستقل طور پر آرام نہیں آتا۔

اور کوئی ایلو پیتھک دوائی ردِعمل (REACTION) سے خالی نہیں ہے۔

دواؤں اور خصوصاً گنٹھیا (ARTHRITIS) کے لیے جو درد دور کرنے والی ایلو پیتھک ادویات دی جاتی ہیں اور جنہیں درد دور کرنے والی (PAINKILLER) کہا جاتا ہے اور جو ان سیڈز (NSAID) کے نام سے مشہور ہیں اُن کا ردِعمل بہت خطرناک ہوتا ہے۔ مثلاً ڈیکلوفینک VOLTAREN (DICLOFENIC) اور FELDEN وغیرہ۔ ان

Scanned by CamScanner

ادویات کے ردِعمل کے طور پر جی متلانا، قے آنا، درد معدہ، ہائی بلڈ پریشر، سوزشِ معدہ کے علاوہ معدے میں زخم ہو سکتے ہیں۔ فالج ہو سکتا ہے، دل کا دورہ پڑ سکتا ہے اور اچانک موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ معدے اور آنتوں سے جریانِ خون بھی ہو سکتا ہے۔ ان کے استعمال سے فائدہ عارضی اور چند روزہ ہوتا ہے مگر ان سے جو نقصان ہوتا ہے وہ دائمی ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کے استعمال میں احتیاط برتنی چاہیے۔

نسخہ جات برائے شوگر (ذیابیطس)

1۔ تخم کریلا، برگِ نیم، گٹھلی جامن، گٹھلی آم، گڑمار بوٹی، پوست بھیڑہ برابر وزن سب کو پیس لیں اور آدھا ماشہ صبح اور شام پانی سے دیں۔

2۔ چرائتہ، پنیر ڈوڈی، سفیدہ کے پتے، افسنتین برابر وزن پیس لیں اور کیپسول بھر لیں۔ دن میں تین بار دیں۔

3۔ گڑمار بوٹی، صندل سفید، طباشیر سفید، مغز جامن۔ برابر وزن پیس لیں۔ خوراک تین ماشہ۔ دن میں تین بار پانی سے لیں۔

شوگر کے لیے ایلو پیتھک ادویات مثلاً DIABETA، DAONIL اور DIABINESE بھی مفید ہیں اور INSUNLINE بھی اچھی ہے جس کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔

مگر یاد رہے کہ شوگر کو کسی بھی یونانی یا ایلو پیتھک دوائی سے مکمل اور دائمی طور پر آرام نہیں آتا۔ ان ادویات کے استعمال سے بیماری صرف کنٹرول میں رہتی ہے اور دوسرے عوارض پیدا نہیں ہوتے۔ یہ ادویات زندگی بھر استعمال کرنی پڑتی ہیں۔ اسکے ساتھ پرہیز بھی لازمی اور ورزش بھی ضروری ہے۔

وجع المفاصل۔ گنٹھیا (ARTHRITIS)

1۔ معجون اذراقی ۲ ماشہ، معجون سورنجان ۳ ماشہ۔ دن میں دو بار بعد از غذا دیں۔

2۔ صبر زرد ایک تولہ، سورنجان شیریں، پوست ہلیلہ کابلی ۱ تولہ پیس کر نخودی گولیاں

Scanned by CamScanner

بنائیں۔دو یا تین گولیاں رات کو دیں۔

ہمدرد کی اوجاعی گولی دن میں تین بار دیں۔

نوٹ: یہ ادویات جوڑوں کے درد (گنٹھیا) کے لیے بے حد مفید ہیں۔مگر جب گنٹھیا پرانا ہو جائے اور مریض معمر ہو تو جوڑ پتھرا جاتے ہیں، جسے تحجر المفاصل (OSTEO ARTHRITIS) کہا جاتا ہے، تو پھر ادویات سے آرام نہیں آتا۔اس کے لیے جدید ترین علاج آپریشن ہے۔آپریشن سے گھٹنے میں مصنوعی جوڑ لگا دیا جاتا ہے۔اس سے درد کو بھی آرام آجاتا ہے اور مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا ہے مگر مریض کو ماؤف پیر سیدھا رکھنا پڑتا ہے۔گھٹنے کو تہ نہیں کیا جا سکتا۔انگریزی ادویات دافعِ درد سے عارضی طور پر آرام رہتا ہے مگر ان کا ردِ عمل خطرناک ہوتا ہے۔

مرگی/صرع EPILEPSY

اجمل دواخانے کی حب صرع اور معجونِ ذبیب اس مرض میں بہت مفید ہے۔حب صرع دو گولیاں صبح پانی سے دو ماہ تک دیں۔اور معجون ذبیب پانچ گرام معجون صبح اور رات کو پانی سے دیں۔ایک ماہ تک استعمال کریں۔

نسخہ: سہاگہ ۳ درہم، شہد ۳ تولہ، پانی تین اونس۔سہاگہ پیس کر شہد اور پانی ملا لیں۔ دو درہم دن میں تین بار دیں۔

نسخہ: چھپکلی خانگی ایک عدد، سرسوں کا تیل چھ تولہ۔کسی قلعی دار برتن میں تیل کو گرم کریں اور مردہ چھپکلی اس میں ڈال دیں۔جب چھپکلی جل جائے تو اسے نکال کر پھینک دیں اور تیل کو صاف کر کے شیشی میں محفوظ کر لیں۔جب مرگی کا دورہ پڑے تو مریض

کی ناک میں دونوں طرف دو دو قطرے ٹپکا دیں۔تین چار مرتبہ ایسا کرنے سے مرگی کے مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

نسخہ: ایک عدد آک کا مکڑا لے لیں۔اس کا سر جدا کر دیں اور اس کی دُم (پیٹ) میں مرچ سیاہ پیس کر بھر دیں اور پھر خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔جب خشک ہو جائے تو اس کو مرچ سیاہ سمیت باریک پیس لیں۔اس کو بطور نسوار مریض کو روزانہ استعمال کرائیں۔پندرہ دن تک استعمال کرائیں۔

مرگی کے لیے ایلوپیتھک ادویات بھی بہت مفید رہتی ہیں۔مثلاً TEGRAL، EPIVAL، EPILIM اور FRIZIUM۔ان ادویات کو لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق استعمال کریں تو آرام آجاتا ہے۔مگر مرگی جب شدید ہو اور پرانی ہو جائے تو بہت مشکل سے آرام آتا ہے اور لاعلاج ہے۔

یرقان، کالا یرقان (HEPITITIS-C)

نسخہ: ہلدی بریاں (ہلدی ثابت لے کر پیس لیں اور توے پر بریاں کر لیں)، مرچ سیاہ، ریوند خطائی برابر وزن پیس لیں۔نصف ماشہ صبح شام شربت کاسنی کے ساتھ ایک ماہ تک کھلائیں۔شربت کاسنی میں پانی ملا لیں۔

کالا یرقان ایک مہلک مرض ہے۔یہ جب آخری سٹیج پر پہنچ جائے تو پھر کوئی دوائی کارگر نہیں ہوتی اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ہائی بلڈ پریشر (فشارالدّم)

اجمل دواخانے کی اجملین اور ہمدرد کی تریاقِ فشار بہت مفید ہے۔

اجملین کی گولی صبح اور رات کو مفید رہتی رہے۔ اور تریاقِ فشار ایک چمچ صبح نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ نمک کا استعمال ترک کروائیں۔

اس کے علاوہ ایلو پیتھک دوائی ATENOLOL بھی بہت کارگر اور مفید رہتی ہے۔ ATENOLOL مختلف ناموں سے ملتی ہے۔ 25 ملی گرام کی ایک گولی رات کو سوتے وقت پانی سے دیں۔ اس سے ہائی بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے مگر ان ادویات سے مستقل طور پر آرام نہیں آتا۔ دوائی زندگی بھر استعمال کرنے پڑتی ہے اور پرہیز بھی کرنا پڑتا ہے۔

دیسی دوائی چھوٹی چندن بھی بہت مفید ہے۔ چھوٹی چندن ۴ رتی، عرق گذر (گاجر) پانچ تولہ۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔

ضعفِ باہ، مردانہ کمزوری (IMPOTENCY)

اطبا کا قول ہے کہ مردانہ طاقت سنکھیے میں ہے اور امساک افیون میں ہے۔ یونانی طب میں اس کا علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ پہلے مسکّنات یعنی سکون پیدا کرنے والی ادویات دی جاتی ہیں۔ پھر مغلظات یعنی منی کو گاڑھا کرنے والی ادویات دی جاتی ہیں۔ پھر مقویات دی جاتی ہیں اور آخر میں محرکات یعنی تحریک پیدا کرنے والی ادویات دی جاتی ہیں۔ یہ علاج ذرا لمبا ہوتا ہے مگر اس سے مستقل طور پر مردانہ

کمزوری ختم ہو جاتی ہے۔

نسخہ: کچلہ مدبر ایک تولہ، کشتہ فولاد تین ماشہ، سنکھیا چار رتی پیس کر ملا لیں اور مونگ کے دانے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی بعد از غذا دیں۔

نسخہ: جند بیدستر ۸ ماشہ، عاقر قرحا ۸ ماشہ، فرفیون ۸ ماشہ (کش مش)، مویز ج کوہی، دار چینی ۴ ماشہ، قرنفل گلدار (لونگ) ۴۱ عدد۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی رات کو پانی میں گھول کر قضیب پر ضماد کریں۔ صبح گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ ہفتہ دس دن استعمال کریں۔ مردانہ کمزوری کے پرانے مریض اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

آج کل مردانہ کمزوری کے لیے جدید ترین ایلو پیتھک ادویات مارکیٹ میں آئی ہیں۔ ان میں سرِ فہرست ویاگرا (VIAGRA) ہے۔ اب یہ دوائی مختلف ناموں سے تقریباً دنیا کے تمام ممالک میں تیار ہوتی ہے اور چین والے مردانہ کمزوری کے لیے جو ادویات بناتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ان میں ویاگرا نہیں ہوتی۔ ان ادویات کے استعمال سے ایک دو گھنٹے میں خیزش اور نعوذ پیدا ہو جاتا ہے اور آدمی چاہے مردانہ طور پر کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو وہ جماع کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ چینی ادویات اگرچہ ان کے دعوے کے مطابق مضر اثرات سے پاک ہوتی ہیں مگر ویاگرا اور اس قسم کی دوسری ادویات نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہیں۔ خصوصاً ہائی بلڈ پریشر اور دل کے امراض میں ان کا استعمال خطرناک ہوتا ہے۔ اور ان ادویات کا اثر بھی وقتی اور عارضی ہی ہوتا ہے۔ اور ان ادویات کا اگر کوئی عادی ہو جائے تو پھر وہ ان کے استعمال

Scanned by CamScanner

کے بغیر جماع پر قادر نہیں ہوسکتا۔ دیسی ادویات کا اثر اگرچہ دیر سے ہوتا ہے مگر دیر مستقل طور پر ہوتا ہے۔ مثلاً لبوب کبیر، معجون ریگ ماہی، کشتہ شنگرف وغیرہ۔ اور دیاگرا اور اس قبیل کی دیگر ادویات حیرت انگیز اور انقلابی ادویات ہیں کہ ان سے گھنٹوں میں خیزش، ایستادگی اور نعوذ پیدا ہو جاتا ہے اور کمزور سے کمزور آدمی بھی کامیاب جماع کے قابل ہو جاتا ہے۔ اطبا اور حکیموں کے پاس اس کا کوئی بدل اور جواب موجود نہیں ہے۔ اور ہر آدمی کو ان ادویات کی افادیت معلوم ہوگئی ہے اور یہ ادویات اب پوری دنیا میں کثرت سے استعمال ہو رہی ہیں۔ مردانہ کمزوری کے مریض اب اطبا اور حکیموں کے طویل علاج کا انتظار نہیں کر سکتے۔ اسکے علاوہ ایرک ایڈ سسٹم (ERIC AID SYSTEM) کے نام سے آلات بھی دستیاب ہیں۔ اس آلے کے استعمال سے دیاگرا قسم کی ادویات سے بھی جلدی ایک دو منٹ میں خیزش اور ایستادگی پیدا ہو جاتی ہے اور کمزور آدمی بھی جماع کے قابل ہو جاتا ہے اور اس کے کوئی مضر اثرات بھی نہیں ہیں اور یہ آلہ پوری زندگی کام آتا ہے۔ ان ادویات اور ان آلات نے اطبا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے اور اب اطبا بھی اپنی دوائیوں میں ان ادویات کو شامل کرنے پر مجبور ہیں۔

سُرعتِ انزال

بعض لوگ جماع کرتے وقت جلدی فارغ ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ جماع سے پہلے ہی فارغ ہو جاتے ہیں۔ اسے سرعتِ انزال کہتے ہیں۔ اس کے علاج

کے لیے ممسک ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ اور اطبا کی امساک کی ادویات کامیاب ہیں اور ایلوپیتھک والوں کے پاس اس کا کوئی بدل اور جواب موجود نہیں۔ ان ادویات میں عموماً افیون استعمال ہوتی ہے۔

نسخہ: افیون ۳ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ، کافور ۳ ماشہ، اجوائین خراسانی ۶ ماشہ پیس کر اور ملا کر بقدر ایک رتی گولیاں بنائیں اور جماع سے ایک گھنٹہ قبل دودھ کے ساتھ دیں۔

عاقرقرحا، زنجبیل، کافور، زعفران، دارفلفل، قرنفل، افیون، ہموزن۔ نخودی گولیاں بنائیں اور جماع سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ قبل استعمال کرائیں۔

اس کے علاوہ اجمل یا ہمدرد کی معجون مقوی و ممسک (معجون فلک سیر) اور حب جدوار بھی مفید ہیں۔

نسخہ: عاقرقرحا، تخم ریحان ۲ تولہ، قند سفید ۲ تولہ کوٹ چھان کر رکھ لیں۔

خوراک: تین ماشہ جماع سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے دیں۔

داد، دھدری، چنبل اور سورائسز

یہ نسخہ چنبل کے لیے نہایت کامیاب ہے چاہے مریض کا سارا بدن گل گیا ہو اسکے استعمال سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

آک کا دودھ چار ماشے، ہلدی دو تولے، گنوار گندل کے گودے میں مونگ کے دانے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح ایک شام بعد از غذا چائے کے ساتھ چالیس دن تک استعمال کریں۔

Scanned by CamScanner

برص، پھلبہری

یہ مرض ابتدا میں ادویات کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتا ہے مگر جب سارے بدن پر پھیل جائے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اجمل دواخانے کی دوا سفوف برص استعمال کرائیں۔ پانچ گرام سفوف رات کو ایک کپ پانی میں بھگو دیں۔ صبح صرف پانی نتھار لیں اور پی لیں۔ پھوگ میں تھوڑا سا دیسی سرکہ ملا کر باریک پیس لیں اور داغوں پر لگائیں۔ تین ماہ تک استعمال کریں۔

گردے اور مثانے کی پتھری

گردے اور مثانے میں پتھریاں پیدا ہو جائیں اور وہ چھوٹی ہوں تو ادویات کے استعمال سے خارج ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر پتھری موٹی ہو تو آپریشن کرانا پڑتا ہے۔

1۔ معجون حجر الیہود (ہمدرد) سات گرام معجون ۲۵ ملی لیٹر شربت بزوری کے ساتھ صبح شام دیں، ایک ہفتہ تک۔ شربت میں پانی ملا لیں۔

اسہال شدید اور مزمن (پرانے)

1۔ اسہال اگر معمولی ہوں تو چھلکا اسبغول ۲ چمچہ دہی میں ملا کر دیں۔ ایک دو دن میں آرام آجاتا ہے۔

2۔ زنجبیل، بل کتھ، نانخواہ، موچرس ایک ایک تولہ، چینی چھ ماشہ۔ جملہ اجزا کو پیس کر رکھیں۔ تین ماشہ سفوف ہمراہ عرق سونف دن میں تین بار دیں۔

اگر اسہال پرانے ہوں جسے سنگرہنی کہتے ہیں تو وہ معمولی ادویات سے ٹھیک نہیں ہوتے۔ اس کے لیے حسب ذیل ادویات دیں:

1۔ بسنت مالتی، اجمل دواخانے کے قرص مل جاتے ہیں۔ ایک ایک قرص معجون سنگ دانہ مرغ پانچ گرام میں ملا کر صبح اور شام دیں۔ ایک ماہ تک۔

2۔ تو تیائے کبیر (اجمل دواخانہ)۔ چار چار چاول یا ایک قرص معجون سنگ دانہ مرغ پانچ گرام میں ملا کر صبح شام دیں۔ ایک ماہ تک حب رال (اجمل دواخانہ) ایک گولی صبح اور شام دیں۔ معدے اور آنتوں کے زخم اس سے مندمل ہو جاتے ہیں۔ ایک ماہ تک۔

اسہال کے لیے ایلو پیتھک ادویات خصوصاً IMODIUM اور ENTOX وغیرہ بھی بہت مفید ہیں۔ IMODIUM بطور خاص نئے اور پرانے اسہال کے لیے بھی مفید ہے۔ دو گولیاں صبح اور شام دیں۔

Scanned by CamScanner

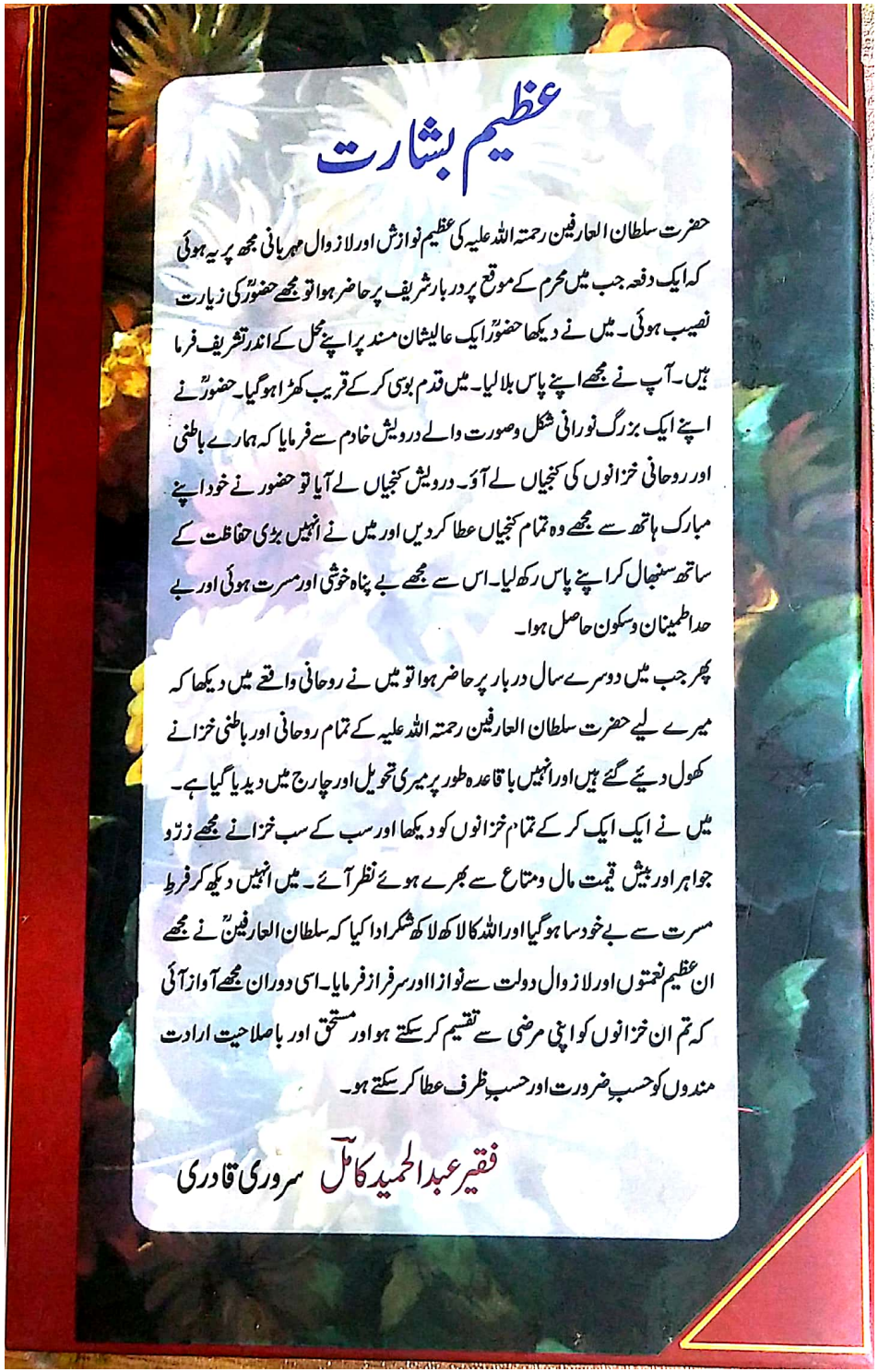

عظیم بشارت

حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کی عظیم نوازش اور لازوال مہربانی مجھ پر یہ ہوئی کہ ایک دفعہ جب میں محرم کے موقع پر دربار شریف پر حاضر ہوا تو مجھے حضورؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا حضورؒ ایک عالیشان مسند پر اپنے محل کے اندر تشریف فرما ہیں۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ میں قدم بوسی کر کے قریب کھڑا ہو گیا۔ حضورؒ نے اپنے ایک بزرگ نورانی شکل وصورت والے درویش خادم سے فرمایا کہ ہمارے باطنی اور روحانی خزانوں کی کنجیاں لے آؤ۔ درویش کنجیاں لے آیا تو حضور نے خود اپنے مبارک ہاتھ سے مجھے وہ تمام کنجیاں عطا کر دیں اور میں نے انہیں بڑی حفاظت کے ساتھ سنبھال کر اپنے پاس رکھ لیا۔ اس سے مجھے بے پناہ خوشی اور مسرت ہوئی اور بے حد اطمینان وسکون حاصل ہوا۔

پھر جب میں دوسرے سال دربار پر حاضر ہوا تو میں نے روحانی واقعے میں دیکھا کہ میرے لیے حضرت سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ کے تمام روحانی اور باطنی خزانے کھول دیئے گئے ہیں اور انہیں باقاعدہ طور پر میری تحویل اور چارج میں دیدیا گیا ہے۔ میں نے ایک ایک کر کے تمام خزانوں کو دیکھا اور سب کے سب خزانے مجھے زرّو جواہر اور بیش قیمت مال ومتاع سے بھرے ہوئے نظر آئے۔ میں انہیں دیکھ کر فرطِ مسرت سے بے خود سا ہو گیا اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ سلطان العارفینؒ نے مجھے ان عظیم نعمتوں اور لازوال دولت سے نوازا اور سرفراز فرمایا۔ اسی دوران مجھے آواز آئی کہ تم ان خزانوں کو اپنی مرضی سے تقسیم کر سکتے ہو اور مستحق اور باصلاحیت ارادت مندوں کو حسبِ ضرورت اور حسبِ ظرف عطا کر سکتے ہو۔

فقیر عبدالحمید کاملؔ سروری قادری

Scanned by CamScanner